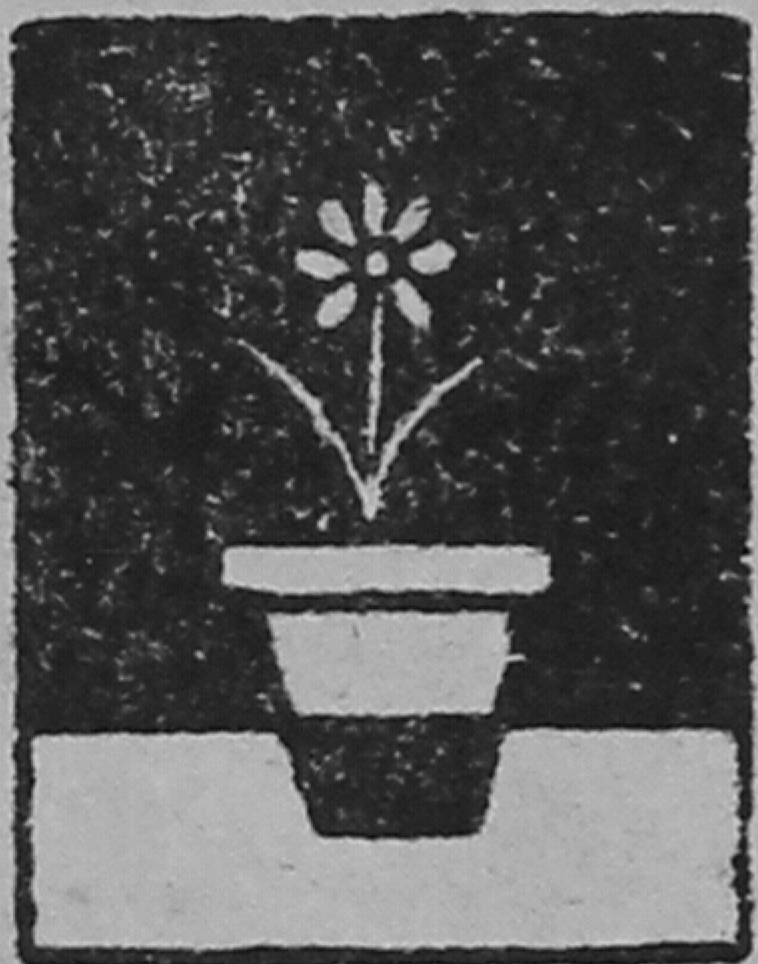
1/25

سلسلۂ فرہنگ

(۱)

معاشیات

Cat by [illegible]



(۲) نفسیات	ریاض احمد، ایم اے
(۳) سیاستِ حاضرہ	محمد علیم خالد
(۴) ادبیات	ریاض احمد، ایم اے
(۵) ادبیاتِ اُردو	اکبر علی خاں، ایم اے
(۶) ادبیاتِ عربی	محمد منوّر، ایم اے
(۷) دیومالا	رحمان مُذنب
(۸) فلسفہ	نذیر مہل، ایم اے
(۹) موسیقی	ادیب سہیل
(۱۰) عمرانیات	سیّدہ قاسم محمود

فرہنگ

معاشیات

نظری و عملی معاشیات میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تعریف اور
تصریح، اور دنیا کے مشہور و مستند ماہرین معاشیات کے مختصر سوانح

مرتبہ
سید قاسم محمود

شیش محل کتاب گھر
شیش محل روڈ،
لاہور ۲

ناشر :- سیّد قاسم محمود - شیش محل کتاب گھر - لاہور
طابع :- خواجہ گلزار محمد - گلزار عالم پرنٹنگ پریس - لاہور
سرورق :- شیخ شمشاد علی - نوروز پرنٹنگ پریس - لاہور
کتابت :- محمد یوسف قادری - شیش محل روڈ - لاہور
بار اوّل : جون ۱۹۶۰ء : تعداد : ۱۱۰۰ قیمت ۱/۴/۱

محمد علیم خالد کے نام

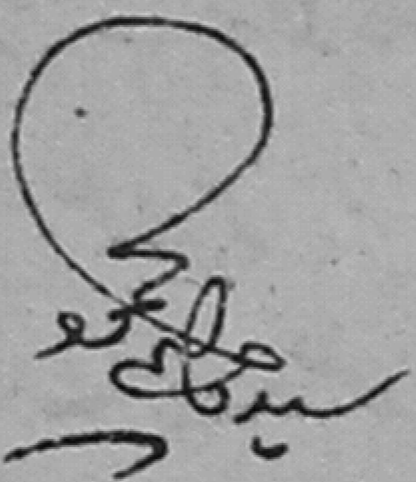
حرفِ آغاز

"شیش محل" کی بسم اللہ ایک ایسے کام سے ہو رہی ہے جو اوروں کے لیے مشکل اور ہمارے لیے آسان ہے ——— اور یہیں سے ہماری مشکل کا آغاز ہوتا ہے۔

"فرہنگ اصطلاحاتِ علمیہ" کی اشاعت کے منصوبے کو سہولت کی خاطر دو مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے پر جملہ علوم و فنون کی ایسی اصطلاحات علیحدہ علیحدہ فرہنگوں کی شکل میں پیش کی جائیں گی جو ماہرین کی دُنیا سے نکل کر اب عام کاروبارِ زندگی میں داخل ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد اُن اصطلاحات کی اشاعت کا مسئلہ آئے گا جو ہر علم اور ہر فن کی اپنی اپنی دُنیا میں استعمال ہوتی ہیں اور اُن سے باہر کے لوگ کم ہی واقف ہوتے ہیں۔ گویا پہلے مرحلے پر ماہرین قارئین سے اور دوسرے مرحلے پر ماہرین ماہرین سے گفتگو کریں گے۔

پہلے مرحلے کی ابتدائی فرہنگیں مرتب کرنے کا کام ہم چند دوستوں نے تقریباً بیک وقت شروع کیا تھا۔ اتفاق سے "فرہنگِ معاشیات" سب سے پہلے تیار ہو گئی اور اسی لیے اس میں سب سے زیادہ خامیاں رہ گئیں۔ "شیش محل" اپنی زندگی میں جتنی بھی کتابیں شائع کرے گا، اُن میں سب سے ناقص ——— ظاہری اور باطنی اعتبار سے ———

یہی کتاب ہے۔ یُوں مؤلف نے اپنی طرف سے اسے بہتر سے بہتر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اُدھر آدم سمتھ سے لے کر ڈاکٹر مارشل اور پروفیسر رابنس تک کی تحریروں سے استفادہ کیا گیا ہے، اِدھر جامعہ عثمانیہ، انجمن ترقیٔ اُردو اور دیگر اداروں کا، اُردو کا تقریباً سارا ہی ذخیرہ پیشِ نظر رہا ہے "سلسلۂ فرہنگ" کے ضمن میں آپ کی مخلصانہ رائے اور مفید مشورے کا انتظار ہے۔



۱۵ر جون ۱۹۶۰ء

متن میں کہیں کہیں واوین کے درمیان حرف "م" نظر آتا ہے۔ یہ دراصل "ملاحظہ ہو" کا مخفف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس لفظ یا اصطلاح کی تصریح ردیف وار ترتیب میں اُس کے اپنے مقام پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

ا

آبادی (Population) ایسے افراد کا مجموعہ جو خاص جغرافیائی حدود میں رہتے بستے ہوں، انہیں سیاسی اقتدار اعلیٰ حاصل ہو۔

آبادی، حد سے زیادہ (Overpopulation) معاشرے کی وہ حالت جس میں آبادی کی کثرت کے باعث معاشری اغراض و مقاصد نہ حاصل ہو سکیں اور اگر حاصل ہوں تو انہیں برقرار نہ رکھا جا سکے۔ یہ اصطلاح اس وقت تک بے معنی ہوتی ہے جب تک ان خاص اغراض و مقاصد کا تعیّن نہ ہو۔

آبادی، حد سے کم (Underpopulation) معاشرے کی وہ حالت جب وہاں کی آبادی اس قدر کم ہو کہ کسی مسلمہ معاشری نصب العین کو حاصل کرنا یا برقرار رکھنا دشوار ہو جائے۔

آبادی کی گنجانی (Density of population) ملاحظہ ہو 'گنجانی، آبادی کی'

آبادی، متوازن (Balanced population) ایسی آبادی جو فی الحال ساکن ہو، اس میں کمی ہو نہ بیشی۔ شرحِ ولادت اور شرح اموات یکساں

ہوں۔ ملک سے باہر جانے اور ملک میں آنے والوں کی تعداد مساوی ہو۔

آزادئ پیشہ (Freedom of occupation) موجودہ معاشی دور میں، جس کی نمایاں خصوصیت مکمل مقابلہ ہے، اہل محنت کی آزاد نقل پذیری جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محنت کی کارکردگی اور بار آوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزادئ نقل و حرکت (Freedom of movement) ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا ایک ہی ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں محنت اور سرمایہ کی آزاد نقل پذیری۔

آسائشات (Comforts) صرف کے اعتبار سے ضروریات (م) اور تعیشات (م) کی درمیانی اشیاء کو آسائشات کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کی زندگی کے لئے ضروری نہیں، یہ اس کی کارکردگی میں بھی اضافہ نہیں کرتیں، البتہ اگر انسان کو ان کے استعمال سے محروم کر دیا جائے تو ایک خلا محسوس کرنے لگے۔ اور اس کی کارکردگی میں کمی واقع ہو جائے جیسے چائے کا استعمال۔ آسائشات سے جو کارکردگی حاصل کی جاتی ہے وہ قیمت خرید کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

آہنی قانون (Iron Law) ملاحظہ ہو "اُجرت کا نظریۂ گزارہ"

اجارہ داری (Monopoly) کسی خاص شے کے کاروبار میں پورے پورے اختیارات حاصل کر لینا مثلاً حکومت پاکستان کو ریلوے، ڈاک و تار، ریڈیو اور نہروں کی اجارہ داری حاصل ہے۔ اجارہ داری کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) قدرتی اجارہ داری، وہ ہوتی ہے جو رسد کے ذرائع پر قابو پانے سے پیدا ہو جاتی ہے جیسے ایران کے تیل کے چشموں پر اینگلو آئل کمپنی کی اجارہ داری ۔

(ب) معاشری اجارہ داری، حکومت یا اداروں کی طرف سے عالم وجود میں آتی ہے جو عوام کو معاشی فوائد پہنچانے کی غرض سے پیدا کی جاتی ہے مثلاً بجلی کی بہم رسانی۔

(ج) قانونی اجارہ داری، حکومت کی طرف سے پیٹنٹ ایجاد یا کاپی رائٹ کی شکل میں موجدوں اور مصنفوں کو سپرد کی جاتی ہے (د) خود ساختہ اجارہ داری، عموماً صنعتی طاقتوں کی بنا پر قائم ہوتی ہے۔

اجتماعیت (Collectivism) تنظیم، عمل یا ملکیت کی مختلف صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں مجموعی طور پر عمل پیرا ہونے کا نظریہ اجتماعیت کہلاتا ہے۔ یہ لفظ کسبی اشتمالیت، فیبی اشتمالیت، گلڈ اشتمالیت، مارکسی اشتمالیت اور روسی اشتراکیت کے لئے بھی عام طور پر اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اُجرت (Wages) (۱) محنت کا وہ معاوضہ ہے جو پیدائش دولت کے کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے محنت کو ملتا ہے (۲) وہ معاوضہ جو دستی، جسمانی، ذہنی اور فطری غرض ہر قسم کی محنت کرنے والے کو ملتا ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے کی تخصیص نہیں ہے۔

اُجرت بالزمان (Time wages) جو کسی شخص کو اس حساب سے ادا کی جاتی ہے کہ اُس نے یہ اُجرت حاصل کرنے کے لئے کتنا وقت صرف کیا یہ اُجرت روزانہ، ہفتہ وار یا ماہوار ہو سکتی ہے۔ مثلاً بڑھئی کی یومیہ اور کلرک کی ماہوار اُجرت۔

اُجرت بالعمل (Piece wages) جو کسی شخص کو اس حساب سے ادا کی جاتی ہے کہ اُس نے یہ اُجرت حاصل کرنے کے لئے کتنا کام کیا۔ مثال

کے طور پر کسی مزدور کو ۱۰۰ مربع فٹ زمین پر رنگ کرنے پر ایک روپیہ یا ایک ٹائپسٹ کو ایک صفحہ ٹائپ کرنے پر چار آنے دئے جائیں۔

اُجرتِ حقیقی (**Real wages**) جو ضروریات، آسائشات اور تعیشات یعنی اشیائے صرف کی بنا پر ادا کی جائے یا وصول کی جائے۔

اُجرتِ روزگار (**Living wages**) کسی کام کے معاوضے کی ایسی شرح جو ضروریات زندگی حاصل کرنے کے لئے کافی ہو۔

اُجرت کا نظریۂ بار آوری مختتم (**Marginal productivity theory**) یہ اُجرت متعین کرنے کا جدید نظریہ ہے اور اسے پیش کرنے کا سہرا ڈاکٹر مارشل (م) کے سر ہے۔ اس نظریے کے مطابق طلب اور رسد کی دونوں قوتیں محنت کی اُجرت متعین کرتی ہیں۔ اُجرت کی تعیین میں دونوں قوتیں برابر کام کرتی ہیں اور اُجرت انہی دونوں کے توازن کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جہاں تک طلب کا تعلق ہے، اُجرتوں کا تعین محنت کی بار آوری مختتم سے کے ذریعہ ہوتا ہے اور جہاں تک رسد کا تعلق ہے، اُجرتوں کا تعین مزدوروں کے رہنے سہنے کے ڈھنگ سے کیا جائے گا۔

اُجرت کا نظریۂ حقِ بقیہ (**Residual claimant theory**) یہ نظریہ امریکہ کے ماہر معاشیات فرانسس واکر (م) نے پیش کیا تھا۔ اس نظریے کے مطابق اُجرت کا تعین مزدوروں کی بار آوری اور قومی منافع کی بقیہ رقم (بعد ادائی لگان، سود، منافع) پر ہوتا ہے۔ لگان، سود اور منافع کی تفریق کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچ رہتا ہے، وہ مزدوروں کا حصہ ہوتا ہے اور اُن کی استعداد

قابلیت کے مطابق اُن میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

اُجرت کا نظریۂ سرمایہ (Wage Fund theory.) یہ نظریہ جان سٹوارٹ مل (م) نے پیش کیا تھا۔ اس نظریے کے مطابق قومی منافع سے جُدا ایک رقم ہوتی ہے جو اُجرتیں ادا کرنے کے لئے مخصوص کر دی جاتی ہے، اس رقم کو "سرمایۂ اُجرت" کہتے ہیں۔ اُجرت کا تعین اس سرمایۂ اُجرت کو مزدوروں کی تعداد پر تقسیم کرنے سے ہوتا ہے۔ اس نظریے کے خلاف شدید اور با دلائل تنقید فرانسس واکر (م) نے کی۔

اُجرت کا نظریۂ گزارہ (Subsistence theory.) مزدوروں کو صرف اتنی اُجرت دینا کہ ان کا گزارہ ہو سکے۔ اگر اُجرت گزارے سے زیادہ دی جائے گی تو مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس نظریے کی بنیاد اگرچہ فطرت آٹھنی (م)، کے دور میں پڑ چکی تھی لیکن اسے دراصل اُنیسویں صدی میں قبول کیا گیا۔ جرمنی کے ماہر معاشیات لاسل (م) نے اسے آہنی قانون کا نام دیا اور کارل مارکس نے اسے اپنے نظریۂ استحصال (م) کی اساس قرار دیا۔

اُجرتِ متعارفہ (Nominal wages) جو زر کے معیار پر ادا کی جائے یا وصول کی جائے۔

احتیاج (Want) ایسی انسانی خواہش جس کی تسکین ضروری ہو، اور جس کی تسکین کے لئے آدمی کے پاس ذرائع ہوں اور اُن ذرائع کو استعمال کرنے کی رضامندی بھی ہو۔ ہر ملک کی انسانی احتیاجات میں اختلافات کے باوجود ان کے کچھ عمومی اور عالمگیر خواص بھی ہوتے ہیں جو یہ ہیں:- (۱) احتیاجات لامحدود ہوتی ہیں (۲) احتیاجات

انفرادی طور پر محدود ہوتی ہیں (۳) احتیاجات میں باہمی طور پر مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔ (۴) احتیاجات بہ اعتبارِ شدت مختلف ہوتی ہیں (۵) احتیاجات ایک دوسری کی معاون ہوتی ہیں (۶) احتیاجات رسم و رواج کے باعث ہوتی ہیں (۷) احتیاجات متبادل ہوتی ہیں۔

اختیارِ صارف (Consumer's Sovereignty) کسی ملک میں پیدائش دولت پر صارفین کا اقتدارِ اعلیٰ، یعنی پیدائش کاروں کا صارفوں کے اختیار کے تابع ہونا۔ اسے مختصراً اس اصول سے ظاہر کیا جا سکتا ہے :-

جب کوئی خریدنا بند کر دیتا ہے تو دوسرا فروخت کرنا بند کر دیتا ہے

جب کوئی فروخت کرنا بند کر دیتا ہے تو دوسرا بنانا بند کر دیتا ہے

جب کوئی بنانا بند کر دیتا ہے تو دوسرا کمانا بند کر دیتا ہے

اخراجاتِ پیدائش (Expanses of Production) مصارفِ پیدائش (م) زر کی صورت میں۔

ارتکازِ صنائع (Localisation of indurtry) کسی صنعت کا کسی خاص مقام پر مرتکز ہونا اور اس صنعت کے سلسلے میں اس مقام کو مرکزی حیثیت حاصل ہونا۔ مثلاً کھیلوں کے سامان کی صنعت سیالکوٹ میں مرتکز ہے۔

ارسطو (Aristotle) ولادت ۳۸۴ ق م، وفات ۳۲۲ ق م۔ تمام یونانی فلسفیوں میں سب سے زیادہ ثقہ تھا۔ افلاطون کی وفات کے بعد وہ ایتھنز سے چلا آیا اور سکندرِ اعظم کا اتالیق مقرر ہوا۔ آخری عمر میں وہ دوبارہ ایتھنز آ گیا۔ یہاں آ کر اس نے لائسیم (Lyceum) قائم کی۔ لائسیم اس مشہور درسگاہ کا نام ہے جہاں

ارسطو درس دیا کرتا تھا اس درسگاہ کے فلسفیانہ افکار ساری دنیا میں پھیل گئے اور بعض اب تک رائج ہیں علم منطق کی ابتداء ارسطو ہی سے ہوئی۔

استحصال (Exploitation) ایک اعلیٰ مرتبے کے گروہ کا (مثلاً آجر، مرد اور سفید فام نسل) اپنے ذاتی معاشی یا کسی اور فائدے کے لیئے کسی ادنیٰ مرتبے کے گروہ (مثلاً اجیر، عورت اور سیاہ فام نسل) کو استعمال میں لانا۔ استحصال کی بنا پر کارل مارکس (م) نے ایک نظریہ قائم کیا تھا جو اشتراکیت کا جزو لاینفک ہے

استعماریت (Imperialism) قریبی ملکوں کو اپنے ملک کے ساتھ زبردستی ملانے یا دوسری غیر ملکی آبادیوں پر قابض ہونے کی قومی پالیسی کو استعماریت کہتے ہیں۔ اب یہ عمل محض علاقوں پر قابض ہونے کے لیئے نہیں ہوتا بلکہ دوسرے علاقوں کی سیاست اور معیشت پہ اثر انداز ہو کر اپنا فالتو سرمایہ اور پیداوار کھپانے کے لیئے ہوتا ہے۔ گویا استعماریت فی زمانہ سیاسی نہیں بلکہ معاشی اہمیت کی حامل ہے۔ اب اس کا مقصد رعایات، نوآبادیاتی منڈیوں پر اختیار، خام مال کی اجارہ داری اور سستی محنت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

استقرارِ زر (Reflation) جب قیمتیں حد سے زیادہ گر جائیں تو حکومت کا زر کی رسد میں اضافہ کرنا۔

اشاری اعداد (Index numbers) زر کی قدر یا زر کی قوت خرید میں تغیرات کو معلوم کرنے کا ایک طریقہ، جو مختلف سالوں یا وقفوں کی قیمتوں کے نقشوں کی مدد سے ظہور میں آتا ہے مثلاً اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہیں کہ ۱۹۴۷ء کے مقابلے میں ۱۹۶۰ء کی قیمتوں میں عموماً اضافہ ہوا یا کمی ہوئی تو ہم اسے اشاری اعداد

کے نقشے سے معلوم کر سکتے ہیں۔

اشتراکِ صارفین (Consumers' co-operation) ایک ایسا معاشری دستور العمل جس کے ذریعے لوگ زندگی کی خاص خاص ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ایسا کاروبار قائم کر لیتے ہیں جس کے ارکان کو تنظیمی معاملات میں تو یکساں حیثیت حاصل ہوتی ہے لیکن ان میں منافع تقسیم کرتے وقت معاونت کی مناسبت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

اشتراکی (Communist) اشتراکیت (م) کا حامی

اشتراکیت (Communism) معاشی خدمت اور پیدائش کے ذرائع پر عوامی ملکیت کے اصول پر مبنی معاشری نظام کا نظریہ۔ جہاں تک بنیادی نظریے کا تعلق ہے اشتراکیت اور اشتمالیت ایک ہی چیز ہیں۔ اشتمالیت کی طرح اس نے بھی کارل مارکس اور فریڈرک اینجلز (م) کی تصانیف ہی سے نظری طور پر تشکیل پائی ہے اگرچہ اس میں کچھ اپنے مخصوص نظریے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ مثلاً مزدوروں کی آمریت۔ یہ اشتمالیت سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں آہستہ روی کے نظریے کو تسلیم نہیں کیا جاتا، اور اس بات پر اصرار کیا جاتا ہے کہ سست رو اور منتشر اقدامات سے کسی طرح کا معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا اشتمالیت میں تو یہ اجازت ہوتی ہے کہ افراد میں ان کی ذاتی قابلیت کی مناسبت سے معاوضے تقسیم کیے جائیں لیکن اشتراکیت میں ذاتی قابلیت کی اس مقابلہ بازی کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔

اشتمالِ اراضی (Consolidation of Holdings) زمین کے

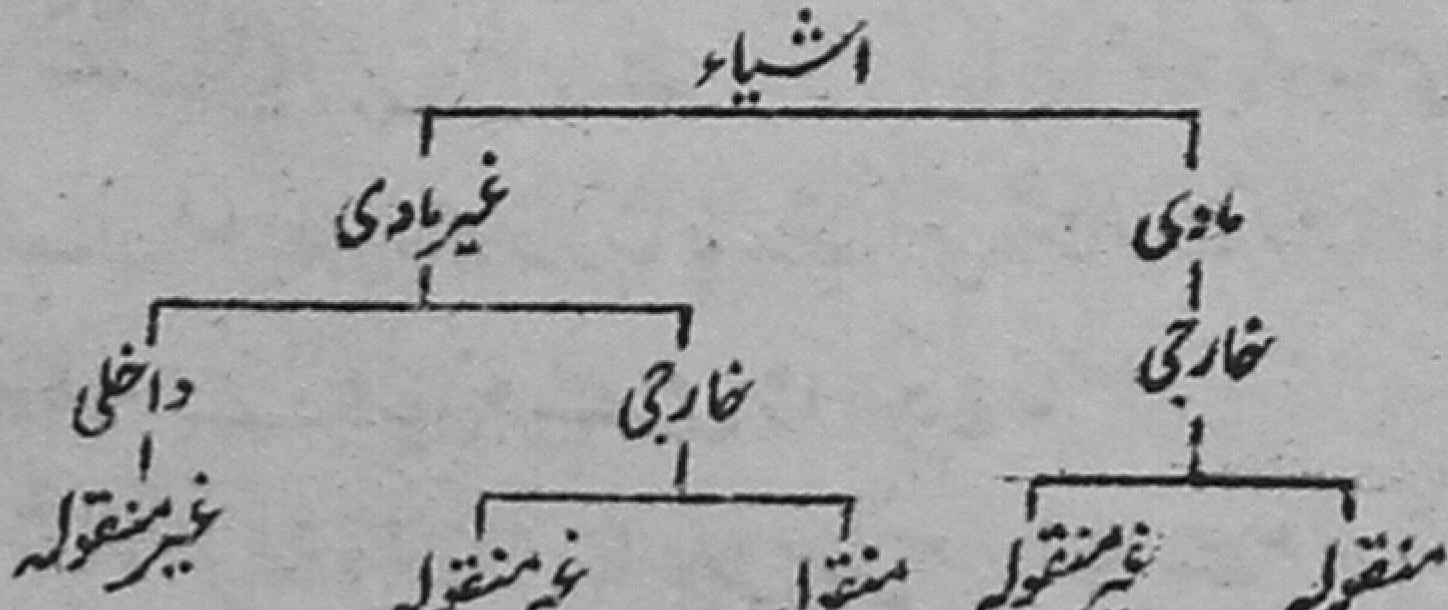
چھوٹے چھوٹے قطعات کو بڑے بڑے قطعات پر مشتمل کرنا۔

اشتمالیت (Socialism) ایک معاشری فلسفہ یا معاشری تنظیم کا طریقہ جس کا اصل اصول یہ ہے کہ پیدائش دولت کے تمام مادی وسائل پر اجتماعی یا سرکاری ملکیت ہو۔ یہ بنیادی طور پر ایک معاشری نظریہ ہے، سیاسی نہیں۔ اپنے بنیادی اصول کے اعتبار سے اشتمالیت عملاً اشتراکیت سے ہم آہنگ ہے ان دونوں میں بنیادی فرق تبدیلی کی رفتار اور طریقے اور مزدور کے معاوضے کی نوعیت کا ہے۔ اشتراکیت تیز رفتار اور ضرورت پڑے تو جبری تبدیلی کی قائل ہے اس کے برعکس اشتمالیت تدریجی، مسلسل اور قسط وار ترقی کی حامی ہے۔ تاریخی طور پر اشتمالی نظریے کی کئی شاخیں ہیں مثلاً مارکسی اشتمالیت، فیبن اشتمالیت، جسے انگلستان میں عروج حاصل ہوا، گلڈ اشتمالیت جسے انگلستان میں پہلی جنگِ عظیم کے دوران میں بڑی ترقی ہوئی، قومی اشتمالیت، یہ جرمن آمر ہٹلر کا اصول بھی تھا اور عمل بھی۔ عملی لحاظ سے کامیاب اشتمالیت کی مثال وہ ہے جو سوویٹ روس میں آج کل رائج ہے۔

اشتمالیت، کسبی (Syndicalism) فرانس میں مزدوروں کی تحریک۔ ایک رجحان، جس کے مطابق مزدوروں کی جماعتیں اور انجمنیں مستقبل کے اشتمالی نظام کا سنگِ بنیاد ہیں۔ اس لئے مزدوروں کی جماعتوں کو سیاسی جماعتوں سے بالکل الگ اور مکمل طور پر آزاد رہنا چاہیئے۔ کسبی اشتمالیت کو فرانس میں ۱۸۹۹ء اور ۱۹۳۷ء کے درمیانی عرصے میں بڑا عروج حاصل ہوا تھا۔

اشیاء (Goods) عام بول چال میں اشیاء سے مراد مادی چیزیں ہیں،

لیکن معاشیات میں اس سے مراد ہر وہ شے ہے جو کسی انسانی احتیاج کو تسکین بخش سکے، خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی - انسانی احتیاجات کو تسکین دینے والی قوت کا نام "افادہ" ہے - اس لئے "اشیاء" میں وہ چیزیں ہیں جن میں افادہ موجود ہے ان کی کئی اقسام ہیں (۱) مادی اشیاء یعنی جو مادے سے بنی ہوئی ہوتی ہیں - تمام مادی اشیاء انسان کے لئے خارجی حیثیت رکھتی ہیں (۲) غیر مادی اشیاء یعنی جن کا تعلق کسی خاص شخص سے ہوتا ہے - یہ اشیاء انسان کے لئے خارجی حیثیت بھی رکھ سکتی ہیں اور داخلی حیثیت بھی - کسی فرم کی مقبولیت غیر مادی شے ہے مگر خارجی - ایک شخص کی ذاتی قابلیت، غیر مادی شے ہے مگر داخلی (۳) اشیاء منقولہ، یعنی جن کی ملکیت منتقل کی جا سکتی ہے (۴) اشیاء غیر منقولہ، جن کی ملکیت منتقل نہیں کی جا سکتی مثلاً کسی شخص کی خاص ذہانت یا کسی جگہ کی خاص آب و ہوا - (۵) غیر معاشی اشیاء، جو بکثرت پیدا ہوتی ہیں اور جنہیں حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کو کچھ بھی ادا نہیں کرنا پڑتا - مثلاً ہوا، دھوپ، پانی وغیرہ (۶) معاشی اشیاء، جو محدود ہوتی ہیں اور جنہیں حاصل کرنے کے لئے وقت اور محنت کی قربانی دینی پڑتی ہے - معاشیات کے تمام قدیم و جدید نظریات کا مرکز معاشی اشیاء ہیں - ڈاکٹر الفریڈ مارشل نے اشیاء کا ایک خاکہ یوں بنایا ہے -



استعمال کے لحاظ سے بھی اشیاء کی دو قسمیں ہیں (۱) اشیائے صارف۔ ایسی مادّی اشیاء جو انسانی احتیاج، خواہش یا ضرورت کی براہِ راست تسکین کے لئے استعمال کی جائیں (۲) اشیائے سرمایہ۔ ایسی اشیاء جو اشیائے صارف کی پیدائش کے لئے استعمال ہوں۔

اشیائی مبادلہ (Barter) شئے کے بدلے شئے۔

اصولِ مساوات (Canon of Equity)

ایڈم سمتھ کے نزدیک تشخیص محصول کا پہلا اصول۔ اس اصول کے مطابق ہر امیر اور ہر غریب کو محصول کی ادائی میں یکساں قربانی کرنی چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر فرد کو بلا لحاظ اُس کی معاشی استعداد یکساں رقم ادا کرنی چاہیئے اور نہ اس کا یہ مطلب ہی ہے کہ دونوں طبقات اپنی آمدنی میں سے ایک ہی نسبت سے محصول ادا کریں، مثلاً اپنی آمدنی کا پانچ فی صد۔ اس قسم کے محصول میں غرباء کو امراء سے زیادہ قربانی دینی پڑیگی، کیونکہ زر کا افادۂ مختتم غریبوں کے لئے امیروں کی نسبت بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ امیروں کے لئے تو زر کی قیمت بہت کم ہوتی ہے اور بہت زیادہ رقم محصول کی صورت میں بلا چون و چرا دے سکتے ہیں۔ اصولِ مساوات کا مطلب یہ ہے کہ ہر فرد اپنی معاشی استطاعت کے مطابق دے۔ غریب اپنی بساط کے مطابق اور امیر اپنی حیثیت کے مطابق۔

اصولِ تیقّن (Canon of certainty)

ایڈم سمتھ کے نزدیک تشخیص محصول کا تیسرا اصول۔ اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ محصول اس وقت اور اس طرح لگایا جائے اور اس طرح وصول کیا جائے کہ محصول گزار کو اس کی ادائی

میں سہولت ہو۔ مثلاً زمین کا لگان اُس وقت وصول کیا جائے جب فصل تیار ہو جائے
تنخواہ دار لوگوں سے محصول تنخواہ دیتے وقت وصول کر لینا چاہیئے۔

اصولِ کفایت (**Canon of economy**) ایڈم سمتھ کے نزدیک تشخیص محصول کا چوتھا اصول۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محصول وصول کرنے میں زیادہ مصارف نہیں ہونے چاہئیں تاکہ محصول آمدنی کے بجائے بار بن کر نہ رہ جائے مصارف دس یا پندرہ فی صد سے زیادہ کسی حالت میں نہیں ہونے چاہئیں۔

اصولِ بار آوری (**Canon of productivity**) تشخیص محصول کے جدید اصولوں میں سے ایک، جس کے مطابق محصول سے کافی آمدنی ہونی چاہیئے تاکہ اس کے عائد کرنے کا جواز ثابت ہو سکے۔

اصولِ تغیر پذیری (**Canon of elasticity**) تشخیصِ محصول کے جدید اصولوں میں سے ایک، جس کے مطابق آمدنی اتنی ہونی چاہیئے کہ اخراجات میں اضافہ ہو۔ بڑھ جائے اور اخراجات میں کمی ہونے سے گھٹ جائے۔

اصولِ سادگی (**Canon of simplicity**) تشخیصِ محصول کے جدید اصولوں میں سے ایک، جس کے مطابق محصولات کا نظام بالکل سادہ ہونا چاہیئے جسے ایک معمولی آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکے۔

اصولِ تنوع (**Canon of diversity**) تشخیصِ محصول کے جدید اصولوں میں سے ایک، جس کے مطابق حکومت اور محصول گزار دونوں کے مفاد کے پیشِ نظر محصولات کا نظام ایسا ہونا چاہیئے جس میں محصول یکساں ہو اور اس میں اختلافات نہ ہوں۔ کسی پر کم اور کسی پر زیادہ محصول عائد نہیں کرنا چاہیئے۔

بلکہ سب پر ایک ہی اصول کے مطابق یکساں طور پر لگانا چاہیئے۔

اصول عدم مداخلت (Laissez-faire) اس اصول کے مطابق عام فرد کو اپنے ذاتی مقاصد کی راہ پر چلنے اور خاص طور پر معاشی معاملات میں زیادہ سے زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور حکومت یا معاشرہ کی طرف سے کم سے کم مداخلت کی جاتی ہے۔ اس اصول کے منطقی جواز میں جو کچھ کہا جاتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے "ہر شخص اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اس وقت زیادہ سے زیادہ کام کرتا ہے جب اسے اپنے کام کا زیادہ سے زیادہ معاوضہ ملتا ہے معاشرہ کسی فرد کو زیادہ سے زیادہ معاوضہ اس وقت دیتا ہے جب وہ فرد زیادہ سے زیادہ کام اپنی بہترین شکل میں کرتا ہے۔ اس لئے اگر فرد کو اس بات کی زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے کہ وہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ معاوضہ حاصل کرنے کا راستہ خود اختیار کرے تو وہ اس طرح اپنے لئے بھی اور معاشرے کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوگا"۔ یہ نظریہ معاشیات کے کلاسیکی نظام میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے اور ان معاشروں میں جہاں اس اصول پر عمل کیا جاتا ہے، یہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

اضافہ، غیر مکسوبہ (Unearned increment) جائداد کی قدر و قیمت میں ایسا اضافہ جو مالک کی کوششوں کی بجائے معاشری یا اقتصادی قوتوں کے عمل در آمد ہونے کی وجہ سے واقع ہوا ہو۔

اعتبار (Credit) اس امر کا تحریری وعدہ کہ مقررہ تاریخ یا معینہ مدت کے اندر رقم واپس ادا کر دی جائے گی۔

افادہ (Utility) کسی چیز کے افادے سے وہ قوت مراد ہے جو کسی انسانی احتیاج کو تسکین بخش سکے۔ اسے قدر بلحاظ استعمال (Value-in-use) بھی کہتے ہیں۔ اس کی چار اقسام ہیں۔ جن کی تفصیل یہاں ردیف وار ترتیب کے بجائے ، با اعتبار اہمیت) بیان کی گئی ہے۔

افادۂ ابتدائی (Elementary utility) وہ افادہ جو ایک شے اپنے عناصر کی وجہ سے رکھتی ہے مثلاً کان میں جو خام کوئلہ ہوتا ہے وہ آگ پیدا کرنے کا افادۂ ابتدائی رکھتا ہے۔

افادۂ بنیادی (Initial utility) وہ افادہ جو کسی شے کی پہلی اکائی میں ہوتا ہے۔ بنیادی افادہ دوسری اکائیوں کے افادے سے بڑا ہوتا ہے۔ مثلاً سخت پیاسے آدمی کی پیاس بجھانے والے پہلے گلاس کی پہلی گھونٹ دوسری گھونٹوں سے زیادہ افادۂ بنیادی رکھتی ہے۔

افادۂ زماں (Time utility) جب کسی شے کے فروخت ہونے کا وقت آتا ہے تو اس وقت اُس میں افادۂ زماں آجاتا ہے مثلاً ایک دکاندار چھتریاں اور برساتی کوٹ اس خیال سے جمع رکھتا ہے کہ برسات میں اس سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائے۔ برسات میں ان چھتریوں کے افادے کو اصطلاحاً "افادہ زماں" کہا جاتا ہے۔

افادۂ کل (Total utility) کسی شے کی تمام صرف شدہ اکائیوں کے افادے کا مجموعہ۔

افادۂ مختتم (Marginal utility) کسی شے کی اس اکائی کا افادہ

جس پر خریدار اُس شے کی خرید بند کر دے۔ افادہ مختتم کبھی صفر کی حد کو نہیں پہنچتا۔

افادۂ مکاں (Place utility) جب کسی مقام پر کسی شے کی طلب باقی نہ رہے تو اُسے ایسے مقام پر تبدیل کر دیا جاتا ہے جہاں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تبدیل شدہ شے میں 'افادۂ مکان' پوشیدہ ہوتا ہے۔ چمن میں انگوروں کی کوئی وقعت نہیں، لیکن لاہور میں اُن کی بہت قیمت پڑتی ہے۔ لاہور میں انگوروں کے افادے کو 'افادۂ مکاں' کہا جائے گا۔

افادۂ ہیئت (Form utility) وہ افادہ جو ایک شے اپنی شکل تبدیل کرنے کی وجہ سے رکھتی ہے مثلاً لکڑی کا ایک بہت بڑا ٹکڑا اپنی موجودہ شکل میں ہمارے لئے بے فائدہ ہے۔ لیکن جب چھیل چھال کر اس کے مختلف برتن یا کھلونے بنا دئے جاتے ہیں تو وہ کار آمد ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں 'افادۂ ہیئت' آجاتا ہے۔

افراطِ زر (Inflation) جب زر کی رسد اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ اشیاء کی قیمتوں کی حد سے زیادہ بیشی کا سبب بن جائے۔

افزونیٔ قدر (Appraciation) قیمتیں کم ہوں تو اشیاء زیادہ مقدار ہی میں خریدی جائیں گی، یعنی زر کی قدر میں اضافہ ہوا۔ افزونیٔ قدر کا باعث کم قیمتیں ہوتی ہیں۔

افلاطون (Plato) ولادت ۴۲۷ء ق م، وفات ۳۴۷ء ق م یونان کا مشہور و معروف فلاسفر جو ایتھنز میں اپنے فلسفیانہ نظریات کی تبلیغ کرتا تھا تقریری تبلیغ کے علاوہ اس نے تصنیف و تالیف میں خاص مہارت حاصل کی

چنانچہ اس کے "مکالمات" کا شمار دنیا کے بہترین ادب میں ہوتا ہے۔ اس "مکالمات" میں اس نے ایک ایسا فلسفیانہ نظام پیش کیا ہے جو آنے والی تمام نسلوں سے برابر خراجِ تحسین حاصل کرتا رہا ہے۔ اس کا اصلی اور پیدائشی نام ارسٹو سلز تھا وہ سقراط کا شاگرد اور ارسطو کا اُستاد تھا۔ اس کے معاشی نظریات اس کے سیاسی اور اخلاقی نظریات سے بالکل ہم آہنگ ہیں۔ اس کی شروع کی تحریروں میں اشتراکیت کا رنگ ہے۔ جو اس نے بعد میں بالکل ترک کر دیا اور معاشی زندگی کا حقیقت پسندانہ مطالعہ کیا

اقیناس، تھامس (**Aquinas Thomas**) ولادت ۱۲۲۷ء وفات ۱۲۷۴ء اٹلی کا مشہور فلسفی۔ حصول تعلیم کے بعد پوپ کے حکم سے ساری عمر یورپ کی سربرآوردہ یونیورسٹیوں میں تعلیم و تدریس کا کام انجام دیتا رہا۔ موت سے کچھ عرصہ قبل پوپ نے اسے یونانی اور اطالوی گرجا کے مابین باہمی تعاون پیدا کرنے کے لئے بلایا۔ اس نے بے شمار کتابیں لکھیں لیکن سب سے مشہور کتاب کا موضوع دینیات ہے۔

امانت (**Deposit**) وہ پس انداز کی ہوئی رقم جو لوگ بنک میں جمع کرا دیتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں، چالت اور مقررہ۔ چالت امانتوں کو چاہے جس وقت طلب کرنے پر نکلوایا جا سکتا ہے۔ لیکن مقررہ امانتوں کو صرف مدتِ معینہ کے بعد ہی نکلوایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یہ چھ ماہ کی امانت ہے تو اسے نکلوانے کے لئے ضروری ہے کہ بنک کو چھ ماہ پہلے نوٹس دیا جائے۔

امواتِ اطفال (**Infant mortality**) ایک سال سے کم

عمر کے بچوں کی وفات۔

اموات اطفال، شرح (Infant mortality rate) کسی سال میں بچوں کی فی ہزار ولادتوں کے مقابلے میں ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات کی تعداد۔

اموات کی شرح (Death rate) کسی خاص علاقے یا آبادی میں وقت اور آبادی کی فی اکائی کے حساب سے اموات کی تعداد۔

انتشارِ اراضی (Fragmentation of Holdings) زمین کے بڑے قطعات کو چھوٹے چھوٹے قطعات میں منتشر کرنا۔

انتشارِ صنائع (Decentralisation of industries) ارتکازِ صنائع (دم) کے نقصانات کی ضد۔ صنعتوں کو ان کے مرکزی مقاموں سے منتقل کر کے دیہاتی علاقوں میں قائم کرنا۔

انجمن امدادِ باہمی (Co-operative Society) امدادِ باہمی دراصل ایک صنعتی تنظیم کی تشکیل ہے جس میں ایک ہی پیشے کے اشخاص چند خاص مقاصد کی بر آری کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اس کا اصل مطلب سرمایہ دار دل کو نیست و نابود کرنا ہے، خواہ متوسط درجے کے لوگ ہوں یا پیدائش کار۔

انجمن امدادِ باہمی کاشتکاراں (Co-oparative Farmers' Association) ایک ایسی معاشی انجمن جس کی تشکیل کاشتکار لوگ مشترکہ طور پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنے یا اپنی ضروریات کو خریدنے کے لئے کرتے ہیں۔ ایسی انجمنوں میں ہر ممبر کو بلا لحاظ حصص مساوی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

انجمنِ سرمایۂ مشترک (**Joint Stock Company**) وسیع کاروبار کی تنظیم کی ایک صورت جس میں چند آدمی، جو پہلے سے ایک دوسرے کے واقف ہوتے ہیں، مل جل کر ایک کاروباری انجمن بنانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ انجمن کے ابتدائی اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط کا خاکہ بنانے کے بعد اپنے صوبے کی حکومت کے رجسٹرار انجمن ہائے سرمایۂ مشترک سے مقررہ شرائط کے مطابق اجازت لینے کے بعد باقاعدہ کام شروع کر دیتے ہیں۔ انجمن کے سرمایے کو حصص میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ انجمن کے حصص کی عام طور پر تین اقسام ہوتی ہیں (ا) ترجیحی حصہ (**Preferred share**) ایسے حصص کے مالک کمپنی کے منافع کو حاصل کرنے کے سب سے پہلے دعویدار ہوتے ہیں (ب) عام حصہ **Ordinary share**) ایسے حصص کے مالک کو، کمپنی کو نقصان ہو جانے کی صورت میں، سب سے زیادہ نقصان اور نفع کی صورت میں سب سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ (ج) تاخیری حصہ (**Deferred share**) ایسے حصص کے مالک کو ترجیحی اور عام حصص کے مالکوں کو منافع تقسیم کرنے کے بعد منافع ملتا ہے جب کمپنی کو بہت زیادہ منافع ہو تو سب سے زیادہ انہی حصہ داروں کو ملتا ہے۔

انجمنِ قرضہ امدادِ باہمی (**Co-operative Debt Society**)

یہ انجمنیں اس مقصد کے لئے بنائی جاتی ہیں کہ وہ اپنے ارکان کو بہت کم شرح سود پر قرضہ دیا کریں۔ یہ انجمنیں کبھی تو اپنے ارکان سے روپیہ جمع کرتی ہیں اور کبھی بیرونی امداد سے۔ یورپ میں ان انجمنوں کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ دیہات میں رہنے والے زراعت پیشہ اور شہروں میں رہنے والے بابو سود، اس سے فائدہ

اُٹھاتے ہیں۔

انعامی سکّہ سازی (**Gratuitous Coinage**) ملاحظہ ہو سکہ سازی،

انفرادیت پسندی (**Individualism**) اس نظریے میں افراد کو اقتدارِ اعلیٰ حاصل ہوتا ہے اور حکومت کو ان کے کاموں میں مخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، کیونکہ قدیم ماہرین معاشیات کے نزدیک ہر شخص جب اپنے مفاد کے بارے میں سوچے گا تو خود بخود سب کو مفاد حاصل ہو جائے گا۔

انفرادی یا شخصی کاروبار (**Private business**) کاروبار کی ایک سیدھی سادی تنظیم جس میں تمام کاروبار ایک فرد کی ملکیت اور انتظام میں ہوتا ہے، نفع نقصان اسی کا ہوتا ہے۔

انقلاب، تجارتی (**Commercial Revolution**) ملاحظہ ہو تجارتی انقلاب،

انقلاب، صنعتی (**Industrial Revolution**)۔ ملاحظہ ہو۔ صنعتی انقلاب،

اوون، رابرٹ (**Robert Owen**) ولادت ۱۷۷۱ء، وفات ۱۸۵۸ء، انگریز معاشیات دان اور معاشرتی مصلح۔ تحریک امداد باہمی کے بانی۔ اپنے باپ سے کچھ روپیہ بطور قرض لے کر ایک کارخانہ کھولا تھا جو ترقی کرتے کرتے ملک کا بہت بڑا کارخانہ بن گیا۔ وہاں انہوں نے مالک اور ڈائرکٹر کی حیثیت میں ایسی اصلاحات نافذ کیں جو تحریک امداد باہمی کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔

اینجلز، فریڈرک (Friedrich Engels) ولادت ۱۸۲۰ء، وفات ۱۸۹۵ء۔ انیسویں صدی میں جو عقلی قیادت کی اشتمالی تحریک چل رہی تھی، اس میں کارل مارکس کے خاص رفیق کار تھے۔ وہ ایک ایسے جرمن سوداگر کے بیٹے تھے جو بیٹے کو بھی ہر قیمت پر سوداگر بنانا چاہتا تھا اور بیٹا بڑا ہو کر سوداگر بن بھی گیا لیکن ایسا کا ٹیاں کہ مصنوعی قلمی نام سے معاشی اور سیاسی معاملات پر ایسے اچھے مضامین اور کتابچے شائع کرائے کہ عوام کے ذہن پر ان کا زبردست اثر ہوا۔ بعد میں جب اینجلز اپنے باپ کے نمائندے کی حیثیت میں مانچسٹر، انگلستان میں رہنے لگے تو انہیں لکھنے، پڑھنے، تحقیق کرنے اور انگلستان کی معاشرتی تحریکات میں حصہ لینے کے لئے کافی وقت مل گیا۔ انہوں نے کارل مارکس کے ساتھ مل کر "کمیونسٹ منشور" مرتب کیا اور مارکس کی کتاب "سرمایہ" کی نظر ثانی بھی کی۔ زندگی کے آخری ایام علمی تحقیق اور تنظیمی سرگرمیوں میں بسر ہوئے۔

ب

باربن، نکولس (Nicholas Barbon) ولادت ۱۶۴۰ء وفات ۱۶۹۸ء۔ انگلستان کے ماہر معاشیات۔ انہوں نے نیدرلینڈ کی یونیورسٹیوں میں طب کی بھی تربیت حاصل کی۔ ۱۶۸۰ء کی زبردست آتشزدگی کے بعد لندن کی دوبارہ تعمیر میں انہوں نے بے شمار معاشی موضوعات پہ بہت کچھ لکھا جن میں لگان اور تجارتِ خارجہ خاص طور پر شامل ہیں۔

بازار (Market) (۱) "وہ تمام علاقہ جس میں خریدار اور فروشندے اس آزادی سے کاروباری میل جول رکھنے لگتے ہیں کہ ایک ہی قسم کی اشیاء کی قیمتیں بڑی تیزی اور سہولت سے مساوی ہو جاتی ہیں" (کورنو) (۲) بازار افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جس میں اُن کے کاروباری تعلقات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور جو کسی شے کے وسیع لین دین میں مصروف ہیں (مارشل) (۳) معاشیات میں بازار سے مُراد کسی علاقے میں کسی شے کے خریداروں اور فروشندوں کے درمیان ایسا رابطہ پیدا ہونا ہے کہ اُس پورے علاقے میں اُس شے کی ایک ہی قیمت رائج ہو (بینہم) (۴) معاشیاتی مفہوم میں بازار مکانی و ظاہری قیود سے آزاد ہے، بلکہ

یہ کسی خاص جگہ یا مقام کی حدود سے نکل کر صوبے بلکہ تمام دنیا تک پھیلا ہوا ہے

بازار، بین الاقوامی (Interenational market) اگر کوئی شے تمام دنیا میں خریدی اور بیچی جائے، مثلاً سونا اور چاندی، تو ایسی شے کے بازار کو "بین الاقوامی" کہا جاتا ہے۔

بازار، دُنیاوی (Seculer market,) اگر کوئی شے (مثلاً سونا چاندی)، صدیوں تک محفوظ رکھی جا سکے تو اس کے بازار کو دُنیاوی بازار کہا جائے گا۔

بازار، طویل المیعاد (Long-period market) اگر کوئی شے (مثلاً کپڑا) چند سال تک محفوظ رکھی جا سکے تو اس کے بازار کو طویل المیعاد کہا جائے گا۔

بازار، قلیل المیعاد (Short-period market,) اگر کسی شے (مثلاً گھی) کی فروخت ایک مہینے یا چند مہینوں میں ہو سکتی ہو تو اُس شے کے بازار کو قلیل المیعاد بازار کہا جائے گا،

بازارِ محنت (Labour market,) ملاحظہ ہو "محنت، بازار"

بازار، مقامی (Local market) اگر کوئی شے اُسی مقام پر خریدی اور بیچی جاتی ہے، جہاں اُس کی پیدائش ہوتی ہے، جیسے سبزی، تازہ پھل، انڈے وغیرہ، تو اسے مقامی بازار کہتے ہیں۔

بازار، مکمل (Perfect market.) جب خریداروں اور فروشندوں کے مابین ایسا رابطہ پیدا ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کی پیشکشوں

یعنی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے بالکل باخبر ہوں اور نیز ہر وقت اس اتار چڑھاؤ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تیار ہوں تو ایسے بازار کو مکمل کہا جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں بازار میں ایسا مکمل مقابلہ ہو کہ کسی ایک شے کی قیمت ہر وقت اور بازار کے تمام حصوں میں ایک ہی ہو تو بازار کو مکمل کہا جائے گا۔

بازار، نامکمل (Imperfect market) اگر خریداروں اور فروشندوں کے درمیان مقابلہ مکمل نہیں ہے اور خریدار بازار کے مختلف حصوں میں اسی شے کے لیے ایک ہی وقت میں مختلف قیمتیں ادا کر رہے ہیں تو ایسے بازار کو نامکمل کہا جائے گا۔

بازار، یومیہ (Daily market) اگر کوئی شے بازار میں لائی جائے اور اُسے اُسی دن فروخت کرنا ضروری ہو تو ایسے بازار کو اصطلاح میں "یومیہ بازار" کہتے ہیں۔ دودھ، مچھلی اور اخبار ایسی اشیا ہیں کہ ان کی تر و تازگی اور قدر و قیمت صرف ایک دن تک محدود ہوتی ہے۔

باستیاںت، فریڈرک (Frederic Bastiat) ولادت ۱۸۰۱ء، وفات ۱۸۵۰ء معاشیات دانوں کے رجائی مکتب خیال کے فرانسیسی نمائندے۔ فرانس کی مختلف یونیورسٹیوں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے چچا کے کاروبار میں شامل ہو گئے اور جب کاروبار طبیعت کے خلاف ثابت ہُوا تو اپنے قصبے چلے گئے سیاسیات اور معاشیات سے گہری وابستگی تھی اور لکھتے بھی بہت اچھا تھے۔ تحریروں ہی کی وجہ سے قومی شہرت حاصل کی۔

بالشویت (Bolshevism) گرامر کے اعتبار سے اس اصطلاح

کا (یعنی اکثریت) اشارہ برسلز اور لندن میں ۱۹۰۳ء میں منعقدہ لادینی اشتمالی جمہوری پارٹی کے اُس دوسرے اجلاس کی طرف ہے جس میں انتہا پسند بازو کو اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ بالشو لوگ لینن کی سرکردگی میں انقلاب پسندانہ پالیسیوں کو اختیار کرنے، بورژوا پارٹیوں سے تعاون ختم کر دینے اور ایک ایسی مرکزی تنظیم قائم کرنے کے حق میں تھے جس کا رکن تمام انقلاب پسند پیشہ ور لوگوں کو بنایا جائے۔ اس سیاسی تنظیم کو موجودہ اجتماعیت پسندی کا پیش خیمہ کہا جا سکتا ہے۔

نومبر ۱۹۱۷ء میں زور پکڑنے سے پہلے بالشویت کا مقصد سرمایہ داری، اُس کی بنیادی خامیوں اور اجارہ دار حکومت کے سرمایہ دارانہ رجحانات سے متعلق مارکس کی تشریح کو وسعت دینا تھا۔ استعماریت کو — سرمایہ داری کا وہ دَور جس میں اسے اجارہ داری حاصل تھی اور اس کے ضروری نتائج نئی نئی تجارتی منڈیوں کے لئے جنگ — شکست خوردہ قوم میں مزدوروں کے ایک کامیاب انقلاب کا پیش خیمہ سمجھا جاتا تھا۔ ایسی قوم ممکن ہے کہ مارکس کے نظریے کے خلاف، انتہائی ترقی حاصل نہ کر سکے۔ بالشویت کے طاقت پکڑنے اور پھر اس طاقت کو برقرار رہنے کی وجہ یہ تھی کہ لینن بذاتِ خود بہت بڑا مدبر تھا اور اس نے تین انقلابوں کو (جنگ کا تصفیۂ حساب، کسانوں کی بڑے بڑے زمینداروں سے جنگ، بالشویت کے حامیوں کا صنعتی پیدائش پر قابو) بڑی کامیابی سے یکجا کر دیا تھا۔ اور اپنی سیاسی و اقتصادی حکمت عملی کو حقیقت پسندانہ طور پہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا تھا۔

کامیاب بالشویت لینن کی وفات سے پہلے اور بعد میں غور و ترنت نئے حالات کے تحت انقلاب پذیر رہی ہے۔ چوتھائی صدی ہونے کو آئی ہے لیکن سوویٹ روس اب تک کوئی جامع معاشری نظام وضع کرنے سے قاصر رہا ہے قومی کردار، تاریخی واقعات اور لیڈروں کے کردار کی وجہ سے بالشویت میں ایک ایسا ماحول پیدا ہوگیا ہے جو خالصتاً روسی ہے اور اسے دوسرے ملکوں کی اشتراکی تحریکوں سے نہ تو تمیز کیا جاسکتا ہے اور نہ ان میں سمویا ہی جاسکتا ہے۔ ابتدائی تغیرات، معاشرتی انقلابات اور روس میں مغربیت پیدا کرنے کی کوششوں کو ایک چیز میں آمیز کر دیا گیا ہے۔ اس طرح کہ اس تحریک کا حملہ دوہرا معلوم ہوتا ہے۔ زرعی روس کو صنعتی بنانے، خاندان اور عورتوں کو آزادی دلانے اور صحت و تعلیم کو ترقی دینے میں اس انقلاب کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا پرانی حکمران جماعت کو تباہ کرنے، مزدوروں کو اقتدار دلانے اور دیہی روس کو معاشرت سدھارنے [illegible]

بٹائی (Share tenancy) پٹہ داری کے اس نظام کے مطابق [illegible] اپنی زمین خود کاشت نہیں کرتے بلکہ مزارعوں سے کاشت کراتے ہیں۔ [illegible] مالک کو لگان عموماً جنس کی شکل میں ادا کرتا ہے۔ مالک بالعموم کل پیداوار کا نصف یا تہائی حصہ، جو بھی معاہدہ ہو، لیتا ہے۔ بیج، محنت اور سرمایہ مزارع کا ہوتا ہے۔ زمین نہری ہو تو کھاد بھی مزارع ڈالتا ہے۔ زمین چاہی ہو تو کھاد مالک ڈالتا ہے بٹائی کا مطلب یہ ہوا کہ مالک اور مزارع آپس میں معاہدہ کر کے خرچ اور آمدنی کو بانٹ لیتے ہیں۔

بحران (Crisis) غیر متوقع حالات کا پیدا ہو جانا۔

برآمد (Exports) ایسی اشیاء جو ایک ملک سے دوسرے ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔

برٹنڈ رسل (Bertrand Russell) ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور ابھی تک زندہ ہیں۔ انگلستان کے موجودہ دور کے بہت بڑے فلسفی اور ریاضی داں ہیں ان کے افکار موجودہ معاشیات پر خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی ارتیابی اور تنقیدی تحریروں نے موجودہ فلسفے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ لکھنے کا انداز بڑا واضح، صاف اور شستہ ہے۔ انھوں نے ۱۹۵۰ء میں نوبل پرائز حاصل کیا تھا۔

برے، جان ایف (John F. Bray) ولادت ۱۸۰۹ء، وفات ۱۸۹۵ء۔ نسلاً امریکی تھے لیکن بچپن ہی میں انگلستان جاکر آباد ہو گئے تھے۔ انگلستان میں وہ معاشرتی اصلاحات کے خلاف ہونے والی تحریک عدم تعاون میں شریک ہو گئے۔ اُن کی کتاب "مزدوروں کی خامیاں اور ان کا تدارک" سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کٹر اشتمالی تھے۔

بکنن، مائیکل الیگزنڈر وِچ (Michael Alexandrovitch Bakunin) ولادت ۱۸۱۴ء، وفات ۱۸۷۶ء۔ روسی فلسفی جو امیر والدین کے بیٹے تھے۔ فوجی زندگی میں ناکامی کے بعد ماسکو کے ایک فلسفی طبقے کے سربراہ بن گئے۔ ان کے سیاسی نظریات کی چونکہ بہت مخالفت ہوتی تھی لہٰذا انھوں نے سفری زندگی بھٹکتے رہنے اور منظم مزدوروں کے انقلاب برپا

گرانے اور انھیں ایک، لاقانونی معاشری نظام قائم کرنے پر اکسانے میں گزار دی۔

بلانک، لوئی (**Louis Blanc**) ولادت ۱۸۱۱ء، وفات ۱۸۸۲ء فرانس کے مورخ، سیاست داں، معاشیات داں، جن کے خیالات واضح طور پر اشتمالی تھے۔ انھیں زیادہ رغبت تاریخ سے تھی۔ چنانچہ ۱۸۴۸ء کے فرانسیسی انقلاب پر ان کی کتاب بڑی مشہور اور مستند سمجھی جاتی ہے۔ ۱۸۴۹ء میں مجلسِ آئین ساز کے رکن منتخب ہوئے اور وہاں انھوں نے مزدوروں کے مفادات کی پرزور حمایت کی لیکن بعد میں اُن کی سرگرمیوں کی اتنی شدید مخالفت ہوئی کہ وہ انگلستان بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن وہ وہاں جا کر بھی چین سے نہ بیٹھے۔ اپنے اشتمالی خیالات کی تبلیغ ایک ایسے اخبار کے ذریعے کرتے رہے جو پیرس ہی سے شائع ہوتا تھا۔

بندوبستِ دوامی (**Permanent Settlement**) مختلف اوقات میں مالیہ کے لیے جو انتظام کیا جاتا ہے، اُسے بندوبست کہتے ہیں۔ یہ عارضی اور دوامی دو قسم کا ہوتا ہے۔ عارضی بندوبست وہ انتظام مالیہ ہے جو مختلف صوبوں میں مختلف مدت کے بعد ہوتا رہتا ہے۔ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد زمین کا مالیہ وصول کرنے کی اُلجھن کو دور کرنے اور مالیے کی تشخیص کرنے کے لیے لارڈ کارنوالس نے ۱۷۹۳ء میں بنگال میں "بندوبست دوامی" کا قانون وضع کیا۔ اُس نے زمینداروں کو زمینوں کا مالک قرار دیا جو شاہانِ مغلیہ کے زمانے میں مالیے کی تحصیل و فراہمی کے لیے ملازم سرکار ہوتے تھے۔ حکومت کا حصہ اب نوّے فی صد قرار پایا۔ کچھ عرصے بعد جب حکومت کو اپنی

غلط حکمتِ عملی کا احساس ہوا تو یہ قانون منسوخ کر دیا گیا۔

نبتھم، جرمی (Jeremy Bentham) ولادت ۱۷۴۸ء، وفات ۱۸۳۲ء۔ انگلستان کے فلسفی اور مضمون نگار۔ وکیل باپ نے بیٹے کو بھی وکیل بنانا چاہا۔ تین سال کی عمر ہی سے انھوں نے غیر معمولی ذہنی قابلیت کا ثبوت دیا۔ تیرہ سال کی عمر میں ڈگری کلاس کے لیے آکسفورڈ میں داخل ہو گئے تھے۔ قانون، آئین سازی اور حکومت کے موضوعات پر اُن کے مضامین نے بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ کیونکہ رئیس آدمی تھے اور ورثے میں بہت جائداد پائی تھی، اس لئے ساری عمر لکھنے، پڑھنے، مثالی قید خانوں کے منصوبے بنانے، سویز اور پاناما کی نہروں کے نقشے بنانے اور ضابطۂ قوانین مرتب کرنے میں صرف کر دی۔ معاشیات میں اُن کی اہمیت یہ ہے کہ انھوں نے وراثتی محصول کی تجویز پیش کی۔ اپنے وقت کے معاشی نظریے میں افادیت کا فلسفہ شامل کر کے نظریۂ افادۂ مختتم کی بنیاد ڈالی۔

بنک (Bank) ایسا ادارہ جو لوگوں کی امانتیں اپنی تحویل میں رکھتا ہے اور ان امانتوں کا کچھ حصہ دوسرے لوگوں کو بطور قرض دیتا ہے۔

بنک، بچتی (Savings Bank) یہ بنک تھوڑی آمدنی والے لوگوں کو پس انداز کرنے میں سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ مثلاً پاکستان میں ڈاکخانے اس کام کو سر انجام دیتے ہیں۔

بنک، تجارتی (Commercial Bank) یہ زیادہ تر ملکی تجارت کو سرمایہ بہم پہنچاتے ہیں اور دوسرے عام بنک کاری کے کام بھی کرتے ہیں مثلاً

امانتیں وصول کرنا، قرض دینا اور ہنڈیاں بھنانا۔

بنک ڈرافٹ (**Bank Draft**) یہ دراصل چیک ہی کی قسم ہوتی ہے۔ اسے ایک بنک دوسرے بنک کو یا اپنی ہی کسی شاخ کو جو دوسری جگہ واقع ہوتی ہے، جاری کرتا ہے۔ یہ ڈرافٹ اکثر وہ افراد یا فرمیں حاصل کرتی ہیں جو کسی دوسرے شہر یا ملک میں رہنے والے فرد یا فرم کو ادائی کرنا چاہتے ہیں۔ فرض کیجئے آپ سو روپے کی رقم اپنے چھوٹے بھائی کو کراچی بھیجنا چاہتے ہیں بنک سو روپے آپ سے لے کر ایک رسید دے گا۔ آپ اس رسید کو بذریعہ ڈاک بھائی کو بھجوا دیں گے وہ کراچی کے بنک سے رقم وصول کر لے گا۔ اس طرح روپیہ محفوظ طریقے سے پہنچ جاتا ہے۔

بنک ذخائر مشترک (**Joint Stock Bank**) یہ خالصتاً حصہ داروں کے بنک ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کا روپیہ جمع کر کے ضرورت مندوں کو قرضے دیتے ہیں۔ ان دو ضروری کاموں کے علاوہ وہ ہنڈیوں پر بٹہ لگاتے ہیں، اعتبار نامے (**Letters of credit**) جاری کرتے ہیں۔ اپنے گاہکوں کی طرف سے روپیہ جمع کرتے ہیں .. .. دوسرے فاصلے کے مقامات پر ان کے لئے روپیہ ارسال کرتے ہیں، لوگوں کی قیمتی اشیاء کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہیں۔

بنک زرعی (**Agricultural Bank**) یہ بنک زمینداروں کے لیے بیج، مویشی، آلات آبپاشی وغیرہ کی خرید میں سہولتیں مہیا کرتے ہیں، اور زمین کے لیے مستقل ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ پاکستان میں یہ بنک انجمن ہائے

قرضہ امداد باہمی اور اراضی رہن رکھنے والے بنکوں کی شکل میں موجود ہیں۔ پنجاب کے کواپریٹو بنک، اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

صنعتی بنک۔ (Industrial Bank.) یہ بنک صنعت اور تجارت کے لئے زیادہ میعاد کے قرضے پر مالیات بہم پہنچاتے ہیں۔ فی الحال ہمارے ملک میں اس قسم کا کوئی بنک نہیں ہے۔ اس لیے ہمارے ملک کی صنعت اور تجارت مشترکہ ذخائر کے بنکوں سے مالیات حاصل کرتی ہے۔

مبادلہ بنک۔ (Exchange Bank) ان بنکوں کا سب سے اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ غیر ملکی ہنڈیوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں اور ڈرافٹ جاری کرتے ہیں۔ اور غیر ملکی تجارت کرنے والے لوگوں کو مبادلے کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لیے انھیں لامحالہ مختلف ممالک میں اپنی شاخیں کھولنی پڑتی ہیں۔ پاکستان میں گرینڈلے بنک اور لائیڈز بنک اسی قسم کے بنک ہیں۔ دو سال سے نیشنل بنک آف پاکستان نے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔ اس بنک کو حکومت کی تائید حاصل ہے۔

بنک نوٹ۔ (Bank Note.) اکثر ممالک میں بنک ہی نوٹ جاری کرتے ہیں۔ جو زر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسے نوٹوں کے ذریعہ دراصل جاری کنندہ بنک یہ وعدہ کرتا ہے کہ عندالطلب ان نوٹوں کو زرِ معیاری میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ آج کل بنک کے نوٹوں کو دستاویزات اعتبار میں شامل نہیں کیا جاتا، تاوقتیکہ وہ ان بنکوں کے جاری کردہ نہ ہوں جنہیں حکومت کی تائید حاصل ہے۔ عموماً صرف ایک مرکزی بنک کو نوٹ جاری کرنے کا اجارہ

حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان کا مرکزی بنک "سٹیٹ بنک، آف پاکستان" ہے۔

بوڈاں، ژاں (**Jean Bodin**) ولادت ۱۵۳۰ء، وفات ۱۵۹۶ء

فرانس کے فلسفی جو سیاسیات پر رجحان دیتے تھے۔ حصولِ تعلیم کے بعد یونیورسٹی میں قانون کے لیکچرر مقرر ہوئے۔ بعد میں وہ پیرس میں وکالت کرنے لگے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد انھیں اس پیشے سے نفرت ہوگئی اور انھوں نے ایک مصنف اور محقق کا پیشہ اختیار کر لیا۔ انھوں نے زر اور تجارتِ خارجہ کے بارے میں کئی اہم معاشی مقالات لکھے۔ جنھیں جدید معاشیات میں خاصی اہمیت حاصل ہے۔

بورژوازیہ (**Bourgeoisie**) فرانسیسی انقلاب کے دوران میں امراء اور مزدوروں کے درمیانی یعنی متوسط طبقے کے لیے اس اصطلاح نے سیاسی اور معاشرتی اہمیت حاصل کر لی۔ موجودہ سرمایہ داری کے عروج اور وراثتی جاگیرداری کے زوال کے باعث اس کے معنی مزید وسیع ہو گئے ہیں۔ اس کا اطلاق اب ان تمام لوگوں پر ہوتا ہے جن کا اپنا مفاد ذرائع پیدائش کے مالکان کے مفاد سے وابستہ ہوتا ہے اور یوں یہ طبقہ مزدوروں سے علیحدہ حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں نہ صرف خود سرمایہ دار بلکہ ان کے معتمدِ خاص اور رفقائے کار بھی شامل ہیں۔ سرمایہ داروں میں صرف وہ بڑے بڑے زمیندار، صنعت کار، تجار، بنک کار اور سرمایہ لگانے والے ہی شامل نہیں ہیں جو صنعت، تجارت اور زراعت پر بہت زیادہ اثر رکھتے ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی اور دکاندار بھی شامل ہیں۔ معتمدینِ خاص کے اعلیٰ درجوں میں بلدیوں کے قانونی

مشیر، کارخانوں کے منتظمین، مشورہ دینے والے انجینئر اور ماہرین، تعلقاتِ عامہ کے مشیر اور اشاعتی ایجنٹ شامل ہوتے ہیں اور کم تر درجے پر وکلا، گوداموں اور جنگلات کے منتظمین، فورمین اور چھوٹے ماہرین ہوتے ہیں۔ رفقائے کار کی فہرست میں پروفیسروں، اُستادوں، مصنفوں، صحافیوں، مذہبی رہنماؤں، فلسفیوں اور سیاست دانوں کا نام آتا ہے۔ ان پیشوں کے لوگ، خواہ ذرائع پیدائش کے مالکوں کے ملازم ہوں، دانستہ یا نادانستہ طور پر ان کے مفادات میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے معاشی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ بورژوازیت اور مزدور طبقے کے بین بین وہ کاشتکار ہیں جو کاشت تو بٹائی پر کرتے ہیں لیکن مالکانہ حقوق کی توقع رکھتے ہیں اور محاسب اور کلرک وغیرہ بھی ہیں جن کو یہ اُمید ہوتی ہے کہ وہ بھی کبھی سرمایہ داروں میں شامل ہو سکیں گے۔

بوہم باورک، یوجین فان (Eugen Van Bohm-Bawerk)

ولادت ۱۸۵۱ء، وفات ۱۹۱۴ء۔ آسٹریلیا کے ماہر معاشیات جو تین مرتبہ وزیر مالیات مقرر ہوئے۔ وی آنا یونیورسٹی میں کچھ عرصہ معاشیات کے پروفیسر بھی رہے۔ معاشیات میں ان کی اہمیت یہ ہے کہ انھوں نے سرمایے اور سُود کے باہمی تعلق کا تجزیہ بڑی عمدگی سے کیا۔

بے روزگاری (Unemployment) انگریزی کے کام سے عام اوقاتِ کار کے دوران میں ایک ملازم کام کرنے والے آدمی کی جبری یا غیر رضاکارانہ طور پر جُدائی۔

بے روزگاری کا معاوضہ (Unemployment Compensation) عارضی طور پر بے روزگار افراد کو کچھ رقم بطور معاوضہ ادا کرنا جو عام طور پر حکومت کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے کیونکہ حکومت ایک عام کام کرنے والے آدمی کو اجرت کا کام دینے کی پابند ہوتی ہے (یعنی ایسا بعض ممالک میں متصور کیا جاتا ہے)

بیکن، فرانسس (Francis Bacon) ولادت ۱۵۶۱ء، وفات ۱۶۲۶ء۔ انگلستان کے مشہور فلسفی، سیاست دان اور مقالہ نگار جنہوں نے ڈیسکریٹ کی شراکت میں موجودہ سائنسی طریقے ایجاد کر کے شہرت حاصل کی۔ الزبتھ اول اور جیمز اول کے زمانے میں اُن کی زندگی کے آخری ایام مفلسی میں کٹے۔

بے لگان زمین (No-rent land) دوسرے درجے کی وہ زمین جو کاشت کی آخری حد پر ہوتی ہے۔ یہ مصارف سے فاضل پیداوار نہیں دیتی۔ مصارف تو اس کی پیداوار سے پورے ہو جائیں گے لیکن لگان ادا کرنے کے لیے کچھ نہ بچے گا۔

بیمہ، حادثے کا (Accident insurance) نامعلوم اور ناگزیر حالات میں پہنچی ہوئی کسی جسمانی گزند کی تلافی کرنا۔

بیمہ، صحت کا (Health insurance) اس اصطلاح میں وہ تمام منصوبے شامل ہیں جن کے تحت لوگوں کو طبی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں اور جسمانی کام کے لئے نااہل ہو جانے کی صورت میں نقد امداد دی جاتی ہے بیشتر

اوقات حکومت، مالک اور ملازم ایک خاص فنڈ میں رقم جمع کراتے ہیں۔ اس فنڈ میں سے غیر صحت مند لوگوں کو رقوم دی جاتی ہیں۔

بیمہ، ضعیفی اور پسماندگان کا 'Old age and Survivors' insurance) ایسے سرکاری وظائف جوان لوگوں کو قانونی طور پر دئے جاتے ہیں جنھوں نے خود اور اُن کے مالکوں نے ایک پنشن فنڈ میں روپیہ جمع کرایا ہو۔

بیمہ، معاشری (Social insurance) ایک ایسی سکیم جس میں حکومت ایسے حالات سے متاثر لوگوں کو رقم دیتی ہے جن کی ذمہ داری تمام معاشرے پر ہوتی ہے مثلاً بے روزگاری، حادثہ، بیماری، بڑھاپا، زچگی اور بیوگی۔

بین الاقوامی تجارت (International trade) بین الاقوامی حدود کے پار دولت کا تبادلہ کرنا۔ شروع میں اشیاء کا تبادلہ اشیاء سے کیا جاتا ہے اکثر اوقات ملکی تجارت کے قدرتی طور پر وسیع ہو جانے کے باعث اشیاء ملک سے باہر بھی بیچی اور خریدی جانے لگتی ہیں۔ گرم ملکوں کی پیداوار کا سرد ملکوں کی اشیاء سے تبادلہ کافی عرصے سے ہو رہا ہے۔ لیکن صنعتوں اور ذرائع نقل و حمل کی ترقی سے پہلے اشیاء کا یہ تبادلہ اتنے بڑے پیمانے پر نہیں ہوتا تھا جتنا آج کل ہوتا ہے۔ صنعتوں میں ترقی ہونے کا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ زرعی اور خام مال پیدا کرنے والے ممالک اور صنعتی ممالک کے مابین تجارت بڑھ گئی۔ لیکن جوں جوں صنعت دم پھیلتی گئی صنعتی ممالک کی تجارت خود اُن کے مابین اس سے کہیں زیادہ ہو گئی جتنی تجارت اُن کی زرعی ملکوں سے ہوتی تھی۔

تجارت اب اشیاء تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ چونکہ اب صنعتیت کا دور دورہ ہے، لہذا سرمایہ اور خدمات بھی نسبتاً کم ترقی یافتہ ممالک کو برآمد ہونے لگی ہیں۔ یہ درآمدات اور برآمدات اگرچہ غیر مرئی ہیں لیکن اب ان کی وسعت اور معاشری پیچیدگیوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ بین الاقوامی تجارت کے نظریہ میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مہارت، خام مال یا سرمایے کی کثرت میں کسی ملک کی تخصیص اور ان اشیاء و خدمات کی آزادانہ نقل و حرکت کی وجہ سے عاملین پیدائش سے مزید استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اگر جاہلیت اور خود غرضی اور اپنے ذاتی مفادات کی خاطر تجارت میں رکاوٹیں پیدا کر دی جائیں تو مجموعی طور پر معیار زندگی پست ہو جاتا ہے۔

پ

پٹہ (Lease) ایسا معاہدہ جس کے تحت جائداد کے استعمال اور اس کی ملکیت کا حق خاص مدت کے لئے منتقل کر دیا جائے۔

پرودھن، پیری جوزف (Pierre Joseph Proudhon)

ولادت ۱۸۰۹ء، وفات ۱۸۶۵ء۔ فرانس کے اشتمالی رہنما جو بہت ہی رنگین طبع تھے اور حکومت کی پُرزور مخالفت کے باعث "مزاجی" کے خطاب سے مشہور تھے۔ ایک غریب شراب بنانے والے کے بیٹے تھے، بچپن میں مویشی چرایا کرتے تھے۔ ذہانت اور قابلیت ہی کا نتیجہ تھا کہ اپنے شہر کے کالج کی سند سے بڑی ڈگری سب سے اچھے نمبروں کے ساتھ حاصل کر لی۔ حصولِ تعلیم کے بعد ایک چھاپہ خانے میں ملازم ہو گئے اور فالتو اوقات میں مضمون لکھا کرتے۔ حکومت کو اُن کے مضمون بہت بھائے، چنانچہ تین سال کے لیے اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ اب اُنھوں نے ایسے مضامین لکھے جو نجی ملکیت کے حق کے سراسر خلاف تھے، حکومت نے غصے میں آ کر وظیفہ ختم کر دیا اور اُنھیں "باغی" کا نام دیا۔ ۱۸۴۸ء کے فرانسیسی انقلاب کے زمانے میں وہ عوام کے

منتخب نمائندے کی حیثیت سے مجلس آئین ساز کے رُکن تھے۔ یہاں اُنھوں نے اپنے اشتمالی خیالات کی خوب تبلیغ کی۔ نتیجۃً قید خانے جانا پڑا۔ قید خانے سے باہر نکلے تو جوشیلے خیالات کو سکون حاصل ہو گیا تھا۔ آخر عمر تک خاموشی سے تصنیف و تالیف اور تحقیق کا کام کرتے رہے۔

پرولتاریت (Proletariat) انتہائی غریب معاشری طبقہ، جو آزاد تو ہوتا ہے مگر اُس کی کوئی جائداد نہیں ہوتی، معاشی طور پر غیر مطمئن اور بدحال ہوتا ہے۔ اسی طبقے کی نیو پر دوسری معاشی طبقات کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔

پرونوٹ (Promicsory Note) ایک شخص کی طرف سے کسی دوسرے کے نام عندالطلب یا آئندہ مقررہ وقت پر اُس شخص یا اُس کے کسی نمائندے یا حامل کو مقررہ رقم کی ادائیگی کا تحریری وعدہ۔

پیگو، اے، سی (A.C. Pigou) ولادت ۱۸۷۷ء وفات نامعلوم۔ کیمبرج یونیورسٹی میں الفرڈ مارشل (م) کی وفات کے بعد پروفیسر معاشیات مقرر ہوئے۔ بہبود کی معاشیات متعلق اُن کے افکار اُن کے اپنے ہیں اور کافی مقبول ہوئے ہیں۔

پیدائش (Production) معاشیات کے چار مستقل شعبوں۔ (یعنی صرف دولت، پیدائشِ دولت، مبادلۂ دولت اور تقسیم دولت)، میں سے دوسرا شعبہ۔ اس شعبے کے تحت اس چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ دولت چند دوسرے ذرائع یا عاملین مثلاً زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کے اشتراک سے کس طرح پیدا کی جاتی ہے۔ اس شعبے کے تحت اُن قواعد

ضوابط کی جانچ پڑتال بھی کی جاتی ہے جو پیدائش دولت کو قابو میں رکھتے ہیں۔ نیز اُن ذرائع کی جستجو بھی اسی شعبے کے تحت کی جاتی ہے جن کی مدد سے دولت میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ "پیدائش دولت" کے شعبے کا تعلق انسان کی اُن کوششوں سے ہے جو وہ اپنی احتیاجات کی تسکین کی خاطر عمل میں لاتا ہے۔

پیدائش بر پیمانۂ صغیر (Small-scale production) جب پیدائش دولت خام مال کی تھوڑی مقدار، کم سرمایے، کم محنت اور خام تنظیم کے ساتھ، یعنی ہر عامل پیدائش کے لحاظ سے چھوٹے پیمانے پر کی جاتی ہے۔

پیدائش بر پیمانۂ کبیر (Large-Scale production) جب پیدائش دولت خام مال کی زیادہ مقدار، زیادہ سرمایے، زیادہ محنت اور بہترین تنظیم کے ساتھ کی جاتی ہے۔ آج کل صنعت وحرفت میں پیدائش دولت کا وسیع پیمانہ ہی رائج ہے۔

پیشہ (Occupation) جد وجہد کی ایک ایسی شکل جس میں فرد معاوضے کی خاطر باقاعدہ طور پر مصروف رہتا ہے۔

پیشہ ورانہ مراتب (Occupational hierarchy) وہ ترتیب جو کسی معاشرے میں مختلف پیشوں کو حاصل ہوتی ہے۔ لوہار بعض معاشروں میں تو بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور بعض میں کم تر۔

ت

تامین (Protection) غیر ملکی صنعتوں کے مقابلے سے ملکی اور گھریلو صنعتوں کی حفاظت کرنا۔

تجارتی انقلاب (Commercial Revolution) تجارتی تعلقات کی یکایک توسیع اور ترقی جو صنعتی انقلاب (ص) کے فوراً بعد رونما ہوئی اور جو اصل میں صنعتی انقلاب ہی کا نتیجہ تھی اس انقلاب کی نمایاں خصوصیات یہ تھیں: عالمی منڈی کا ظہور، نقل و حمل کی رفتار میں تیزی اور دیگر سہولتیں، بین الاقوامی مالیات کی ترقی، بین الاقوامی سیاسی تجارتی تعلقات کی بڑھتی ہوئی اہمیت۔

تجارتی علاقہ (Trade Area) ایسا علاقہ جو تجارتی مرکز کے اردگرد ہوتا ہے، یعنی جہاں سے اس مرکز کی دیہی تجارت کا انحصار ہوتا ہے۔ تجارتی علاقے کی کوئی خاص شکل نہیں ہوتی۔ اور اس کی وسعت کا انحصار بھی متعلقہ تجارتی مرکز کی وسعت پر ہوتا ہے۔

تخصیص (Specialization) حیاتیاتی، جغرافیائی، ادارتی،

صنعتی یا پیشہ ورانہ یا علمی لحاظ سے محنت کی تقسیم۔

تخمین (Speculation) (۱) بازار کے آئندہ ہونے والے حالات کی پیش بینی کرنا۔ (۲) بعض مصنفین اُردو میں اس کے لیے "سٹہ بازی" استعمال کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ تخمین اور سٹہ بازی کے مفہوم میں بہت فرق ہے سٹہ تو وہ ہے جسے "ناجائز تخمین" کہا جاتا ہے، اور معاشیات میں تخمین کی اصطلاح صرف جائز تخمین کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

تسکین (Gratification) معاشی احتیاج (م) کو فی الواقعی پورا کرنا، یعنی محض نفسیاتی طور پر یہ محسوس نہ کرنا کہ احتیاج پوری ہوگئی ہے۔

تعریف (Definition) دو توضیحات کے معانی میں تمیز کرنا۔ ان میں ایک توضیح تو وہ ہوتی ہے جس کی تعریف کی جا رہی ہے اور دوسری وہ جس کی مدد سے تعریف کی جا رہی ہے۔

تعلیمِ کارکنان (Worker's education) ثقافتی، پیشہ ورانہ، معاشی اور سیاسی تعلیم جو بالغ کارندوں کو اوقاتِ کار کے بعد دی جاتی ہے۔

تعیشات (Luxuries) وہ اشیا کہ اگر ان کا استعمال کیا جائے تو یہ انسان کی کارکردگی میں اضافہ نہیں کرتیں اور اگر انکا استعمال نہ کیا جائے تو اس کی کارکردگی میں تخفیف نہیں کرتیں۔ یہ محض لطف و آرام کی خاطر استعمال میں لائی جاتی ہیں قیمتی کاریں، چمکتے زیورات، بھڑکیلی پوشاک وغیرہ، تعیشات کے زمرے میں شامل ہیں۔

تفریطِ زر (Deflation) افراطِ زر کی برعکس صورت حال، اشیاء کی قیمتوں کی حد سے زیادہ کمی جو گردش کے زر کی رسد میں کمی کرنے سے واقع ہوتی ہے۔

تقسیم (**Distribution**) معاشیات کے چار مستقل شعبوں (یعنی صرف دولت، پیدائش دولت، مبادلہ دولت اور تقسیم دولت) میں سے چوتھا شعبہ۔ اس شعبے کے تحت کسی قوم یا جماعت میں دولت کو مناسب طریقے سے تقسیم کرنے کے مسائل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ زمین کے حصے کو لگان، محنت کے حصے کو اجرت، سرمایے کے حصے کو سود اور تنظیم کے حصے کو منافع کہتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت ان چاروں کے مسائل کے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

تقسیم محنت (**Division of labour**) کسی شے کی تیاری کے عمل کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا جائے اور ہر حصہ الگ الگ کام کرنے والوں کے سپرد کر دیا جائے اس کی مختلف صورتیں ہیں (ا) پیشہ ورانہ تقسیم محنت، مختلف پیشوں میں یعنی بڑھئی، لوہار، سنار، طبیب، انجینئر، وکیل وغیرہ (ب) اختتی، ایک ہی پیشے کو مختلف طریقہ ہائے کار میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر طریقہ کار علیحدہ علیحدہ آدمی انجام دے۔ مثلاً کپڑا بنانے میں کسان کپاس بوئے، دھنیا روئی دھنکے، کاتنے والا سوت کاتے، جلاہا کپڑا بنے، رنگریز اسے رنگے (ج) جوزی، ایک طریقہ کار کو مزید ذیلی حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ آدمیوں کے سپرد کرنا، مثلاً گھڑی بنانے کے کام میں (د) جغرافیائی، بعض اضلاع یا صوبے کسی خاص صنعت کے لیے مخصوص ہوتے ہیں، مثلاً سیالکوٹ کھیلوں کے سامان کے لیے، بنگال پٹ سن کے لیے، پنجاب گندم کے لیے۔

تقسیم محنت، جغرافیائی (**Geographical division of labour**) اس بین الاقوامی ترتیب کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں مختلف

علاقے وہی اشیاء پیدا کرتے ہیں جن کی پیدائش کے لئے وہ خاص طور پر اہل ہیں

تمسک (Bond) اسے ایک حد تمسک وثیقہ دم) بھی کہتے ہیں۔ کاروبار میں ان کو حصص نہیں بلکہ ایک قسم کا قرضہ کہنا چاہیئے۔ اس قرضے پر سود کی ایک مقررہ شرح لگادی جاتی ہے جو ہمیشہ اور ہر صورت میں ادا کی جاتی ہے خواہ کمپنی کو نفع ہو یا نقصان۔

تنظیم (Organisation) پیدائش دولت کا چوتھا عامل —— یہ عامل باقی تین عاملین پیدائش یعنی زمین، محنت اور سرمایے کی تنظیم کرتا ہے تاکہ زیادہ اچھے نتائج برآمد ہوں۔ تنظیم کے بغیر زمین یا محنت یا سرمایہ بذات خود کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ عامل باقی عوامل میں ربط و نظم پیدا کرتا ہے اور کاروبار کے نفع نقصان کا خطرہ مول لے کر بازار میں کسی شے کی خرید و فروخت کا انتظام کرتا ہے، اور پھر ان تینوں کو مناسب معاوضہ دلواتا ہے۔

تنظیم، انتہائی (Overorganisation) تنظیم کی وہ حالت جس میں اغراض و مقاصد کی اہمیت وسائل سے کم تر ہو جائے اور جس میں انتظامی امور، قواعد کی اہمیت اور عہدے کی ٹیپ ٹاپ کو کام سے زیادہ اہمیت حاصل ہو

توازن تجارت (Balancs of trade) درآمد اور برآمد کا فرق جب برآمد درآمد سے زیادہ ہو تو اسے موافق توازن تجارت کہتے ہیں۔ اور جب درآمد برآمد سے زیادہ ہو تو اسے ناموافق توازن تجارت کہتے ہیں۔

توازن حسابات (Balance of accounts) توازن تجارت کے مقابلے میں توازن حسابات میں صرف اشیائے برآمد اور اشیائے درآمد

ہی شامل نہیں ہیں بلکہ آمد و خرچ کی دوسری مدات بھی شامل ہیں جنہیں معاشیات میں مرئی اور غیر مرئی مدات یا اشیاء کہتے ہیں۔

ٹ

ٹرسٹ (Trust) چند مختلف فرمیں اپنے آپ کو ختم کر کے اپنے مشترک سرمایے سے ایک ہی کمپنی بنا لیتی ہیں۔ ایسی کمپنی کو ٹرسٹ کہتے ہیں۔ ٹرسٹ میں انجماد اور یکجہتی کا عنصر غالب ہے کہ چھوٹی چھوٹی خود مختار فرمیں اپنے وجود کو ختم کر دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے ٹرسٹ کارٹل (م) سے زیادہ جان گسل اور مضبوط تصور کی جاتی ہے۔

ٹرگو، این رابرٹ (Anne Robert Turgot) (ولادت ۱۷۲۷ء، وفات ۱۷۸۱ء) فرانس کے سیاست داں اور معاشیات داں۔ فرانس کے فطرت آئینوں (م) میں سب سے زیادہ مقبول۔ اُن کی شروع کی تصانیف کا موضوع مذہب اور رادبی تنقید تھا۔ ۱۷۵۰ء میں مذہب چھوڑ کر سیاست کی طرف عملاً مائل ہوئے۔ مشہور ادیب والٹیئر اور معاشیات داں کوئزنے سے بہگری دوست تھے۔ یہ اُن خوش نصیب معاشیاتی مصنفوں میں سے ہیں جن کی تحریروں نے لوگوں کے معاشی حالات پر نہایت خوشگوار اثر ڈالا ہے۔

ٹریڈ یونین یا صنعتی اتحادیہ (Trade Union) یہ مزدوروں اور

کارکنوں کی انجمن ہوتی ہے جس کا مقصد مزدوروں کی اُجرتیں بڑھوانا اور کام کے حالات درست کرنا ہے۔ اوقاتِ کار، صحت، حفاظت، تعلیم اور بیمے وغیرہ کے حالات ہیں۔ ایسی انجمنوں میں پہلے پہل انیسویں صدی کے وسط میں خصوصاً مرد مزدور شامل تھے اور ان میں عورتیں شامل نہ تھیں۔ لیکن اب عورتوں کے علاوہ بچے بھی ان میں شامل ہوتے ہیں۔

ث

ثالثی (Arbitration) کا تعلق جھگڑے کے اُس تصفیے سے ہوتا ہے جو ایک غیر جانبدار فریق کرتا ہے۔ ثالثی بعض اوقات رضاکارانہ طور پر کی جاتی ہے مثلاً انگلستان میں اور بعض اوقات لازمی طور پر مثلاً کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں۔ ثالثی کا مطلب کسی قانونی کاروائی کے بغیر آپس کے جھگڑوں کو کسی تیسرے غیر جانبدار فریق کے فیصلے کے ذریعے نبٹانا ہے ایسے فیصلے کو عدالت بھی تسلیم کرتی ہے۔ اور یوں ثالثی کو قانونی حیثیت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خاص خاص تجارتوں اور پیشیوں میں، جن کے اپنے کچھ قواعد وضوابط بھی مرتب ہوتے ہیں، ثالثی ہی کے ذریعے اختلافات دُور کئے جاتے ہیں اور اس مقصد کے لئے مفصل شرائط وضع کی جاتی ہیں۔

ثالثی، صنعتی (Industrial arbitration) ملاحظہ ہو "صنعتی ثالثی"

ج

جارج ہنری (Henry George.) ولادت ۱۸۳۹ء، وفات ۱۸۹۷ء
امریکہ کے مشہور ناشر اور صحافی جنھوں نے غربت و افلاس ختم کرنے کے لیے تشخیص محصول کے لیے قوانین دریافت کر کے دنیا کو حیران کر دیا۔ سولہ سال کی عمر میں بحری جہاز میں معمولی عہدے کی ملازمت پر فائز ہوئے۔ اسی پیشے کے دوران میں چھ سال تک ہندوستان اور آسٹریلیا کا سفر کیا۔ یہ پیشہ ترک کرنے کے بعد وہ سان فرانسسکو میں ایک مطبع میں ملازم ہو گئے۔ اُسی زمانے میں شادی کی، اور شادی کے بعد تو غربت کا ایسا ہولناک دور شروع ہوا کہ انھیں بیوی بچوں کے لیے رزق کمانے کے لیے شب و روز محنت کرنی پڑتی تھی۔ اُسی دور میں زمین کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا، اُسی دور میں بعض لوگ زیادہ رئیس اور بعض لوگ زیادہ غریب ہو رہے تھے، پھر جس مقام پر وہ زندگی بسر کر رہے تھے وہاں اور مقامات سے زیادہ غربت تھی، ان سب باتوں کا اثر اُن کی سوچ پر بہت گہرا پڑا۔ اپنے نظریات کا اظہار ۱۸۶۸ء ہی میں کر دیا تھا، اس کے بعد آخر عمر تک تصنیف و تالیف کا کام کرتے رہے۔ ۱۸۹۷ء میں جب وہ شہر نیویارک کے میئر کے لیے انتخاب لڑ رہے

تھے، اُن کا انتقال ہو گیا۔

جائداد (**Property**) ایسا کوئی مفید، اور کارآمد استحقاق جو بنیادی طور پر دولت کا ذریعہ ہے۔ ایسی چیز جس پر کسی شخص کا قانونی استحقاق ہو مثلاً زمین یا عمارت۔ کسی چیز سے لطف اندوز ہونے یا اس کا استعمال کرنے یا اس کی ملکیت کا حق رکھنے یا اس کی ملکیت کو منتقل کرنے کا حق رکھنے کا مکمل استحقاق

جدولِ طلب (**Demand Schedule**) قانون طلب (م) کے مطابق لوگ مختلف قیمتوں پر اشیاء کی مختلف مقداریں خریدتے ہیں۔ اس حقیقت سے عملی فائدہ اٹھانے کی خاطر ایک خاکہ بنایا جاتا ہے جس کے دو خانے بنائے جاتے ہیں۔ ایک خانے میں وہ قیمتیں درج کی جاتی ہیں، جن پر وہ شے فروخت ہونے کا امکان ہو اور دوسرے خانے میں اُس شے کی وہ مختلف مقداریں درج کرتے ہیں جو مذکورہ قیمتوں پر فروخت ہوں گی۔ اس خاکے کو اصطلاحاً "جدولِ طلب" کہا جاتا ہے۔

جرمانہ (**Fine**) ایسی لازمی ادائی جو لوگوں کو قانون شکنی کی وجہ سے حکومت کو ادا کرنی پڑتی ہے جرمانے حکومت کی آمدنی بڑھانے کی خاطر نہیں کیے جاتے، مگر اتفاقاً اُن سے آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

جغرافیائی ماحول (**Geographical environment**) وہ قدرتی مظاہر جو طبعی یا معاشرتی زندگی کی ابتدا یا ارتقاء پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً آب و ہوا، درجہ حرارت، موسم، دھوپ کی حدت، بارش، سیلاب، خشک سالی، قحط، مٹی کی نوعیت، معدنیات، حدود اربعہ، پانی کی نوعیت،

طول بلد، عرض بلد اور سمندر کی سطح سے بلندی۔ ارسطو کے زمانے سے لے کر اب تک جتنے بھی علمی بحث مباحثے اور مذاکرے ہوئے ہیں ان سے جغرافیائی ماحول کی اہمیت ثابت ہوتی ہے خاص طور پر توارث اور جغرافیائی ماحول کے باہمی تعلق کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ توارث کی اندرونی پیچیدگیوں کے متعلق جدید علمی انکشافات سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ جغرافیائی ماحول کے عناصر توارث پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ کہ بعض جغرافیائی عناصر بعض موروثی خصوصیات کی ترقی کو روکتے ہیں یا تیز تر کرتے ہیں۔ بعض مصنفین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جغرافیائی ماحول معاشری سرگرمی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ معاشری سرگرمی کا تعین جغرافیائی ماحول ہی کرتا ہے۔

جنسی تقسیم (Sex distribution) آبادی کی تقسیم بلحاظ جنس۔ جنسی تقسیم کو کل آبادی کی مردوں اور عورتوں کی الگ الگ فیصد اوسط کے اعتبار سے واضح کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اسے جنسی تناسب (م)، کی اصطلاح میں بیان کیا جاتا ہے جس کا مطلب سو عورتوں کے مقابلے میں مردوں کی تعداد کا تناسب ہے۔

جنسی تناسب (Sex ratio) کسی ایک وقت میں ایک ملک کی پوری آبادی میں سو عورتوں کے مقابلے میں مردوں کی تعداد کا تناسب۔

جیونز، ولیم سٹینلے (Jevons William Stanley) ولادت ۱۸۳۵ء، وفات ۱۸۸۲ء۔ انگلستان کے معاشیات داں۔ یونیورسٹی کالج، لندن میں کیمیا اور نباتیات کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد ایک کالج میں پروفیسر

معاشیات کے عہدے کی پیشکش کی گئی تو وہ دن انہی کے بقول "اُن کی زندگی کا سب سے اچھا دن" تھا۔ کافی عرصے بعد صحت کی خرابی کے باعث اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا تاکہ لکھنے پڑھنے کے کام پر زیادہ توجہ صرف کر سکیں، لیکن ابھی اُن کی پہلی ضخیم کتاب ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ تیراکی کرتے ہوئے پانی میں ڈوب گئے۔

ج

چائلڈ، سر (Sir Josiah Child) ولادت ۱۶۳۰ء، وفات ۱۶۹۹ء انگلستان کے تاجر، معاشیات داں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنر انھوں نے بحری افواج کو رسد فراہم کرنے کی تجارت شروع کی تھی، لیکن خوش قسمتی نے ساتھ دیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کرتا دھرتا بن گئے۔ اُنھوں نے کمپنی کی سیاسی اور اقتصادی کارروائیوں کی تائید میں ایسے اچھے مضامین لکھے کہ کمپنی کے بڑے بڑے حصہ داروں کو اُن کی شخصیت کی طرف متوجہ ہونا پڑا چنانچہ اُنھیں مجلسِ نظماء کا رُکن منتخب کر لیا گیا۔ بعد میں تو وہ کمپنی کی سب سے اہم شخصیت بن گئے۔

چک (Cheque) دستاویزِ اعتبار کی ایک قسم۔ یہ دراصل کسی شخص یا ادارے کی طرف سے بنک کے نام ایک ہدایت نامہ یا حکم نامہ ہوتا ہے جس میں ایک خاص رقم ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ چک کی تین قسمیں ہیں۔
(۱) حامل چک وہ ہوتا ہے جو صرف اُس کے حامل ہی کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں آسانی تو بڑی ہے، لیکن نقصان کا اندیشہ ہے۔ جس کے ہاتھ لگ

جائے، وہی اُس چیک کا حامل بن سکتا ہے اور اس طرح بنک سے ناجائز طور پر بھی رقم نکلوا سکتا ہے (ب) کھلی چیک، جس کی رقم کی ادائیگی نہ صرف نامزد اشخاص کے نام ہی ہو سکتی ہے۔ چیک حاصل کرنے والے کا نام چیک پر لکھا ہوتا ہے اور وہ بنک سے اسی صورت میں روپیہ حاصل کر سکتا ہے جب بنک میں اُسے کوئی جاننے والا یا شناخت کرنے والا موجود ہو (ج) خط کشیدہ چیک، عام چیک پر دو متوازی خطوط کھینچ دیئے جاتے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کی ادائیگی کسی ایسے شخص ہی کو ہو سکتی ہے جس کا بنک میں حساب ہو

چلت امانت (Current deposit) ملاحظہ ہو "امانت"

چندہ خاص (Special Assessment) اُن لوگوں کی جائداد پر لگایا جاتا ہے جنہیں کوئی خاص فائدہ پہنچا ہو۔ فرض کیجئے کہ حکومت زیر کاشت زمین سے ایک سڑک نکالتی ہے تو قریبی زمینوں کی قدر و قیمت بڑھ جائے گی، چنانچہ زمینوں کے مالکوں سے "خاص چندہ" وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح لاہور میں ادارہ ترقی گندے پانی کے اخراج کے لیے زمین دوز نالے بناتا ہے، تو کل آبادی پر ایک "خاص چندہ" عائد کر دیا جاتا ہے۔

ح

حامل چیک (Bearer cheque) ملاحظہ ہو "چیک"

حرفت (Manufacturing) بعض اوقات اِس اصطلاح سے مُراد وہ پیدائش اشیاء ہوتی ہے جو فروخت کرنے کے لیے کی جائے خواہ یہ پیدائش مشین کے ذریعے کی گئی ہو یا دستکاری سے۔ دورِ متقدمین کے چند ماہرین معاشیات اس کو صرف دستکاری کے لیے استعمال کرتے تھے لیکن ایسی دستکاری جس میں تقسیم محنت بھی ہو۔ موجودہ صنعتی معاشری حالات میں عام طور پر اس سے مراد کارخانہ داری کا وہ نظام ہے جس میں پیدائش اشیاء برقی یا جوہری قوت سے چلنے والی مشینوں اور پیچیدہ تقسیم محنت کے طریقے سے کی جاتی ہے۔

حساب گھر (Clearing House) بنکوں کا حساب گھر ایسا ادارہ ہے جو مختلف بنکوں کے آپس کے لین دین کو محض کتابی اندراجات کے ذریعے طے کرتا ہے۔ ایک بنک کے ذمہ دوسرے بنکوں کی جو رقوم نکلتی ہیں، وہ نقد ادا نہیں کی جاتیں، بلکہ حساب ہی میں چکائی جاتی ہیں۔

حقِ شاہی (Seigniorage) ملاحظہ ہو "سکہ سازی"

حکمی چیک (Order Cheque) ملاحظہ ہو "چیک"

خ

خارجی شرح مبادلہ (Foreign rate of exchange) وہ شرح جس پہ ایک ملک کے سکے کو دوسرے ملک کے سکے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

خانہ داری (Household) وہ معاشی اور معاشری اکائی جو ان افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک ہی جگہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ خاندان میں تو صرف وہی لوگ شامل ہوتے ہیں جو شادی یا خون کے رشتہ کے باعث باہم منسلک ہوتے ہیں لیکن خانہ داری میں ملازم اور مہمان وغیرہ بھی آجاتے ہیں۔

خانہ داری کا انتظام (Household administration) خانہ داری کے انتظام کے لیے مقاصد اور منصوبوں کا تعین۔ انتظام خانہ داری شوہر اور بیوی کے فرائض میں سے ایک ہے۔

خانہ داری، سرشماری (Census household) خاندان یا دوسرے افراد کا گروہ جو مشترکہ طور پر ایک ہی جگہ رہتا ہو۔ اس میں خادم، دوسرے ملازم اور ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو ایک ہی گھر میں سوتے ہیں۔

خانہ داری ملازم (Household employee) وہ تنخواہ دار جس کو خانہ داری میں ذاتی خدمات سرانجام دینے کے لیے گھر کا رکن اعلیٰ ملازم رکھتا ہے۔

خطِ طلب (Demand curve) خطِ طلب وہ ریاضیاتی اظہار ہے جو طلب اور قیمت کی تبدیلیوں کو ظاہر کرے۔ یہ خط در اصل جدولِ طلب (م) کی بنیاد پر کھینچا جا سکتا ہے۔ جدولِ طلب سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مختلف طلب کیا ہے۔ ان میں ہر ایک طلب کو مستطیلوں کے ایسے نظام میں ظاہر کیا جاتا ہے، کہ اُن کے سِروں کو ملانے والے خط کو "خطِ طلب" کہتے ہیں۔

خط کشیدہ چک (Crossed cheque) ملاحظہ ہو "چک"

خود کاشت مالک (Peasant Proprietorship) ملکیت کی وہ صورت جس میں کاشتکار اپنی ملکیتی زمین پر خود ہی کاشت کرتا ہے۔ جب تک وہ حکومت کو لگان ادا کرتا رہتا ہے، اُس کی ملکیت میں کوئی فرق نہیں آتا

خوشحال معیشت (Pleasure economy) ملاحظہ ہو "معیشت فالتو"

د

درآمد (Imports) ایسی اشیاء جو کسی ملک میں بیرونی ممالک سے منگوائی جاتی ہیں۔

دربندی (Lockout) جب مزدوروں کے مطالبات بالکل ناجائز ہوتے ہیں اور آجر اُنھیں قبول کرنے سے قاصر ہوتا ہے تو وہ کارخانے کو بند کر کے مزدوروں کو کام پر لگانے سے انکار کر دیتا ہے، اس عمل کو "دربندی" کہتے ہیں۔

دستاویز اعتبار (Instruments of credit) ایسا تحریری وعدہ جو قرض لینے والا قرضخواہ کو قرض کی ادائیگی کی بابت دیتا ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً چیک، ہنڈی، پرونوٹ، بنک ڈرافٹ، بنک نوٹ وغیرہ۔

دُکھی معیشت (Pain economy) ملاحظہ ہو "معیشت خسارہ"

دو فلزاتی نظام (Bimetallism) کسی ملک کا وہ طریقہ زر جس میں زر معیاری (م) بیک وقت دو دھاتوں مثلاً سونے اور چاندی کے

سکوں پر مشتمل ہو۔ فی زمانہ کسی ملک میں بھی یہ نظام نہیں ہے۔

دولت (**Wealth**) عام بول چال میں اصطلاح "دولت" کا مطلب ان معنوں میں لیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی ملکیت میں زر، سونا، چاندی، زمین، جائداد، فرنیچر اور کپڑے وغیرہ کتنی مقدار میں رکھتا ہے مگر معاشیات میں دولت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو بلاواسطہ یا بالواسطہ انسانی احتیاجات اہم کو تسکین دے سکیں۔ ان معنوں میں مال کی محبت بھی دولت کہلائی جائے گی

دولت کی پانچ قسمیں ہیں (۱) شخصی دولت (**Personal wealth**) کسی شخص کی ملکیت میں جس قدر اشیاء ہوں وہ کل اس کی شخصی یا ذاتی دولت کہلاتی ہیں۔ مثلاً مکان، زمین وغیرہ (۲) قومی دولت (**National wealth**) ملک کی مجموعی دولت کو قومی دولت کہتے ہیں۔ مثلاً پل، سڑکیں وغیرہ۔ (۳) عالمگیر یا بین الاقوامی دولت (**Cosmopolitan or International wealth**) کل دنیا کی مشترکہ دولت مثلاً سمندر، کرہ ہوائی، مقدس کتابیں وغیرہ بین الاقوامی دولت کہلاتی ہے (۴) امکانی دولت (**Potential wealth**) قدرت کے وہ پوشیدہ خزانے جو کوشش کرنے سے کبھی برآمد ہو کر استعمال میں آ سکتے ہیں مثلاً وہ کانیں جو ابھی دریافت نہیں ہوئیں (۵) نفی دولت (**Negative wealth**) وہ قرضے جو ملکوں یا لوگوں کو ادا کرنے ہوں نفی دولت کہلاتے ہیں

دولت اور سرمایہ (**Wealth and Capital**) جس شے میں تبادلہ قدر ہے، اُسے دولت کہتے ہیں سرمایہ دولت کا وہ حصہ ہوتا ہے جو مزید دولت پیدا کرنے میں کام آتا ہے۔

ڈ

ڈیفو، ڈینیل (Daniel Defoe) ولادت ۱۶۶۰ء، وفات ۱۷۳۱ء انگلستان کے مشہور ناول نگار اور مضمون نویس "روبنسن کروسو" کے مصنف۔ معاشیات سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ ان کا شمار اُن معاشیات دانوں میں ہوتا ہے جنھوں نے سب سے پہلے "کاروباری گردش" کی اہمیت واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔

ڈیوپون ڈی نی مورز، پیری (Dupont De Nemours Pierre) ولادت ۱۷۳۹ء، وفات ۱۸۱۷ء۔ اصطلاح "فطرت آئینی" کے وضع کرنے والے فرانسیسی معاشیات داں۔ جس قسم کی تعلیم حاصل کی تھی، اُس کے اعتبار سے تو اُنھیں طبیعیات کے میدان میں کام کرنا چاہیئے تھا لیکن اپنے عہد کے چند بڑے معاشیات دانوں کی صحبت اور دوستی کے باعث معاشیات کی طرف رجوع ہو گئے۔ اُن کی زندگی کا بیشتر حصہ عوامی خدمت میں بسر ہُوا۔ شاہِ پولینڈ کے بھی ملازم رہے۔ مجلس آئین ساز کے صدر بھی رہے سیاست میں حصہ لینے کے باعث اُنھیں زندگی میں دو مرتبہ فرار ہونا پڑا۔

ڈیوننٹ، چارلز (Charles Davenant) ولادت ۱۶۵۶ء، وفات ۱۷۱۴ء۔ انگلستان کے معاشیات داں، سر ولیم ڈیوننٹ مشہور شاعر کے بیٹے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا لیکن ڈگری حاصل نہ کر سکے اُن کی عمر کا بیشتر حصّہ پارلیمنٹ کے رُکن کی حیثیت سے محصولات اور درآمد برآمد کے محکموں میں مختلف عہدوں پر کام کرتے گزرا۔ اُن کے معاشی افکار میں قدامت زیادہ ہے اور جدّت کم۔

ذ

ذریعۂ مبادلہ (Medium of exchange) ایک شے یا چیز جو دوسری اشیاء کے تبادلہ میں عام طور پر قبول کر لی جاتی ہو اور یوں جس کے ذریعہ دوسری چیزوں کی قدر کا معیار متعین کیا جا سکتا ہے، آج کل عام طور پر زر (م) ہی کو عالمگیر ذریعۂ مبادلہ تصور کیا جاتا ہے۔

ذمہ داری (Liability) نقصان ہو جانے کی صورت میں کسی فرم کے حصہ داروں پر جو بار آ پڑتا ہے اسے ذمہ داری کہتے ہیں۔ ذمہ داری دو قسم کی ہوتی ہے۔ محدود (Limited) اور غیر محدود (Unlimited) محدود ذمہ داری اس وقت عائد ہوتی ہے جب کوئی حصہ دار کُل نقصان کا ذمہ دار نہ ہو بلکہ ایک محدود حصے کی ادائیگی کا ذمہ دار ہو۔ اس کے برعکس جب فرم کے قرض خواہ اس کے حصہ داروں میں سے کسی ایک سے قانونی طور پر کُل نقصان کی تلافی کرا سکتے ہوں تو ایسی حالت میں ایسے حصہ داروں کی ذمہ داری غیر محدود ہو جاتی ہے۔

ذیلی تقسیم (Sub-division) زمین کا چھوٹے چھوٹے قطعات میں منقسم ہونا

ر

راشر، فریڈرک (Friedrich Roscher) ولادت ۱۸۱۷ء، وفات ۱۸۹۴ء۔ معاشیات کے تاریخی مکتبِ خیال کے بانی۔ جرمنی کے معاشیات داں۔

رسد (Supply) کسی شے کی وہ تعداد یا مقدار جو ہم ایک خاص قیمت پر فروخت کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، اس شے کی رسد کہلاتی ہے

رسدِ مُرکّب (Composite supply) جب ایک ہی شے مختلف ذرائع سے حاصل ہو سکتی ہو تو اس کی رسد کو مرکّب کہتے ہیں، مثلاً ایندھن لکڑی سے، کوئلے سے اور اُپلوں سے حاصل ہو سکتا ہے، یا نمک کان سے، سمندر کے پانی سے یا نمکین جھیل سے حاصل ہو سکتا ہے۔

رسدِ مشترک (Joint Supply) بعض اشیاء اکٹھی پیدا ہوتی ہیں اور ایک ساتھ حاصل ہوتی ہیں مثلاً گندم اور بھوسہ، یا بھیڑوں کی اُون، کھال اور گوشت۔ ایسی اشیا کی رسد کو "رسدِ مشترک" کہتے ہیں۔

روزگار (Livelihood) وہ معاش جو کام کر کے حاصل کیا جائے

یہ اصطلاح ان تمام عناصر پر مشتمل ہے جن کا تعلق صنعت و حرفت کی حالت، کارکنوں کی حیثیت (یعنی یہ کہ وہ آزاد اور خود مختار ہیں یا ملازم ہیں)، زری قوت خرید، کارکن کی پیشہ ورانہ مہارت یا اہلیت، خاندان کے جملہ افراد کے باہمی تعلقات اور اس کارکن کے معاشرتی گروہ کی نوعیت سے ہے۔

ریکارڈو، ڈیوڈ (David Ricardo) ولادت ۱۷۷۲ء، وفات ۱۸۲۳ء۔ انگریز معاشیات دان اور کلاسیکی مکتب خیال کے برگزیدہ موید۔ درسی تعلیم تو زیادہ نہ تھی لیکن ہم عصر معاشیاتی ادب کا مطالعہ بہت وسیع اور گہرا تھا۔ یہودی تھے لیکن ایک عیسائی عورت سے شادی کرنے کی وجہ سے عیسائی مذہب قبول کر لیا تھا۔ اس اقدام کی وجہ سے انھیں برادری سے باہر کر دیا گیا۔ شبانہ روز محنت کر کے اپنی مالی حالت پچیس سال ہی کی عمر میں ایسی استوار کر لی کہ خاندان سے بے نیاز ہو گئے اور ہمہ تن معاشیات کے مطالعے میں مستغرق ہو گئے۔ شروع ہی سے اُن کی توجہ نظریات سے زیادہ عملیات پر رہتی تھی۔ سود اور منافع کے بارے میں حکومت پر نکتہ چینی کی اور اپنے خیالات پیش کئے، مگر یہ خیالات زیادہ مشہور نہ ہو سکے۔ البتہ اُن کا "نظریہ لگان" اتنا مقبول ہُوا کہ آج تک اُس کی مسلّمہ حیثیت برقرار ہے۔

ز

زراعت (Agriculture) بنی نوع انسان کے لیے مفید پودوں اور جانوروں کی پیدائش کے لیے زمین کی زرخیزی کو بروئے کار لانا۔ اس اصطلاح میں تمام قسم کی فصلیں اور جانور شامل ہیں۔ اس کا انحصار زمین کے عناصر قدرتی اور رست خیز عمل یا مصنوعی کاشتکاری کے ذریعۂ استعمال پر ہوتا ہے۔ یہ عناصر کم از کم نظری طور پر انتقال پذیر ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری نہیں کہ اس سے زمین کی زرخیزی ختم ہو جائے۔ جنگلی جانوروں کا شکار یا انھیں پالنا زراعت اور کان کنی کے بین بین آتا ہے۔

زر (Money) (۱) مبادلۂ اشیاء کا ذریعہ اور قدر ماپنے کا معیار جس کا کام کسی خاص کفائت میں اشیاء اور خدمات کے مبادلے میں سہولت پیدا کرنا ہے۔ زر قدر کے ذخیرے اور التواء میں ڈالی ہوئی ادائیوں کے معیار کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ مبادلے کے اس ذریعے کا انتخاب ثقافتی حالات، معاشی کفائتوں میں ترقی اور میسر خام مال کرتے ہیں۔ فی زمانہ ایک اچھا ذریعۂ مبادلہ وہ ہے جو عام طور پر قابلِ قبول، قابلِ شناخت، قابلِ تقسیم، قابلِ

انتقال اور پائیدار ہو۔ موجودہ معاشروں میں قرضہ بھی بہت سی شکلوں میں زر کا کام دیتا ہے مثلاً بنک کا قرضہ، قرضۂ صارف، قسطوں پر فروخت وغیرہ زر کی طرح قرضہ بھی مبادلہ کی مساوات پر اثر انداز ہوتا ہے اور یوں قیمتوں کی سطح، افراطِ زر اور تفریطِ زر پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ قدیم زمانے میں مویشیوں، نمک، دیگر دھاتوں اور مختلف اوزاروں کو زر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا

(۲) ہر وہ چیز جو ذریعۂ مبادلہ کی حیثیت سے ایک آدمی کے پاس سے دوسرے آدمی کے ہاتھوں تک پہنچ سکے، اُسے زر کہتے ہیں (رچرڈ ٹی ایلی)

زرِ اختیاری (Optional money) ایسا زر جس کی قبولیت ہماری مرضی اور اختیار پر ہو مثلاً چیک کو قبول کرنا ہم پر لازم نہیں۔

زرِ امداد (Grant-in-aid) صرف زر کی شکل میں عطا کی ہوئی امداد جو مرکزی حکومت کسی مقامی حکومت کو اس غرض سے عطا کرتی ہے کہ وہ کسی لازمی معاشری خدمت کی حوصلہ افزائی کرے یا اس کا معیار بلند کرے۔ پہلے پہل ایسی امدادی رقوم تعلیم اور سڑکیں بنانے کے لیے دی گئی تھیں۔

زرِ ایمان (Conscience money) وہ رقم جو ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہو یا ادا نہ کی گئی ہو، اُسے اپنے ضمیر کی تشفی کے لیے گمنام طور پر ادا کرنا۔

زرِ فلزاتی (Metallic money) زر کاغذی کے برعکس زر کی ایک قسم جس میں وہ تمام سکے شامل ہیں جو فلزات یا دھاتوں سے بنتے ہیں ہمارے ملک میں روپیہ، اٹھنی، چونی، دونی، اکنی، ادھنا اور پیسہ زرِ فلزاتی کی مثالیں ہیں

زرِ قانونی (Legal tender money) ایسا زر جس کی قبولیت کے لیے ہم قانوناً پابند ہوں۔ قانون کی رُو سے زرِ قانونی ہی کو اصل میں "زر" کہا جاتا ہے۔

زرِ کاغذی ، بدل پذیر (Convertible paper money)

بدل پذیر زر کاغذی سے مراد حکومت یا مرکزی بنک کی طرف سے جاری شدہ ایسے نوٹ ہیں جن پر عندالطلب نوٹ کو نقد روپے میں بدل دینے کا وعدہ موجود ہو۔ اور حکومت یا بنک اپنی ساکھ قائم رکھنے کے لیے ایسے نوٹوں کو نقدی میں بدلنے کے لیے سونے چاندی اور سکوں کا ایک ذخیرہ محفوظ رکھتی ہے۔ لیکن نوٹ اپنی خوبیوں کی وجہ سے دست بدست مدتوں چلتے رہتے ہیں۔ اور کبھی کسی کو خیال تک نہیں آتا کہ انہیں سونے چاندی میں تبدیل کروائے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان جو زر کا اجرا کرتا ہے، ہمیشہ ان نوٹوں کو روپے کی شکل میں تبدیل کر سکتا ہے لیکن کسی قانون کے تحت اُسے ایسا کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو محض بنک نے اپنی ساکھ کو برقرار رکھنے اور عوام کے مفاد کے پیشِ نظر ہر قسم کے زر کو چھوٹے سکوں یا نوٹوں کی شکل میں تبدیل کرنے کا ایک اصول بنا لیا ہے۔ سو، دس اور پانچ کے نوٹ بدل پذیر زر کاغذی ہیں۔ آپ کسی بنک سے بھی سو روپے کے نوٹ کے بدلے میں ایک ایک روپے کے سو نوٹ لے سکتے ہیں۔

زرِ کاغذی ، غیر بدل پذیر (Inconvertible paper money)

غیر بدل پذیر زر کاغذی سے مراد ایسے نوٹ ہیں جو حکومت جاری کرتی ہے۔

لیکن جن کے عوض سکّے یا سونا چاندی ادا کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتی۔ اس لیے ایسے نوٹوں کے مقابلے میں فلزات بطور سرمایہ محفوظ نہیں رکھی جاتیں۔ لیکن حکومت ان نوٹوں کو زر قانونی قرار دے دیتی ہے اور ہر قسم کی ادائی میں ان کا قبول کرنا ہر شخص پر لازم آتا ہے۔ حکومت غیر بدل پذیر زر کاغذی کو بھی بدل پذیر زر کاغذی کی طرح جاری کرتی ہے یا بصورت دیگر بدل پذیر زر کاغذی کو غیر بدل پذیر زرِ کاغذی میں اُس وقت منتقل کر لیا جاتا ہے جبکہ حکومت کسی وجہ سے بھی بدل پذیر زر کاغذی کے تبادلے میں عندالطلب زر فلزاتی ادا نہ کر سکے۔ ایک روپیہ کا نوٹ غیر بدل پذیر زر کاغذی کہلاتا ہے۔

زرِ کاغذی: (Paper money) ایسے کاغذی نوٹ جو حکومت یا مرکزی بنک کی طرف سے جاری کئے گئے ہوں اور تمام ملک میں زر کی حیثیت سے قانوناً قبول کئے جاتے ہوں۔ نوٹ زرِ وضعی (م) ہیں کیونکہ ان کی قدرِ ذاتی (م) قریب قریب کچھ بھی نہیں ہوتی اور قدرِ ظاہری یا قانونی (م) کافی ہوتی ہے زرِ کاغذی میں ہنڈیاں اور چیک شامل نہیں ہیں کیونکہ یہ قانونی طور پر بطور زر استعمال نہیں ہوتے۔

زر کاغذی، نمائندہ (Representative paper money)

زر کاغذی کے اجراء کا عام قاعدہ یہ ہے کہ حاکم ابرائے زر جاری کردہ نوٹوں کے لیے فلزات کی ایک خاص مقدار محفوظ رکھ لیتا ہے۔ اگر یہ محفوظ ذخیرہ جاری کردہ نوٹوں کی اصل مالیت کے سو فیصدی برابر ہو یعنی ایک کروڑ روپے کے نوٹ جاری کئے جائیں۔ اور ایک کروڑ روپیہ کی مالیت کی فلزات کا ذخیرہ

محفوظ رکھ لیا جائے تو یہ زر کاغذی جس کے بدلے میں مساوی فلزات کا ذخیرہ محفوظ رکھ لیا گیا ہے، اصطلاحاً تمائندہ زر کاغذی کہلاتا ہے۔ امریکی حکومت کی طرف سے جاری شدہ تصدیق نامۂ طلا اس کی مثال ہے۔

زرِ معیاری (Standard money) اگر کسی سکے کی قدرِ ظاہری (م) اُس کی قدرِ ذاتی (م) کے مساوی ہو تو ایسے سکے کو سکۂ معیاری یا زرِ معیاری کہا جاتا ہے۔ ۱۸۳۵ء سے ۱۸۹۳ء تک ہندوستانی روپے کی قدرِ ذاتی (۱۶ آنے) اُس کی قدرِ ظاہری (۱۶ آنے) کے برابر تھی، اس لیے اُس وقت روپے کو زرِ معیاری کہا جاتا تھا آج کل امریکہ کا ڈالر زرِ معیاری کی مثال ہے۔

زرِ وضعی (Token money) اگر سکے کی قدرِ ظاہری (م) اُس کی قدرِ ذاتی (م) سے زیادہ ہے تو ایسے سکے کو سکہ وضعی یا زرِ وضعی کہا جاتا ہے مثال کے طور پر ہمارا روپیہ سکہ وضعی ہے اس کی قدرِ ظاہری (۱۶ آنے) اس کی قدرِ ذاتی سے زیادہ ہے کیونکہ اصلی دھات کی قیمت بمشکل ۹ آنے کے برابر ہوگی

زمین (Land) پیدائش دولت کا پہلا عامل۔ اصطلاحاً اس کے مفہوم میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو قدرت نے انسان کی مدد کے لیے مفت عطا کی ہیں، یعنی قدرت کے تمام مادی و غیر مادی وسائل اور قوتیں، مثلاً زمین، پانی، ہوا، روشنی، حرارت، سورج، چاند، ستارے، بارش، دھوپ، معدنیات، نباتات وغیرہ۔

زمینِ مختتم (Marginal land) ریکارڈو کے نظریۂ لگان (م) کے مطابق وہ زمین جو کوئی لگان نہیں دیتی۔

زمینداره (Landlord tenancy) اسے نقد پٹہ داری بھی کہتے ہیں۔ اس کے تحت مزارع لگان جنس کی شکل میں نہیں بلکہ نقد ادا کرتا ہے جس کا تعین زمین کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے جو زمین زیادہ زرخیز ہو اور وہاں آبپاشی کا معقول انتظام ہو، اُس کا لگان زیادہ ہوتا ہے۔ زمیندار اور مزارع کے درمیان اگر ایک مرتبہ لگان کی رقم طے ہو جائے تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں رہتی کہ زمیندار ہر وقت مزارع کی دیکھ بھال کرتا رہے، بلکہ وہ دور کسی شہر میں رہ کر صرف لگان کی رقم وصول کرتا رہتا ہے۔ اس لیے اس نظام کو غیر حاضر جاگیرداری بھی کہتے ہیں۔

س

سائنس (Science) لفظ "سائنس" دراصل لاطینی زبان سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی غیر جانب داری سے حقائق و مظاہر کا اُن کی اصلی شکلوں میں باقاعدہ مطالعہ کرتا ہے۔ اسباب و علل اور پھر اُن سے اخذ شدہ نتائج کو ایک دوسرے سے منطبق کرنے کی کوشش کرنا یعنی فلاں حالات کے تحت فلاں نتیجہ ظاہر ہوگا، اسی کا نام سائنس ہے۔

سٹوارٹ، سر جیمز (Sir James Steuart) ولادت ۱۷۱۲ء، وفات ۱۷۸۰ء۔ انگلستان کے معاشیات داں، جنھوں نے تجارت پسندی کے معاشی نظریات نہایت عمدگی سے پیش کئے تھے۔ یہ کتاب آدم سمتھ کی کتاب "دولتِ اقوام" سے ذرا پہلے شائع ہوئی تھی، اس لیے مقبول نہ ہوسکی کافی عرصے بعد اس کی اصل اہمیت پہچانی گئی۔

سرکاری تنظیم (Government enterprise) موجودہ دور میں عوامی مفاد کے بہت سے کاموں کی ذمہ داری مرکزی یا صوبائی حکومت اپنے ذمہ لے لیتی ہے۔ ایسی تنظیم کو سرکاری تنظیم کہتے ہیں۔

سرمایہ یا اصل (Capital) پیدائش دولت کا تیسرا عامل ۔ افراد و اقوام کی وہ دولت ہے (اور اس میں "زمین" (م) شامل نہیں ہے) جو دولت کی مزید پیدائش کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جیسے خام پیداوار، اوزار و آلات، مشین وغیرہ۔ سرمایہ دولت کو پس انداز کرتے رہنے سے آتا ہے۔ جمع شدہ دولت کو جب مزید پیدائش دولت میں لگا دیا جاتا ہے تو اُسے "سرمایہ" کہا جاتا ہے۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ تمام سرمایہ دولت ہوتا ہے، اگرچہ تمام دولت سرمایہ نہیں۔

سرمایۂ اُجرتی (Remunerative Capital) جو مزدوروں اور دیگر کارکنوں کی اُجرت پر صرف کیا جائے۔

سرمایۂ امدادی (Auxiliary Capital) جو اوزار، آلات اور مشینوں پر صرف کیا جائے، کیونکہ یہ سرمایہ مزدوروں اور کارکنوں کو اُن کی اُجرت دلانے میں مدد دیتا ہے۔

سرمایۂ جامد (Sunk Capital) جو کسی خاص استعمال کے لیے مخصوص کر دیا جائے، جسے کسی دوسرے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا، مثلاً ریل کی پٹڑی اور ٹیلوں پر لگایا ہوا سرمایہ۔

سرمایہ داری (Capitalism) دُنیا کے ترقی یافتہ صنعتی ممالک کی موجودہ معاشرت کو مخصوص صورت دینے والا عام معاشی نظام۔ اس کی بڑی بڑی خصوصیات یہ ہیں (۱) سرمایہ اور زمین پر افراد، شراکت کے اداروں یا کارپوریشن کی ذاتی ملکیت (۲) ذاتی منافع کے لیے مقابلہ بازی (۳) تنظیم کا بہت زیادہ مستعد ہونا (۴) ایجادات میں اضافہ (۵) تکنیکی ترقی (۶) سرمایہ کاری کی بہت زیادہ تخصیص

(۷) پیدائش میں تیز رو وسعت (۸) تجارت میں اضافہ (۹) بڑی بڑی تنظیموں کا وجود میں آنا (۱۰) حکومت کی بھی قدرے دخل اندازی (۱۱) گاہے گاہے کساد بازاری کے بحران اور (۱۲) مزدور انجمنوں کا وجود۔

سرمایہ دائر (Circulating Capital) جو فقط ایک بار استعمال ہو سکتا ہے، جس کی کارکردگی محض ایک دائرے تک محدود ہے، جسے دوبارہ استعمال نہ کیا جا سکتا ہو، مثلاً "بیج" آٹا۔

سرمایۂ قائم (Fixed Capital) جو پائدار اور مستقل شکل میں موجود ہے اور اپنے کام کو بار بار انجام دے سکتا ہے، مثلاً کسی کارخانے کی عمارت اور مشینیں۔

سرمایۂ متحرک (Floating Capital) جو بار آوری کے مختلف استعمالات میں صرف ہو سکے اور کسی ایک خاص استعمال کے لیے مخصوص نہ ہو، مثلاً کوئلہ، لوہا اور روپیہ۔

سسمونڈی، جین چارلز (Jean Charles Sismondi) اعلیٰ درجے کے مؤرخ اور معاشیات داں۔ سوئٹزرلینڈ میں جنیوا کے مقام پر خاندان سسمونڈی میں پیدا ہوئے۔ وہ آدم سمتھ کے معاشی افکار و خیالات کی بہت تائید کیا کرتے تھے۔ شروع میں معاشرتی اصلاحات کے لیے بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے لیکن جب اصلاحات نافذ نہ ہو سکیں تو انقلابی ہو گئے۔

سمتھ، آدم (Adam Smith) ولادت ۱۷۲۳ء، وفات ۱۷۹۰ء۔ عام طور پر "بابائے معاشیات" کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ کلاسیکی معاشیات

کے بانی ہیں جو ایک سو سال سے زیادہ عرصے تک انگلستان اور امریکہ میں رائج رہی ہے۔ گلاسگو یونیورسٹی میں تعلیم پائی جہاں ڈاکٹر مشی سن (م) کے خطبات سے بہت متاثر ہوئے۔ ہم عصر ماہرین معاشیات مثلاً کوئنرنے، ڈرگو وغیرہ سے اُن کے گہرے ذاتی روابط تھے۔ ایک معرکتہ الآرا کتاب "دولت اقوام" (ملحظہ ہو) کی اہمیت باوجود شدید تنقید کے آج تک کم نہ ہو سکی۔ اس کا اردو ترجمہ "مجلس ترقی ادب" کی طرف سے حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

سطح آمدنی کی (Income level) زندگی کا وہ معیار جو کوئی شخص یا خاندان اپنی اُجرت یا آمدنی کے دوسرے ذرائع کی بنا پر حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے مفہوم میں یہ چیزیں شامل ہیں (۱) زندہ رہنے کے لیے ضروری معیارِ زندگی (۲) صحت اور آسائش کا کم از کم معیارِ زندگی (۳) آسائشی معیار اور ام تعیشاتی معیار

سکہ سازی (Coinage) یہ دھاتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تراش کر سکّے بنانے کے فن کا نام ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں (۱) غیر محدود سکہ سازی میں ہر شخص کو یہ اجازت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اُجرت کی ادائیگی کے بعد جتنی مقدار میں چاہے، دھات کو ٹکسال میں لا کر سکّوں کی شکل میں ڈھلوا سکتا ہے۔ اب اس کا رواج ناپید ہے۔ ۱۸۹۳ء سے پہلے ہندوستان میں یہ طریقہ رائج تھا (ب) محدود سکہ سازی میں صرف یہی نہیں کہ لوگوں کو ٹکسال سے اپنی دھاتوں کو سکّوں کی شکل میں ڈھلوانے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ انھیں اپنی دھاتیں ٹکسال تک لے جانے کی اجازت بھی نہیں ہوتی۔ آج کل یہی طریقہ رائج ہے (ج) اگر حکومت لوگوں سے

سکہ سازی کی اُجرت وصول نہیں کرتی تو ایسی سکہ سازی کو "الغامی سکہ سازی" کہتے ہیں (د) اگر حکومت اُتنی ہی اُجرت لوگوں سے وصول کرتی ہے جتنی سکہ سازی میں فی الحقیقت صرف ہوئی ہے، یعنی اُجرت دھاتوں کے ڈلوں کو سکوں میں تبدیل کرنے کے اخراجات کے مساوی ہو تو اسے "محصول سکہ سازی" یا ڈھلائی کہتے ہیں (ھ) اور اگر اس کے برعکس حکومت سکہ سازی کے حقیقی اخراجات سے کچھ زیادہ اُجرت وصول کرے، تو ان کے فرق کو "حق شاہی" کہتے ہیں۔

سُود (Interest) (۱) سرمایے کا وہ معاوضہ ہے جو پیدائش دولت کے کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے سرمایے کو ملتا ہے (۲) سُود سرمایے کی بار آوری اور سرمایہ پس انداز کرنے والوں کے ایثار کا معاوضہ ہوتا ہے

سُود، خالص (Net interest) سرمایے کے استعمال کی قیمت ہوتی ہے، جبکہ سرمایہ مہیا کرنے والے کو اپنا سرمایہ ڈوب جانے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ اس خالص واپسی کے اصل حالات معلوم کرنا تو ناممکن ہے، البتہ حقیقی زندگی میں عملی فوائد کے لیے ہم حکومت کے قرضوں وغیرہ پر سُود کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

سُود، کُل (Gross interest) "اُدھار لینے والا جس قدر رقم اُدھار دینے والے کو ادا کرتا ہے، وہ تمام کی تمام سرمایے کی خدمات کی قیمت ہوتی ہے۔ خالص سُود اور کُل سُود میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ اُدھار دینے والے کو جو کچھ مجموعی طور پر وصول ہوتا ہے، اُس میں کئی معاوضے شامل ہوتے

ہیں، مثلاً خسارے کا بیمہ، تنظیم کا منافع، روپیہ لگانے کی دقّت کا معاوضہ اور خالص سُود۔ ان تمام معاوضوں کے مجموعے کو "کُل سُود" کہتے ہیں۔

سُود کا نظریۂ اعتدال (**Abstinence theory**) اس نظریے کے مطابق سرمایہ مہیّا کرنے والے سُود کے طلب گار ہوتے ہیں کیونکہ یہ پس اندازی کا ایک لازمی معاوضہ ہوتا ہے اور پس اندازی صرف اعتدال ہی کا راستہ اختیار کرنے سے ہو سکتی ہے۔ یہاں اعتدال سے مُراد یہ ہے کہ ایک شخص اپنی خرچ کرنے کی طاقت سے کم خرچ کرتا ہے۔

سے، جین بپٹسٹ (**Jean Baptiste Say**) ولادت ۱۷۶۸ء، وفات ۱۸۳۲ء۔ فرانس کے معاشیات داں اور آدم سمتھ کے نظریات کی سب سے زیادہ اشاعت کرنے والے۔ نپولین کی حکومت میں ایک اچھے عہدے کی ملازمت بھی کی لیکن جلد ہی استعفیٰ دے دیا کیونکہ نپولین کو اُس کے آزاد خیالات پسند نہ تھے۔ نپولین کے زوال کے بعد اُنھیں انگلستان کے صنعتی حالات کا جائزہ لینے کی دعوت دی گئی۔

سیم (**Water-logging**) نہروں میں پانی کے مسلسل بہتے رہنے سے اُن کے آس پاس زمینوں میں پانی نیچے ہی نیچے رِس رِس کر جمع ہوتا رہتا ہے، اور زمین میں جو پانی پہلے سے موجود ہے، اُس کی سطح کو اونچا کرتا رہتا ہے، پانی کے اس چڑھاؤ کو سیم کہتے ہیں۔ اس سے زمین ناقابلِ کاشت ہو جاتی ہے۔ گزشتہ دس سال میں سیم کی وجہ سے پنجاب میں بیس ہزار ایکڑ زمین سالانہ کاشت سے نکل جاتی ہے اور سوا چھ لاکھ ایکڑ زمین اب تک ناقابلِ

کاشت ہو چکی ہے۔

سینٹ سائمن (Saint-Simon) ولادت ۱۷۶۰ء، وفات ۱۸۲۵ء۔ فرانسیسی اشتمالیت کے بانی۔ امریکی نوآبادیات کی جنگِ آزادی میں بہت مدد کی۔ فرانسیسی انقلاب کے زمانے میں کچھ عرصہ بغاوت کے الزام میں قید خانے میں بھی رہے۔ ادب سے بہت شغف تھا۔ غربت و افلاس کی وجہ سے ایک مرتبہ خودکشی کی بھی کوشش کی۔ آگسٹ کامٹ پر ائس کے خیالات کا بہت گہرا اثر تھا۔

سینئر، ناسو ولیم (Nassau William Senior) ولادت ۱۷۹۰ء، وفات ۱۸۶۴ء۔ انگلستان کے معروف معاشیات داں۔ آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ حصولِ تعلیم کے بعد وہیں معاشیات کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ تعلیم سے گہری دلچسپی تھی۔

ش

شخصی یا نجی ملکیت (**Private property**) عاملین پیدائش کا جماعت یا گروہ کے بجائے فرد کی ذاتی ملکیت میں ہونا، اور اُن کے استعمال پہ اُسے آزادی حاصل ہونا۔

شرکت یا شراکت (**Partnership**) کاروبار کی ایسی تنظیم جس میں دو یا زیادہ اشخاص، جو عموماً ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں، بحیثیتِ مجموعی کاروبار کرتے ہیں۔ سب کے سب مقررہ شرائط اور معاہدے کے مطابق ایک خاص نسبت سے زمین، محنت اور سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور باہمی طور پہ کاروبار کا نظم و نسق بھی سنبھالتے ہیں۔ نفع یا نقصان اُن کے حصص کے تناسب سے تقسیم ہوتا ہے۔ وہ شخص جو صرف سرمایہ لگاتا ہے اور تنظیم کے معاملات میں بالکل غیر مستعد رہتا ہے، اُسے غیر مستعد حصہ دار (**Sleeping partner**) کہتے ہیں، اور وہ شخص جو سرمایہ کے ساتھ ساتھ محنت بھی کرتا ہے، اُسے مستعد حصہ دار (**Active partner**) کہتے ہیں۔

ص

صارف (Consumer) وہ شخص جو کسی معاشی شے یا خدمت کا آخری استعمال کرتا ہے۔

صارف، قرضۂ (Consumer credit) ملاحظہ ہو "قرضۂ صارف"

صرف (Consumption) معاشیات کے چار مستقل شعبوں (یعنی صرف دولت، پیدائش دولت، مبادلۂ دولت اور تقسیم دولت) میں سے پہلا شعبہ۔ اس شعبے کا تعلق انسانی احتیاجات اور اُن کے خواص سے ہوتا ہے، اور جو طریق انسانی احتیاجات کی تسکین کے لیے ذرائع بہم پہنچاتے ہیں اُن کا بھی براہ راست تعلق صرفِ دولت سے ہے۔ بعض ماہرینِ معاشیات کے نزدیک یہ شعبہ معاشیات کا اوّل و آخر ہے۔

صنعت پذیرائی (Industrialization) اشیائے صرف اور اشیائے پیدائش دونوں قسم کی اشیاء کی وسیع منڈی میں رسد کرنے کے لیے تقسیم محنت (م) کے اصول پر مشینی قوت کو بروئے کار لاکر وسیع پیمانے پر پیدائش کرتے ہوئے فنی طور پر ترقی کرنا۔ نتیجہ کے طور پر دیہی آبادی شہروں میں

منتقل ہو جائے۔

صنعت، وسیع پیمانے کی (Large-Scale industry) بڑے پیمانے کے سرمایے سے موجودہ صنعتی معاشرہ کے حالات کے تحت پیدائش اشیاء کی تنظیم۔ "وسیع پیمانے" کی اصطلاح کا اطلاق کارخانہ داری کی وسعتوں پر ہوتا ہے مثلاً جہاز سازی اس کو آج کل ان وسیع اور باہم منسلک اداروں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، جو ایک ہی تنظیم کے تحت اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ مثلاً بنک کاری، بیمہ، تعمیر اور اسی قسم کے ادارے۔ بہر حال عام طور پر اس کا تعلق ایسی کارخانہ داری اور کان کنی سے ہوتا ہے جو برقی رو سے چلنے والی مشینوں کے ذریعہ کی جاتی ہو اور جس میں ترقی یافتہ پیدائش کی تکنیک کو استعمال کیا جاتا ہو۔

صنعتی اتحادیہ (Industrial union) کسی خاص صنعت کے مزدوروں کی ایسی اتحادی تنظیم جس میں فنی قابلیت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

صنعتی انقلاب (Industrial Revolution) یہ اصطلاح موجودہ صنعت میں تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ خاص طور پر اس دور کے لیے استعمال ہوتی ہے جب انگلستان میں اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں فنی ایجادات نے پیدائشی طریقۂ کار کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا اور صنعتوں کو گھر سے نکال کر کارخانے میں لا دھرا۔ یہ تبدیلیاں خاص طور پر پارچہ بافی، لوہے اور فولاد بنانے کی صنعتوں میں ہوئیں۔ برقابی طاقت اور بھاپ کا استعمال عام ہو گیا۔ تجارت وسیع پیمانے پر ہونے لگی۔

صنعتی تعلقات (Industrial relations) کارکنوں کے مابین تعلقات کی تنظیم اور صنعتی سرمایہ، صنعت یا کسی قوم کی پوری صنعتوں یا پوری قوم کی تنظیم۔

صنعتی تنظیم (Industrial organization) ایک ایسا ثقافتی نظام جس کی یہ خصوصیت ہو کہ اس میں مشینری کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہو اور غیر انسانی طاقت کی مدد سے وسیع پیمانے پر پیدائش کی جاتی ہو۔

صنعتی ثالثی (Industrial arbitration) ملازموں اور مالکان کے مابین اختلافات کا تصفیہ کرانے کے لیے کسی غیر جانبدار فریق کے فیصلے پر عمل کرنا۔ ثالثی رضاکارانہ طور پر بھی ہو سکتی ہے اور لازمی طور پر بھی۔ رضاکارانہ ثالثی اس وقت ہوتی ہے جب مزدور لوگ مجموعی طور پر ایک معاہدہ کر کے ایک غیر جانبدار فریق کی تقرری کریں۔ اور لازمی ثالثی اس وقت ہوتی ہے جب حکومت فریقین کو اپنے جھگڑے ثالثی کے ذریعہ چکانے کا حکم دیں خواہ مزدور لوگ مجموعی طور پر معاہدہ کر کے ایسی ثالثی کے حق میں ہوں یا نہ ہوں۔ 'صنعتی ثالثی' کی اصطلاح بین الاقوامی ثالثی اور تجارتی ثالثی سے مختلف ہوتی ہے۔ بین الاقوامی ثالثی کے ذریعہ قوموں کے درمیان سیاسی جھگڑوں کا تصفیہ کیا جاتا ہے اور تجارتی ثالثی کے ذریعہ تجارتی معاہدوں سے پیدا شدہ جھگڑوں کو چکایا جاتا ہے۔

صنعتی جاسوس (Industrial Spy) ایک ایسا شخص جس کو مالک اس لیے ملازم رکھتا ہے کہ وہ مزدوروں میں ہل مل کر مالک کو مزدور اتحادیہ کی سرگرمیوں بے اطمینانی اور تحریکوں سے متعلق اطلاعات دیتا ہے۔

صنعتی جمہوریت (Industrial democracy) اس اصطلاح میں بہت سی باتیں شامل ہیں۔ مثلاً ملازم پیشہ لوگوں کا اپنی محنت کی شرائط متعین کرنا، اور پوری صنعت کا ایسا نظام قائم کرنا جس میں مالکوں اور مزدوروں کی مجموعی طور پر سودا بازی کے تعلق کو متعین کیا جاتا ہے اور جہاں حکومت کی طرف سے مزدوروں کو منظم ہونے کی اجازت ہوتی ہے، نیز اوقاتِ کار اور معاوضوں کے کم سے کم معیار کا تعین کیا جاتا ہے۔

صنعتی زندگی کا بحران (Industrial life cycle) معاشری زندگی میں بحرانی اتار چڑھاؤ۔ اس نظریے کے مطابق صنعت کو معاشری تبدیلی کے ڈھانچے کا آئینہ سمجھا جاتا ہے۔ صنعت میں شروع شروع میں بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے پھر کافی عرصے تک ایک جگہ مستحکم رہتی ہے۔ اس دورانِ استحکام میں لوگوں اور دیگر وسائل کے استحصال میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور صنعت پر اثر انداز ہونے والے عناصر اور پیچیدہ مسائل میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، حتیٰ کہ آخر کار تقلیل حاصل [دم) قانون تقلیل حاصل] کی طرف رجحان ہو جاتا ہے اور زوال کا دور آ جاتا ہے۔ اس بحران کا باعث تبدیلیٔ آبادی، ملکی اور بین الملکی منڈیوں کی بدلتی ہوئی حالت، فنی ایجادات، اور دیگر لاتعداد معاشی اور معاشری عناصر ہوتے ہیں۔ اگر کچھ صنعتیں ختم ہو جائیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان پر زوال آ گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسری صنعت شروع کرنے کے لیے یہ صنعتیں ختم کی گئی ہوں۔ جب کوئی زوال پذیر صنعت دوبارہ جنم لیتی ہے۔ تو در اصل وہ اپنی زندگی کے ایک نئے بحران کا آغاز کرتی ہے۔ یہ نظریہ بہت

سے حالات ہیں مبہم ہو جاتا ہے۔

صنعتی حکمتِ عملی (Industrial policy) صنعت کے بارے میں کسی گروہ کے مقاصد۔ اس اصطلاح کو کاروباری تنظیموں، اداروں اور سربراہوں کے اعلانات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت کے وضع کردہ قوانین وضوابط اور سیاسی پارٹیوں کے اعلانات کے لیے بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

صنعتی قیدخانہ (Industrial prison) ایسا قیدخانہ جس کے باسی، جن کی اصلاح کی کوئی امید نہ ہو، مفید اشیاء کی پیدائش میں لگے رہتے ہیں اور جہاں کسی پیشہ ورانہ تعلیم یا قید سے باہر آکر معاشرہ میں ایک اچھی زندگی بسر کرنے کی تربیت کم سے کم حد تک دی جاتی ہو۔ دراصل اس کا مطلب اس قیدخانہ سے ہے جس میں وہ لوگ بند ہوتے ہیں جن کو قید بامشقت کی سزا دی گئی ہو۔

صنعتی معاشرہ (Industrial society) وہ معاشرہ جس میں صنعت بہت زیادہ ترقی یافتہ ہو، جہاں عملی سائنس، مشینی طاقت سے وسیع پیمانے پر پیدائش، تخصیص کار اور تقسیم محنت کے ذریعہ بہت زیادہ فنی ترقی ہو۔

صنعتی معائشت (Industrial Symbiosis) (۱) Symbiosis حیاتیات میں دو یا زیادہ اجسام نامی کے ہمیشہ ایک ساتھ رہنے یا ساتھ لگنے کے عمل کو کہتے ہیں۔ (۲) معاشیات میں صنعتی معائشت، سے مراد وہ گروہ بندی ہے جو خود مختار کارخانہ دار ایک دوسرے کی پیداوار سے مستفید ہونے

کے لیے کرتے ہیں۔ کنگ سپورٹ میں مختلف اداروں کی اشیاء کے ڈبے، بوتلیں اور شیشیاں وغیرہ ایک مقامی فیکٹری فراہم کرتی ہے اور خاص خاص ادارے دوسروں کے خام مال کی صفائی اور اس کو تقسیم کرتے ہیں۔ اس قسم کے نظام کا معاشی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ غیر ضروری اخراجاتِ رسل و رسائل بچ جاتے ہیں۔

صنعتیت (Industsialism) وہ حالت جب عملی سائنس کے ذرائع سے فنی طور پر بہت زیادہ ترقی ہو چکی ہو۔ ایسی حالت میں مشینی طاقت کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اشیاء پیدا کی جاتی ہیں، تجارت وسیع پیمانے پر شروع ہو جاتی ہے، تقسیم محنت (م) کا پیچیدہ نظام بروئے کار لایا جاتا ہے اور دیہی آبادی بڑی تیزی سے شہروں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو صنعتیت کی اصطلاح ایسے معاشرے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے جو صنعتی بن رہا ہو لیکن اسے کلّی طور پر اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کُل پیدائش کا کافی حصہ مذکورہ بالا حالات کے تحت پیدا نہ کیا جا رہا ہو۔ جہاں "صنعتیت" بہت زیادہ حد تک پہنچ چکی ہو وہاں مشینوں کا استعمال نہ صرف تمام صنعت میں ہوتا ہے بلکہ زراعت میں بھی ہونے لگتا ہے۔ اور زراعت میں بھی وسیع پیدائش، تخصیص کار اور محنت کی تقسیم وجود میں آ جاتی ہے۔ ذرائع آمد و رفت و رسل و رسائل انتہائی ترقی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ بڑے بڑے برقی منصوبے بن جانے کی وجہ سے برقی طاقت دیگر زیادہ محرک طاقتوں کی جگہ لے لیتی ہے۔ معاشی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ

معاشرت میں بھی بڑے پیچیدہ طریقے سے تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔
صنعتی نظام کے شروع ایام میں نہ صرف دیہاتی لوگ شہروں میں آبسے بلکہ ایک طرف تو آبادی میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا۔ اور دوسری طرف آبادی کی حرکت پذیری میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ مزید براں اعلیٰ و ادنیٰ طبقوں کے معاشری رسم و رواج میں بھی اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ بلکہ ادنیٰ طبقوں میں زیادہ تبدیلیاں ہوئیں خاص طور پر اس نظام کا مزدوروں کے فن اور معیار، خاندانی زندگی اور عورتوں کے مرتبے اور اشیاء کے تصرف میں عادات اور رواج پر اثر ہوا۔

تاریخی طور پر صنعتیت معاشی تنظیم کی سرمایہ داری کی شکل تک ہی محدود رہی ہے۔ اس نظام کی خصوصیات میں دنیا کے غیر ترقی یافتہ حصوں پر معاشی طور پر قبضہ، کاروباری بحران، تجارتی گرم بازاری، روزگار کی فراہمی اور بے روزگاری، ملکیت کے نئے نئے طریقے اور صنعتی اور پھر مالی مفاد پر مبنی اختیار شامل ہیں۔ فی زمانہ اس اصطلاح کے یہ محدود معنی نہیں لیے جاتے اسے اکثر اشتمالی معاشی تنظیم کے تحت صنعت پذیری کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم مختلف مسائل میں بہت سے مخصوص اختلافات کی وجہ سے اس اصطلاح کو نظام سرمایہ داری کی صنعتوں کے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

ض

ضبطِ تولید (Birth control) جنسی اختلاط یا ایسے معاشرتی تعلق کے نتیجے کے طور پر، جس میں جنسی اختلاط عام طور پر کیا جاتا ہے، خصوصاً شادی میں قیامِ حمل کو روکنا ضبطِ تولید کہلاتا ہے۔ اس اصطلاح میں مانعِ حمل تدابیر اور اختلاط سے پرہیز بھی شامل ہے لیکن تجرّد یا شادی کو التوا میں ڈالنا یعنی ایسے طریقے، جن کے مالتھوس آبادی کو روکنے کے لیے حق میں تھا لیکن جن کی مخالفت تحریکِ ضبطِ تولید کے مخالفین بہت زیادہ کرتے تھے، اس اصطلاح میں شامل نہیں۔

یہ اصطلاح نظری طور پر نامناسب اور عملی طور پر بد قسمت ہے۔ نامناسب اس لیے کہ اس میں زرخیزی کے بجائے پیدائش پر زور دیا گیا ہے اور بد قسمت اس لیے کہ 'ضبطِ تولید' کا لفظ سنتے ہی عدم واقفیت یا جان بوجھ کر یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اس میں اسقاطِ حمل بھی شامل ہے۔ حالانکہ یہ اسقاطِ حمل کے روحانی اور عملی طور پر قطعی مخالف ہے۔ بہر حال یہ اصطلاح اب عام طور پر استعمال کی جاتی ہے اور فی الحال ایسی کوئی صورت

نظر نہیں آتی کہ اس اصطلاح کو مسترد کیا جا سکے۔

ضروریات (Necessaries) وہ اشیاء جن کا استعمال انسانی زندگی کے لیے جزو لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے ان کی کئی قسمیں ہیں (ا) ضروریاتِ زندگی (Bare necessaries) ایسی اشیاء جن کے استعمال سے انسان زندہ رہ سکے۔ ان میں خوراک، پوشاک اور مکان کی ضروریات شامل ہیں (ب) ضروریاتِ کارکردگی (Effeciency necessaries) ان کے بغیر انسان زندہ تو رہ سکتا ہے مگر جسم و رُوح کے تعلق کو زیادہ صحت مند اور خوشگوار بنانے کے لیے ان کی موجودگی لازمی ہے، مثلاً اچھا ماحول، دُودھ، گھی وغیرہ (ج) عادت کی ضروریات (Habitual necessaries) ایسی اشیاء جن کو انسان عادتاً استعمال میں لاتا ہے۔ حالانکہ وہ زندگی کے لیے ضروری نہیں ہوتیں، اور اکثر مفید بھی نہیں ہوتیں! مثلاً نشہ آور اشیاء، سگریٹ وغیرہ (د) رواجی ضروریات (Conventional necessaries) وہ اشیاء جو کارکردگی کے لیے ضروری خیال نہیں کی جائیں مگر جن کا استعمال رسم و رواج کے تحت کیا جاتا ہے، مثلاً شادی بیاہ کے موقعوں پر مٹھائیوں اور تحفوں وغیرہ کا استعمال۔

ط

طبقہ (Class) مشترکہ طور پہ ایک یا زیادہ خصوصیات رکھنے والے لوگوں کی اجتماعیت، کسی آبادی میں ایک ہی قسم کی خصوصیات رکھنے والی اکائی۔ طبقے عمر، پیدائش، پیشے، معاشرت، نظریے، سیاست، معیشت اور آمدنی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ البتہ نسل اور قوم کو، جو آبادی کو تقسیم بھی کر سکتی ہیں، طبقہ نہیں کہا جا سکتا۔

طلب (Demand) کسی شے کی طلب سے مُراد یہ ہے کہ ہم اس شے کو (۱) اُس کی مقررہ قیمت پر (۲) خریدنے کی قابلیت اور (۳) خریدنے کی رضامندی رکھتے ہیں۔

طلب کا بڑھنا (Rise of demand) کسی خاص تبدیلی کی وجہ سے ایک شے کی خاص مقدار کے لیے پہلے کی نسبت زیادہ قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہونا۔

طلب کا گھٹنا (Fall of demand) کسی خاص تبدیلی کی وجہ سے ایک شے کی خاص مقدار کے لیے پہلے کی نسبت کم قیمت ادا کرنے

کے لیے تیار ہونا۔

طلب کی تنگی (Contraction of demand) قیمت میں بیشی کی کی وجہ سے طلب میں کمی ہونا۔

طلب کی وسعت (Extension of demand) قیمت میں کمی کی وجہ سے طلب میں اضافہ ہونا۔

طلب کی لچک یا تغیر پذیری (Elasticity of demand) قیمت میں کسی خاص تبدیلی کی وجہ سے طلب میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے، اُسے طلب کی لچک کہا جاتا ہے (ا) کسی شے کی طلب لچکدار (Elastic) اُس وقت کہلاتی ہے جب قیمت کی معمولی تبدیلی کی وجہ سے طلب میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہو جائے اور (ب) طلب غیر لچکدار (Inelastic) اُس وقت کہلاتی ہے جب قیمت کی غیر معمولی تبدیلی کے باوجود طلب میں معمولی تبدیلی واقع ہو۔ طلب کی لچک کا فارمولا یہ ہے:-

$$\text{طلب کی لچک} = \frac{\text{طلب کا فی صد اضافہ}}{\text{قیمت کی فی صد کمی}}$$

طلبِ ماخوذ (Derived demand) بعض اشیاء کی طلب براہ راست نہیں ہوتی، بلکہ دوسری اشیاء کی طلب سے اخذ ہوتی ہے۔ ایسی طلب کو 'ماخوذ' کہتے ہیں۔ مثلاً ہماری کپڑوں کی طلب دراصل ہماری اس طلب سے ماخوذ ہے کہ ہم اپنے جسم کو مستور رکھیں۔

طلب، محنت کی (Labour demand) کسی خاص عرصے

کے لیے مالکان کی معاوضوں پر کام کرنے والے کارکنوں کی واضح ضرورت۔

طلبِ مرکّب (Composite demand) بعض اشیاء ایک سے زیادہ شکل میں استعمال ہوتی ہیں، یعنی ان کے کئی استعمال ہوتے ہیں۔ ایسی اشیاء کی طلب کو "مرکّب" کہتے ہیں۔ مثلاً کھانڈ کی طلب، کیونکہ یہ دودھ، چائے، شربت، مٹھائی اور دوسری کئی چیزوں میں استعمال ہوسکتی ہے۔

طلبِ مشترک (Joint demand) جب ایک خاص احتیاج کی تسکین کے لیے دو یا زیادہ اشیاء کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو طلب مشترک کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً سیفٹی ریزر کے ساتھ بلیڈوں کی اور سوئی کے ساتھ دھاگے کی، فاؤنٹن پن کے ساتھ سیاہی کی طلب۔

ع

عاملینِ پیدائش (Factors of production) دولت جن چیزوں کے اشتراک سے پیدا کی جاتی ہے، انھیں 'عاملین' کہتے ہیں یہ تعداد میں چار ہیں۔ زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم۔

غ

غیر حاضر جاگیر داری (Absentee landlordism) ملاحظہ ہو
"زمینداره"

ف

فالتو معیشت (Surplus economy) ملاحظہ ہو "معیشت، فالتو"

فرُصت (Leisure) وہ فالتو یا زائد وقت جو ضروریاتِ زندگی کے حصول کے بعد بچ رہے۔

فشر، اروِنگ (Irving Fisher) ولادت ۱۸۶۷ء، امریکہ کے معاشیات دان اور پروفیسر۔ ان کی اہمیت یہ ہے کہ انہوں نے نظریۂ مقدارِ زر (م) پیش کیا اور ریاضی کے اصولوں کا اطلاق معاشیات پر کیا۔

فطرت آئینی (Physiocracy) فرانسیسی معاشری فلسفہ کا ایک مکتبِ خیال جسے اٹھارویں صدی میں عروج حاصل ہوا تھا۔ یہ فلسفہ معاشرے کے ایسے فطری، بنیادی اور لازمی نظام پر زور دیتا ہے جسے ریاست اور حکومت بھی تبدیل نہ کر سکے۔ فطرت آئینوں کے خیال کے مطابق وہی معاشری نظام حقیقی اور اصلی ہوتا ہے جو خود بخود وجود میں آئے اور ریوں وجود میں آنے کے بعد فطرت کے آئین پر چلتا رہے۔ ان کا معاشی نظریہ یہ ہے کہ زمین دولت کا اصل ذریعہ ہے اور اس لیے وہی قابلِ محصول

بھی ہے۔

فن (Art) مہارت، تکنیک، ہنرمندی کو کہتے ہیں۔ عملی فنون کو فنونِ لطیفہ سے (رقص، ڈرامہ، شاعری، فنِ تعمیر، مصوری، مجسمہ سازی، موسیقی) ممیز کیا جاتا ہے۔ اگرچہ دونوں قسم کے فنون میں تصور اور احساس کے ذریعے انسانی تجربات کی وسعت مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے۔ فن اور شعبدہ بازی الگ الگ چیز ہیں۔ شعبدہ بازی میں قدرت کی روش کو، براہِ راست جادو کے ذریعہ یا بلاواسطہ طور پر مافوق الفطرت، لوگوں پر، جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مافوق الفطری کام کرنے کے اہل ہیں، اثر انداز ہو کر تبدیل کیا جاتا ہے۔ فن اپنے جمالیاتی روابط، اصول اور رسوم کے لحاظ سے کھیلوں سے بھی جُدا ہوتا ہے۔

فوریر، چارلز (Charles Fourier) ولادت ۱۷۷۲ء، وفات ۱۸۳۷ء۔ فرانس کے معاشیات داں جو اشتمالیت کے بہت حامی تھے۔ کچھ عرصہ فوج کی ملازمت کرنے کے بعد کاروبار شروع کیا۔ کچھ سرمایہ جمع ہو گیا تو اپنا سارا وقت اشتمالی نظریے کی تبلیغ میں صرف کرتے تھے۔ کافی تصانیف قلمبند کیں۔

فیس (Fee) ایک ایسی ادائی جو کسی خاص خدمت کی بنا پر حکومت کو ادا کی جاتی ہے، مثلاً فیس رجسٹری جو زمین یا مکان کو ایک شخص سے دوسرے شخص کے نام منتقل کرتے وقت دی جاتی ہے کورٹ فیس، جب عدالتوں کی خدمات کی ضرورت ہو، لائسنس فیس، جو کوئی اجازت

نامہ حاصل کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ فیس محصول (م) کی طرح لازمی ادائی نہیں ہے، بلکہ جب خدمت کی ضرورت ہو تو ادا کرنی پڑتی ہے۔

ق

قابلِ محصول گنجائش (Taxable capacity) "یہ وہ فنڈ ہوتا ہے جو دو مقداروں کے فرق سے ناپا جاتا ہے، اور دو مقداریں پیدائش کی کُل مقدار اور صَرف کی کُل مقدار ہوتی ہیں، اور اس فنڈ میں سے سالانہ تبدیلیوں مثلاً مرمت وتعمیر اور تجدیدات کے لیے مناسب الاؤنس کی گنجائش رکھی جاتی ہے۔ اِن دو مقداروں میں جتنا زیادہ فرق ہوگا، قابلِ محصول گنجائش اُتنی ہی زیادہ ہوگی" (سر سٹامپ)

قانونِ استبدال (Law of subetitution) "ملاحظہ ہو قانون مساوی افادہ مختتم"۔

قانونِ استقرارِ حاصل (Law of Constant returns) سرمایے اور محنت کی کمی بیشی کا پیداوار پر کوئی اثر نہ پڑتا، بلکہ ہر حالت میں یکساں رہنا۔

قانونِ استقرارِ مصارف (Law of Constant Costs) قانونِ استقرارِ حاصل (م) کا دوسرا نام، جبکہ اس قانون کو حاصل (لیعنی آمدنی)

کے۔ بجائے سرمایہ و محنت (یعنی مصارف) کی صورت میں بیان کیا جائے

قانون اینجل (Engel's Law) خانگی میزانیوں کے بارے میں جرمنی کے مشہور ماہر معاشیات کی تحقیقات اُنھی کے قانون سے موسوم ہیں۔ صوبہ سیکسونی کے مختلف طبقوں کے ہزاروں خانگی میزانیے تیار کرکے، اور خوب مطالعہ کرنے کے بعد انھوں نے جو تجربات حاصل کیے، وہ مختصراً یہ ہیں (ا) آمدنی جتنی کم ہوتی ہے، اُتنا ہی زیادہ فی صد خرچ خوراک پر ہوتا ہے (ب) کپڑے کے خرچ کا تناسب قریب قریب یکساں رہتا ہے (ج) کرایۂ مکان، ایندھن اور روشنی پر بھی خرچ کا اوسط کم و بیش یکساں رہتا ہے (د) جتنی آمدنی زیادہ ہوتی ہے، اُتنا ہی زیادہ فی صد خرچ تعلیم، صحت، تفریح وغیرہ پر ہوتا ہے۔

قانون تقابلی مصارف (Law of Comparative Costs) دو یا دو سے زیادہ ممالک اگر دو اشیاء پیدا کرتے ہیں تو ملک کے قدرتی وسائل اور دیگر حالات کی بنا پر ہر ملک میں اِن اشیا کو پیدا کرنے کے مصارف علیحدہ علیحدہ ہوں گے کسی ملک میں زیادہ کسی میں کم۔ اگر کسی ملک میں ان دونوں اشیاء کے مصارف کی نسبت میں خاصا فرق ہو تو جس شے پر کم مصارف لگتے ہیں، ملک اُس چیز کی پیدائش میں تخصیص حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ چیز بیرونی ممالک سے اُس کے مبادلے میں منگوائے گا جس پر مصارف زیادہ لگتے ہیں۔ تقابلی مصارف کا موازنہ کرنے کے لیے ایک ہی ملک کی مختلف اشیاء کے مصارف کا باہمی مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ایک ملک کے مصارف کا دوسرے ملک کے مصارف سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ تقابلی مصارف

بین الاقوامی تجارت کے وجود کا سبب بنتے ہیں۔

قانون تقلیلِ افادہ (Law of diminishing utility)

"جوں جوں کسی شخص کے پاس کسی شے کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، اُس شے کے افادے میں وہ اضافہ، جو اُس شے کی یکے بعد دیگرے اکائیوں کے استعمال سے حاصل ہوتا ہے، بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے" (مارشل)

قانون تقلیلِ حاصل (Law of diminishing returns)

"ایک خاص نقطے کے بعد پیدائش میں محنت اور سرمایے کی صرف شدہ ہر اکائی اپنے سے پہلی اکائی سے کم حاصل (پیداوار) دینے لگتی ہے، یعنی اس محنت اور سرمایے سے پیداوار کی جتنی مناسب مقدار بڑھنی چاہیئے تھی، اُس سے کم مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ مختصراً یہ کہ محنت و سرمایے کے اضافے کے باوجود پیداوار میں کمی ہونا۔ اس قانون کا اطلاق زیادہ تر زراعت، ماہی گیری اور کان کنی پر ہوتا ہے" (سیلو مین)

قانون تقلیلِ مصارف (Law of diminishing Costs)

قانون تکثیرِ حاصل (مم) کا دوسرا نام، جبکہ اِس قانون کو حاصل (یعنی آمدنی) کے بجائے سرمایہ و محنت (یعنی مصارف) کی صورت میں بیان کیا جائے۔

قانون تسکینِ اُتم (Law of maximum satisfaction)

ملاحظہ ہو "قانون مساوی افادہ مختتم"۔

قانون تکثیرِ حاصل (Law of increasing returns)

حاصل یا پیداوار کا صرف شدہ محنت اور سرمایے کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ

ہو جانا۔ یہ قانون تقلیلِ حاصل کی ضد ہے۔ اِس قانون کا اطلاق صنعت و حرفت پر ہوتا ہے۔

قانونِ تکثیرِ مصارف (Law of increasing Costs)

سرمایے اور محنت کی صرف شدہ ہر اکائی سے اگرچہ مزید پیداوار حاصل ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مصارف بھی تو بڑھتے رہتے ہیں، اور اس طرح جب ایک خاص حدّ آنے کے بعد پیداوار (حاصل) گھٹنے لگتی ہے تو مصارف اس کے ساتھ گھٹتے نہیں بلکہ وہ حسبِ سابق مسلسل بڑھتے رہتے ہیں۔ اس قانون کا دوسرا نام قانون تقلیلِ حاصل ہے (م)

قانونِ طلب (Law of demand) جب کسی شے کی قیمت گر جاتی ہے تو اُس کی طلب بڑھ جاتی ہے اور جب اُس کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو اُس کی طلب کم ہو جاتی ہے۔

قانونِ گریشم (Gresham's Law) جب حکومت عوامی مفاد کی خاطر زر کی مختلف اقسام کا اجرا کرتی ہے تو وہ اقسام گردش میں نہیں رہتیں، بلکہ بُرا زر اچھے زر کو گردش سے ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ قانون انگلستان کے معاشیات داں اور ملکہ الزبتھ کے مشیرِ مالیات سر تھامس گریشم (م) نے وضع کیا تھا۔

قانونِ لاتعلقی (Law of indifference)۔ ملاحظہ ہو "قانون مساوی افادۂ مختتم"۔

قانونِ مساوی افادۂ مختتم (Law of Equi-marginul utility)

مختلف اشیاء پر روپیہ خرچ کرنے کے بعد جب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کسی خاص شے کی خرید پر نہ تو زیادہ خرچ کیا ہے نہ کم، دوسرے لفظوں میں ہم نے کسی چیز کو خریدنے کے لیے مناسب قیمت ادا کی ہے، بس یہی احساس اس قانون کی بنیاد ہے۔ اشیاء کو خریدتے وقت اخراجات کو اس مناسبت سے تقسیم کرنا کہ ہر صورت میں زر کی آخری اکائی کا افادۂ مختتم مساوی ہو۔ اسے قانون تسکینِ اُتم، قانونِ استبدال، قانونِ لاتعلقی اور قانون معاشی ترتیب بھی کہتے ہیں (ا) قانون تسکینِ اُتم اس لیے کہتے ہیں کہ مختلف مدّات پر روپیہ خرچ کرنے سے ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کرنا ہوتا ہے (ب) قانونِ استبدال اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہر چیز کو دوسری چیز کے تبادلے میں حاصل کرنے کے طریقے سے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ (ج) قانونِ لاتعلقی کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ جب ہم کسی شے کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کر چکتے ہیں تو اس بارے میں لاتعلقی اور بے اعتنائی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم کوئی چیز تھوڑی مقدار میں خریدیں یا زیادہ مقدار میں (د) قانون معاشی ترتیب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم مختلف اشیاء پر اپنا روپیہ یونہی بے ترتیبی سے خرچ نہیں کرتے بلکہ ایک خاص ترتیب اور تنظیم کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔

قانون معاشی ترتیب (Law of economic order)

ملاحظہ ہو "قانون مساوی افادۂ مختتم"

قبل از وقت ولادت (Premature birth) ملاحظہ ہو "ولادت"

قحط (**Famine**) کسی چیز کی اور خاص طور پر خوراک کی شدید قلت جو اجتماعی پیمانے پر واقع ہو۔

قدر (**Value**) کسی چیز کی قدر سے مراد دوسری چیزوں کی وہ مقدار ہے جو اس چیز کے مبادلے میں حاصل کی جا سکے۔ اس کے تین لوازم ہوتے ہیں (۱) افادہ یعنی وہ چیز کسی انسانی احتیاج کو تسکین دے سکے۔ (۲) قلت یعنی اُس چیز کی رسد اُس کی طلب کے مقابلے میں قلیل ہو (۳) انتقال پذیری، یعنی وہ چیز ایک شخص کی ملکیت سے نکل کر دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل ہو سکے، یعنی جو قابلِ مبادلہ ہو۔

قدرِ ذاتی (**Intrinsic Value**) سکّے کی اصلی مقدار جس سے وہ سکّہ وضع ہوا ہے۔ مثلاً ہمارے روپے کے سکّے کی قدرِ ذاتی بمشکل نو آنے کی ہو گی، کیونکہ یہ جس دھات سے وضع ہوا ہے، اُس کی قیمت نو آنے ہے۔

قدرِ ظاہری (**Face Value**) سکّے کی وہ قدر جو سکّے پر تحریر ہوتی ہے۔ مثلاً ہمارے روپے کے سکّے کی قدرِ ظاہری ایک روپیہ یا سولہ آنے ہے۔

قدرت (**Nature**) جو انسانی دانش کی مداخلت کے بغیر موجود ہے یا آئندہ موجود رہے گی۔ لیکن محض انسان اور قدرت کا سیدھا سادا تضاد صحیح نہیں ہے۔ انسان کا کافی حصہ فطرت یا قدرت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور جو خارجی دُنیا میں موجود ہے اسے انسان نے اپنی دانش کی مدد سے حسبِ منشا تشکیل دیا ہے۔ یہاں انسانی دانش پر زور دینے کا مطلب

یہ ہے کہ یہ عام استعمال، ذوقِ سلیم اور عمرانی افادیت سے ہم آہنگ ہے۔ ورنہ کوئی اور مخلوق قدرت کے چہرے کو تبدیل کرنے کے لیے اپنی دانش استعمال نہیں کرتی۔

قدرتی اضافہ (**Natural increase**) کسی خاص عرصے کے دوران کسی خاص آبادی میں اموات کی نسبت ولادتوں میں اضافہ۔ اس کی برعکس صورتِ حال کو، جبکہ اموات کی تعداد ولادتوں سے زیادہ ہو، قدرتی کمی کہتے ہیں۔ لیکن عام طور پر قدرتی کمی کی بجائے "منفی قدرتی اضافہ" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ قدرتی اضافہ آبادی کے اصل اضافے سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ اس میں ہجرت کرنے والے اشخاص کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اگرچہ کچھ عرصہ گزرنے پر ہجرت بھی قدرتی اضافے پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔

قدرتی ذرائع (**Natural resources**) غیر ترقی یافتہ خام مواد اور غیر استعمال شدہ قوتیں یا قدرت کے دیگر پہلو اپنی بنیادی اور اصل تشکل میں۔

قدرتی کمی (**Natural decrease**) ملاحظہ ہو "قدرتی اضافہ"

قدرتی یا طبعی سائنس **Naturai Science** اُن مظاہر قوتوں اور اسباب و علل سے متعلق صحیح، باضابطہ اور عمومی علم، جو انسانی دانش سے متاثر نہیں ہوتے۔

قدیم انسان (**Primitive Man**) اس اصطلاح کا تعلق مجموعی طور پر تمام قدیم اور قبل تاریخی انسانوں سے ہے۔ ہر وہ انسان یا انسانوں کا گروہ جو تاریخ کے آغاز سے پہلے یعنی فنِ تحریر کی ایجاد سے بیشتر کرۂ ارض پر زندہ رہا تھا

قرضِ عامہ (**Public Debt**) ملاحظہ ہو " محاصل متوقع "

قرضۂ صارف (**Consumer Credit**) صارفین کو اشیائے صَرف خریدنے کے لیے قرضہ دینا۔ موجودہ معاشی لین دین میں ایسے قرضے اتنی اہمیّت رکھتے ہیں کہ اکثر ماہرینِ معاشیات ایسے قرضوں کی زیادتی کو کاروباری بحران کا باعث گردانتے ہیں۔

قومی خود اختیاریت (**Communalism**) زمین، خوراک یا دوسری املاک کی ذاتی یا انفرادی ملکیت کے خلاف، قومی یا اجتماعی ملکیت کا نظام۔

قومی منافع (**National dividend**) (۱) کسی قوم کی مادّی آمدنی، جس میں غیر ممالک سے آمدنی بھی شامل ہے اور جو زر کے پیمانے پر ماپی جا سکے، قومی منافع کہلاتی ہے (پیگیو) (۲) کسی ملک کی محنت اور سرمایہ وہاں کے قدرتی وسائل کو استعمال میں لا کر اشیاء کی ایک خاص نقد مقدار سالانہ پیدا کرتے ہیں، وہی نقد مقدار قومی منافع ہے۔ ایسی اشیاء میں مادی اور غیر مادی اشیاء اور ہر قسم کی خدمات بھی شامل ہیں (مارشل)

قیمت، بازاری (**Market price**) مکمل مقابلے (م) کی شرائط کے تحت قلیل المیعاد قیمت ہوتی ہے جس کے مطابق فروخت کے لیے پیش کی ہوئی مقدار (یعنی رسد) مانگی ہوئی مقدار (یعنی طلب) کے مساوی ہوتی ہے۔ یہ قیمت زیادہ تر طلب کے اثر سے وجود میں آتی ہے اور تھوڑے وقت میں اسے گھٹایا بڑھایا نہیں جا سکتا، اس لیے اسے قلیل المیعاد قیمت

(Short-period price) بھی کہتے ہیں۔

قیمت رسد (Supply price) وہ قیمت جس پر فروشندہ کسی شے کی خاص مقدار فروخت کرنے کے لیے تیار ہے اگر ایک بیوپاری پچاس من کھانڈ بیس روپے فی من فروخت کرنے کے لیے تیار ہے تو اُس کی قیمت رسد بیس روپے فی من ہے

قیمت طلب (Demand price) وہ قیمت جس پر خریدار کسی شے کی خاص مقدار خریدنے کے لیے تیار ہوتا ہے اگر ایک طالب علم چار قلمیں بحساب دو آنے فی قلم خریدنے کے لیے تیار ہے تو قلم کی قیمت طلب دو آنے فی قلم ہے۔

قیمت متوازن (Equilibrium price) وہ قیمت جو طلب اور رسد کی دو متضاد قوتوں کے توازن پر آنے سے وجود میں آتی ہے۔

قیمت معیاری (Normal price) وہ قیمت جو طلب اور رسد کے پیچیدہ عمل کے باعث بازار میں طویل مدت میں رواج پاتی ہے ، جبکہ تمام معاشی قوتیں اپنا اثر تیزی سے ڈالتی ہیں۔ اسے طویل المیعاد قیمت (Long-period price) بھی کہتے ہیں۔

ک

کارپوریشن یا بلدیہ (Corporation) ایک ایسی معاشرتی اور معاشی تنظیم جس کی تشکیل عوام قانونی منظوری لے کر اپنے مفاد کی خاطر اور اپنے مالکانہ حقوق منوانے کے لیے کرتے ہیں۔

کارٹل (Kartel) مقابلہ کرنے والے آجر اپنی ایک مرکزی انجمن بنا لیتے ہیں جو ہر ایک شئے کی قیمت مقرر کرتی ہے اور قیمت فروخت کا بھی تعین کرتی ہے۔ اور تقریباً فروختگی کے تمام انتظام کو اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے۔ ایسی مرکزی اور متحد انجمنوں کو کارٹل کہتے ہیں۔

کارخانہ داری (Factory System) صنعت و حرفت کا ایسا نظام جس میں بجلی وغیرہ کی قوت سے چلنے والی مشین کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا مالک اسے چلانے کے لئے اجرتوں پر کچھ ملازم رکھ لیتا ہے۔ اس نظام کی وجہ سے ایک طرف تو قوت کے نئے نئے وسائل و ذرائع کا انکشاف ہوا اور دوسری طرف نئی نئی مشینیں ایجاد کی گئیں۔ اس نظام کا آغاز سب سے پہلے انگلستان میں ۱۷۵۰ء کے لگ بھگ ہوا

کاروبار (**Business**) زندگی بسر کرنے کی کارروائیوں سے مخصوص حالات کے مطابق عمل۔ عملی طور پر اس کو ایک طرف تو پیشوں سے ممیز کیا جاتا ہے اور دوسری طرف سرمایہ کاری سے۔ اس میں ملکیت اور تنظیم کا حصہ ہوتا ہے لہٰذا یہ مزدوروں کی شراکت، کاریا زمیندار یا صرف سرمایہ دار کی اس شراکت سے، جس میں وہ عملی طور پر کوئی حصہ نہ لے، بالکل مختلف ہے زیادہ واضح طور پر کاروبار ایک پیدائش کی اکائی ہوتی ہے جو کسی ثقافت کی مخصوص طرز پر منظم ہوتی ہے۔

کاروباری بحران (**Business Cycle**) خوشحالی کا فقدان اور کساد بازاری، جو سرمایہ داری نظام کی خصوصیت ہے اور موجودہ حالات میں جس سے چھٹکارا ابھی نہیں پایا جا سکتا۔ بحرانی صورت نامناسب اور بدقسمت ہوتی ہے کیونکہ معاشی حالات کبھی اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں لوٹتے۔

کاروباری تنظیم (**Business Organization**) معاشی اشیاء کی پیدائش اور تبادلے کے لیے انسانی تعاون کی ایک منظم تشکیل۔ زیادہ ترقی پذیر شکل میں، جیساکہ زیادہ ترقی یافتہ صنعتی طریقوں کو استعمال کرنے والے ممالک میں ہے۔ کاروباری تنظیم معاشی سرگرمیوں کا ایسا نظام ہے جس کے سربراہ زمین کے خام وسائل کو موجودہ مستعد ذرائع سے ان لوگوں کے استعمال کے لیے مکمل اشیاء میں تبدیل کرتے ہیں جو کسی ایسی قیمت پر ان اشیاء کو خرید سکتے ہوں جس پر مصارفِ پیدائش بھی پورے ہو جائیں اور پیدائش کاروں کو منافع بھی ہو۔ ایسے نظام میں آج کل وسائل اور اشیائے سرمایہ دم، وسیع پیمانے

پر ذاتی ملکیت میں ہوتی ہیں اور زیادہ تر رجحان پیدائش اشیاء اور منافع کی طرف ہوتا ہے۔ موجودہ کاروباری نظام کی بڑی بڑی خصوصیات یہ ہیں (۱) مالکان کو منافع (۲) مزدوروں کو معاوضہ (۳) متوسط طبقہ کے کارندوں کو تنخواہ (۴) مخصوص سرمایہ کاری (۵) قانونی امداد اور سرکاری تحفظ (۶) بنک کاری کی خدمات (۷) حساب کتاب کا نظام (۸) بیمہ (۹) تجرباتی معمل (۱۰) مشینی تکنیک (۱۱) مخصوص خریداری (۱۲) مخصوص پیدائش (۱۳) مخصوص اشتہار بازی (۱۴) مخصوص فروخت (۱۵) ذاتی مفاد کے لئے مخصوص اور اکثر نہ دکھائی دینے والی سرکاری ایجنسی کا استعمال۔

کاروباری نمائندہ: (**Buziness Agent**) کسی مقامی تجارتی یونین کا تنخواہ دار سربراہ جو منتظمہ ملازم بھرتی کرنے والے افسر اور یونین کے ارکان کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ اگرچہ کاروباری نمائندہ نظری طور پر یونین کے ارکان میں سے ہی منتخب کیا جاتا ہے لیکن بہت سے کاروباری نمائندے یونین کے ارکان اور ملازم رکھنے والوں پر یکساں طور پر بہت زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

کارور، تھامس نکسن (**Thomas Nixon Carver**) ولادت ۱۸۶۵ء۔ امریکہ کے ممتاز ماہر معاشیات۔ ہارورڈ یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر تھے۔

کاشت کی اکائی (**Unit of Cultivation**) وہ چھوٹا سے چھوٹا کھیت جہاں بار آور کاشت ممکن ہو۔ پاکستان میں کاشت کی اکائی کا رقبہ

تقریباً چار ایکڑ ہے چند دوسرے ممالک کی کاشت کی اکائی یہ ہے: سکاٹ لینڈ ۷۵ ایکڑ، ویلز ۳۷ ایکڑ، انگلستان ۲۷ ایکڑ، جرمنی ۲۰ ایکڑ، فرانس ۱۵ ایکڑ، بلجیم ۵ ایکڑ، جاپان ۲ ایکڑ۔

کاشتِ عمیق (Intensive cultivation) پرانے قطعاتِ اراضی ہی پر زیادہ محنت اور زیادہ سرمایہ صرف کر کے بار بار کاشت کیے جانا۔ یہ عمل اُن ممالک میں رائج ہے جہاں زمین محدود ہے اور آبادی ضرورت سے زیادہ ہے، مثلاً پاکستان، بھارت، چین، ڈنمارک وغیرہ۔

کاشتِ وسیع (Extensive cultivation) نئے نئے قطعاتِ اراضی کو جو اب تک بیکار پڑے تھے، زیرِ کاشت لانا۔ یہ عمل انھی ممالک میں ممکن ہے جہاں زمین کافی زیادہ اور سستی ہو۔ کاشتکاری کا یہ طریقہ برما، آسٹریلیا، کینیڈا اور رُوس میں رائج ہے۔

کثرت (Abundance) ایک اچھی زندگی کے لیے جسمانی بنیاد مہیا کرنے کے لیے خاطر خواہ ضروریات، آسائشات اور سادہ تعیشات کی بہم رسانی۔ یہ اصطلاح موجودہ سالوں ہی میں استعمال ہونے لگی ہے۔ خاص طور پر اصل قلت اور اس سے متعلق فلاسفی کے مقابلے میں "کثرت کی معیشت" کے نظریے (Concept of an economy of abundance) کے بارے میں استعمال ہوتی ہے۔

کساد بازاری (Depression) کاروباری سرگرمیوں کا معمول کی حد سے نیچے گر جانا (م) کاروباری بحران۔

کفایت (**Economy**) ذرائع آمدنی اور اخراجات کو توازن میں رکھنا، کفائت شعاری کرنا۔

کفائتیں، خارجی (**External economies**) خارجی کفائتیں کسی خارجی عامل پیدائش کے کاموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ کفائتیں صنعت و حرفت میں ترقی کی بدولت پیدا ہوتی ہیں۔ ان سے تمام فرمیں استفادہ کرتی ہیں اور یہ کسی بھی ادارے تک محدود نہیں ہوتیں۔

کفائتیں، داخلی (**Internal economies**) داخلی کفائتیں کسی خاص فرم کی اندرونی تنظیم کی قابلیت اور کارکردگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور ان سے صرف وہی خاص فرم مستفید ہو سکتی ہے۔

کلارک، جان بیٹس (**John Bates Clark**) ولادت ۱۸۴۷ء۔ وفات ۱۹۳۸ء۔ امریکہ کے سربرآوردہ معاشیات داں جو کلاسیکی مکتبِ خیال کے افکار و نظریات کے زبردست حامی تھے۔ یونیورسٹی کی تعلیم کے دوران میں انھیں روزی بھی کمانی پڑتی تھی، اس لیے انھیں بار بار یہ تعلیم ترک کرنی پڑی۔ اُنھوں نے تین بار یونیورسٹی کا داخلہ لیا اور تین بار چھوڑا۔ حصولِ تعلیم کے بعد جب معاشیات کے پروفیسر بنے تو اتنے کامیاب ثابت ہوئے کہ امریکہ کے ہر بڑے کالج اور ہر بڑی یونیورسٹی میں تھوڑا بہت عرصہ یہ پروفیسر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ان کی نہایت اہم تالیف "تقسیم دولت" ہے جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی تھی۔

کلّیت پسندی (**Totalitarianism**) زندگی کی تمام معاشری

سرگرمیوں اور معاشری گروہوں اور اداروں پر ہیئتِ سیاسیہ کا کُلّی اختیار ہے ہیئتِ سیاسیہ یا سیاسی اجارہ داری یا کُلّیت پسند حکومت کسی قسم کی مخالفت یا تنقید یا حزبِ اختلاف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ موجودہ زمانے کی آمرانہ حکومتیں پچھلے زمانے کی مطلق العنان حکومتوں کے برعکس محض سیاسی اداروں اور قوتوں پر اختیار رکھنے کو کافی نہیں سمجھتیں بلکہ ہر معاشری عمل کو اپنی مرضی و اختیار کے تابع کر لیتی ہیں۔

کمیٔ قدر (Depreciation) قیمتیں زیادہ ہوں گی تو اشیاء تھوڑی مقدار ہی میں خریدی جائیں گی، یعنی زر کی قدر کم ہو گی۔ کمیٔ قدر کا باعث زیادہ قیمتیں ہوتی ہیں۔

کورنو، انطاوُنی آگسٹن (Antoine Augustin Cournot) ولادت ۱۸۰۱ء وفات ۱۸۷۷ء۔ فرانس کا معاشیات داں اور ریاضی داں۔ زندگی بھر فرانس کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں اہم علمی عہدوں پر فائز رہے۔ ان کی عالمی شہرت کا باعث یہ ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے معاشیات پر ریاضی کا اطلاق کیا، یہ دوسری بات ہے کہ ان کے کام کو ان کی زندگی میں پہچانا نہیں گیا۔

کول، جارج ڈگلس ہووارڈ (George Douglas Howard Cole) ولادت ۱۸۸۹ء انگلستان کے معاشیات داں، گلڈ اشتمالیت کی تحریک کے بڑے رہنماؤں میں سے ایک۔ یہ تحریک پہلی جنگ عظیم کے دوران میں بڑی سرگرم اور فعّال تھی۔

کوئزنے، فرانکوئس (**Francois Quesnay**) ولادت ۱۶۹۴ء، وفات ۱۷۷۴ء۔ ایک فرانسیسی وکیل کے بیٹے، لوئی چہاردہم کے طبیب بنائے۔ دربار میں رہتے تھے تو طب کا مطالعہ کرتے تھے اور امراض اور ان کے علاج پر کتابیں لکھتے تھے۔ گھر آتے تھے تو معاشیات کا مطالعہ کرتے تھے اور معاشی مسائل پر کتابیں تصنیف کرتے تھے انھیں فطرت آئینی (م) کے معاشی مکتب خیال کا مسلّمہ قائد سمجھا جاتا ہے۔

کیرنز، جان ایلیٹ (**John Elliot Cairnes**) ولادت ۱۸۲۳ء، وفات ۱۸۷۵ء آئرلینڈ کے ماہر معاشیات جو سیاسیات سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ ایک شراب بنانے والے کے بیٹے تھے، اس لیے قدرتی طور پر خود بھی باپ کا پیشہ اختیار کیا، لیکن انھیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اُن کا میدان شراب نہیں علم ہے۔ علمی تجسّس نے انھیں قانون کی اعلیٰ ڈگری دلوائی، لیکن اُن کا وقت زیادہ تر معاشی مسائل کے مطالعے میں صرف ہوتا تھا۔ جب ڈبلن یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر کی جگہ خالی ہوئی تو یہ عہدہ ایک یورپ کے اثر رسوخ سے انھیں سپرد کیا گیا آخر عمر میں وہ لندن یونیورسٹی میں بھی اس مضمون کے استاد رہے۔

کیری، ہنری سی (**Henry C. Carey**) ولادت ۱۷۹۳ء، وفات ۱۸۷۹ء امریکہ کا معاشیات داں جو فلاڈلفیا میں پیدا ہوا تھا اور ایک معروف معاشیات داں، سیاسی مصلح، مدیر اور ناشر کا بیٹا تھا۔ باپ کی ساری خصوصیات اُس میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ معاشیات میں اس کی

اہمیت یہ ہے کہ اُس نے ریکارڈو (م) کے نظریۂ لگان کی تردید کی تھی، جو یہ ہے کہ جوں جوں تہذیب ترقی کرتی ہے، زمین کی بار آوری میں بتدریج کمی ہو جاتی ہے۔

کیسل، گستاف (Gostav Cassel) ولادت ۱۸۶۶ء۔ سویڈن کے ماہر معاشیات جو اس وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں کہ وہ نظریۂ مقدارِ زر (م) کے زبردست حامی ہیں اور کمال کی بات یہ ہے کہ اُنھوں نے اِس نظریے کا اطلاق اور بالکل صحیح اطلاق پہلی جنگ عظیم کے دوران میں مختلف اقوام کی معاشی حالت پر کر کے دکھایا تھا۔

کیلوِن، جان (John Calvin) ولادت ۱۵۰۹ء، وفات ۱۵۶۴ء۔ سوئٹزرلینڈ کے عالم دین اور سیاسی مصلح جن کے مقاصد کا مرکز عوام کی معاشی بہبود تھی۔

کینٹیلون، رچرڈ (Richard Cantillon) ولادت ۱۶۸۰ء، وفات ۱۷۳۴ء۔ فرانس کے بنک کار اور معاشیات داں۔ ان کے معاشی مقالات کا سُراغ اُنیسویں صدی میں مشہور ماہر معاشیات ڈبلیو ایس جیونز نے لگایا تھا، ورنہ اس سے قبل وہ گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے۔

کینز، جان مینارڈ (John Maynard Keynes) ولادت ۱۸۸۳ء، وفات نامعلوم۔ انگلستان کے ممتاز معاشیات داں جنھوں نے موجودہ معاشی افکار و مسائل پر کڑی تنقید کی ہے۔ اُن کو خاص شہرت اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ اُنھوں نے ۱۹۱۹ء ہی میں یہ پیش گوئی کر دی تھی

کہ صلح نامہ ورسیلز اپنی معاشی خامیوں کے باعث ناکام ہو جائے گا، چنانچہ وہ ناکام ہُوا۔

گ

گروٹیس، ہیوگو (Grotius Hugo) ولادت ۱۵۸۳ء، وفات ۱۶۴۵ء۔ ہالینڈ کا معروف قانون داں جن کی کتاب "قوانین امن و جنگ" بین الاقوامی قانون پر لکھی ہوئی کتابوں میں بڑی مشہور، مستند اور اہم سمجھی جاتی ہے

گرے، جان (John Gray) ۱۷۹۹ء، وفات ۱۸۵۰ء انگلستان کے سیاسی و اخلاقی مصلح۔ بے شمار کتابوں کے مصنف، اشتمالیت کے حامی۔ انگلستان میں ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۵ء کے درمیانی عرصے میں جو اشتمالی معاشری بغاوت ہوئی تھی، اُس کے سربراہ تھے۔

گریشم، سر تھامس (Sir Thomas Gresham) ولادت ۱۵۱۹ء، وفات ۱۵۷۹ء۔ انگلستان کے تاجر، مشیر مالیات، ہنری ہشتم اور ملکہ الزبتھ کے مالی مشیر۔ اپنے نام کے قانون یعنی قانونِ گریشم" (م) کے باعث کافی مشہور ہیں۔

گِل خوری (Geophagy) مٹی کھانے کی بیماری۔ الاباما اور بہار جیا کے بعض افلاس زدہ علاقوں میں مٹی کو بطورِ غذا کے استعمال کرتے ہیں

گنجانی (**Density**) جگہ کے لحاظ سے تناسب۔ یہ تناسب انسانوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ کسی دوسری شے کی مقدار کے مقابلے میں بھی ہو سکتا ہے جگہ طوالت کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے اور رقبے اور جسامت کے لحاظ سے بھی

گنجانی، آبادی کی (**Density of population.**) خاندانوں، گھروں یا انسانوں کی فی ایکڑ یا فی مربع میل تعداد۔

گنجانی کی کمی (**Depopulation.**) ملک بدر کرنے یا ہجرت کرنے، یا جنگ، یا بیماری کے باعث آبادی میں شدید کمی ہو جانا۔

گوڈون، ولیم (**Godwin William**) ولادت ۱۷۵۶ء، وفات ۱۸۳۶ء۔ انگلستان کے ایک پادری کے بیٹے اور غیر مذہبی خیالات کے آدمی تھے۔ جوانی میں مذہب کے خلاف ہونے کے بعد انھوں نے پادری کا عہدہ ترک کر کے تصنیف و تالیف کا پیشہ اختیار کر لیا اور جلد ہی کامیاب بھی ہو گئے۔ فرانسیسی انقلاب کے زمانے میں اُن کی تحریروں کو جو زیادہ تر فلسفہ سیاست سے متعلق ہوتی تھیں، بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ لیکن بار بار کی شادیوں کے باعث اُن پر حد سے زیادہ قرضہ چڑھ گیا۔ روزگار کی خاطر لکھنے کی ضرورت کی وجہ سے اُن کی تحریر کی رُوح ختم ہو گئی۔

گوسن، ہرمن ہنرک (**Hermann Heinrich Gossen**) ولادت ۱۸۱۰ء، وفات ۱۸۵۸ء۔ جرمنی کے معاشیات داں جن کی تحریروں نے ڈبلیو ایس جیونز (م) کے نظریات کے لیے راستہ ہموار کیا۔ اُن کا شمار اُن بدنصیب مصنفوں میں ہو سکتا ہے جنھیں اُن کی وفات کے بعد پہچانا جاتا

ہے۔

گھریلو دستکاری (Cottage industry) ایسی صنعتیں جو کارخانوں کے بجائے گھروں میں محدود ہیں اور جن میں عام طور پر مشینوں کا استعمال نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو انتہائی سادہ مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔

ل

لاسل، فرڈیننڈ (**Ferdinand Lassalle**) ولادت ۱۸۲۵ء، وفات ۱۸۶۴ء۔ جرمنی کی اشتمالی تحریک کے اولین رہنماؤں میں سے ایک۔ نوجوانی کے زمانے میں برلن یونیورسٹی میں لسانیات اور فلسفے کی تعلیم پا رہے تھے کہ اُن کی ملاقات ایک رئیس خاتون سے ہوئی جس نے اپنے شوہر کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ لاسل کے جی میں کیا آئی کہ لسانیات اور فلسفہ چھوڑ چھاڑ قانون کی ڈگری حاصل کی۔ یہ ڈگری حاصل کرنے کے بعد اُس خاتون کے مقدمے کی پیروی کی اور پورے پندرہ سال تک پیروی کی، لیکن خدا کا شکر ہے کہ مقدمہ جیت گئے، ہارے نہیں۔ اس عرصے کے بعد جب دوبارہ زندگی کے حقیقی مسائل کی طرف رجوع ہوئے تو مزدوروں اور نچلے طبقے کی دستگیری کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں بسمارک کی حکومت سے بھی کئی بار ٹکر لی۔ ۱۸۶۴ء میں شومئی قسمت سے شریف گھرانے کی ایک جوان عورت کے عشق میں مبتلا ہو گئے۔ عورت کے ماں باپ نے اُس کے اشتمالی خیالات کے باعث شادی کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی بیٹی کی منگنی کسی اور شخص

سے کر دی۔ ایک دن لاسّل نے اُس عورت کے باپ اور ہونے والے شوہر پہ حملہ کیا، لیکن خود ہی موت کے گھاٹ اُتر گئے۔

لاک، جان (**John Locke**) ولادت ۱۶۳۲ء، وفات ۱۷۰۴ء انگلستان کے عظیم فلسفی، ایک معمولی کاشتکار کے بیٹے۔ باپ نے پادری بنانا چاہا لیکن یہ ڈاکٹر بن گئے۔ اپنے ملک کی سیاسی حکمت عملی کی پُر زور مخالفت کرنے کے باعث جلاوطنی اختیار کر کے ہالینڈ بھاگنا پڑا۔ ۱۶۸۸ء میں جب سیاسی انقلاب آیا تو یہ واپس انگلستان چلے آئے۔ اِس وقت تک اپنی تحریروں کے باعث اُنھیں بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی تھی۔ انقلابی حکومت کے اغراض و مقاصد اُن کی منشا کے مطابق نہ تھے، اس لیے ایک گاؤں میں جا کر آباد ہو گئے اور آخری سانس تک وہاں لکھنے پڑھنے کے کام میں مستغرق رہے۔

لسٹ، فریڈرک (**Friedrich List**) ولادت ۱۷۸۹ء، وفات ۱۸۴۶ء۔ جرمنی کے مشہور معاشیات داں، معاشیات کے رومانی مکتبِ خیال کے بانی۔ ایک موچی کے گھر میں پیدا ہوئے۔ باپ کا پیشہ اختیار کرنے کے اہل تھے نہ رضامند، اس لیے محکمہ تعلقات عامہ میں کلرک بن گئے اور رفتہ رفتہ سیکرٹری کے عہدے پہ جا پہنچے۔ نظم و نسق کی اصلاحات کی حمایت کرنے کی وجہ سے کچھ عرصہ قید خانے میں بھی رہے۔ جب اُنھوں نے امریکہ چلے جانے کا وعدہ کیا تو رہا کر دیا گیا۔ آخر عمر میں صحت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ اُنھیں خودکشی کرنی پڑی۔ اُن کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ "قومی معاشیات"

کے نام سے ہو چکا ہے۔ ترجمہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے کیا ہے۔

لگان (Rent) (۱) "زمین" کا وہ معاوضہ ہے جو پیدائش دولت کے کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے زمین کو ملتا ہے (۲) یہ قدرتی عطیوں کے استعمال کا معاوضہ ہوتا ہے، اِس لیے کہ اسے اپنی مرضی کے مطابق بڑھایا نہیں جا سکتا (چیپمین)

لگان قلّت (Scarcity rent) جب آبادی کے اضافے کی وجہ سے زمینِ مختتم (م) کو بھی زیر کاشت لایا جائے گا تو مالکان اپنی اراضی کے لیے کچھ نہ کچھ طلب کریں گے۔ زمین مختتم کو استعمال کرنے کے معاوضے میں جو کچھ ادا کیا جائے گا، اُسے قلّت کا لگان کہتے ہیں۔

لگان کا نظریہ (Theory of rent) ملاحظہ ہو "نظریۂ لگان"

لگان مثل (Quasi rent) ملاحظہ ہو "مثل لگان"

لگان، معاہدے کا (Contract rent) ایک عام معاوضہ جو ایک مزارع مالکِ اراضی کو اس لیے ادا کرتا ہے کہ اُس نے اُس کی زمین کو استعمال کیا ہے، اسے معاہدے کا لگان اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دو فریقوں کے درمیان معاہدے کے ذریعے طے پاتا ہے۔

لونگ فیلڈ (Longfield) ولادت ۱۸۰۲ء، وفات ۱۸۸۴ء آئرلینڈ کے معاشیات داں۔ اصولِ افادۂ مختتم کی پیچیدگیوں کو سلجھانے کے سلسلے میں خاصا نام پایا ہے۔

م

مارشل، الفرڈ (Alfred Marshall) ولادت ۱۸۴۲ء،

وفات ۱۹۲۴ء۔ انگلستان کے قابل اور مشہور معاشیات داں، جو نئے کلاسیکی مکتب خیال کے مسلّمہ قائد بھی ہیں۔ غالباً وہ موجودہ زمانے کے ایسے معاشیات داں ہیں جن کی تصانیف کا مطالعہ ساری دُنیا میں کیا جاتا ہے اور سب مصنفوں سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ کیمبرج سے تعلیم حاصل کی اور برسٹل اور آکسفورڈ میں پروفیسر رہے اُن کی مقبول ترین تصنیف "اصولِ معاشیات" پہلی بار ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی وہ خود تو پادری بننا چاہتے تھے لیکن انتشارِ ذہنی، انھیں کھینچ کر فلسفے، تاریخ اور معاشیات کے میدان میں لے آیا۔

مارکس، ہنرک کارل (Heinrich Karl Marx) ولادت

۱۸۱۸ء، وفات ۱۸۸۳ء۔ جرمنی کے مشہور فلسفی اور اشتمالی تھے اینجلز کے بچپن کے دوست تھے۔ اور آخر عمر تک دوستی کا حق ادا کیا۔ اینجلز کی رفاقت میں اشتمالیت اور جدلی مادّیت کے مختلف پہلوؤں اور نظریوں پر بے شمار مضامین لکھے۔ جلاوطنی پر لندن میں آکر آباد ہو گئے۔ لندن ہی میں انھوں نے

اپنی گراں بہا اور یادگار کتاب "سرمایہ" لکھی۔ اشتراکیت کی عمارت درحقیقت مارکس کی تعلیمات پر کھڑی ہے۔

مالتھس، تھامس رابرٹ (Thomas Robert Malthus)

ولادت ۱۷۶۶ء وفات ۱۸۳۴ء انگلستان کے مشہور معاشیات داں تھے وہ معاشرت کے علاوہ تاریخ اور ریاضی کے بھی زبردست عالم و فاضل تھے۔ اس نے سائنس کے اصولوں کے مطابق مسئلہ افزائشِ آبادی کا مطالعہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نپولین کی جنگوں اور صنعتی انقلاب کے آغاز نے معاشرے کا قدیم نظام درہم برہم کر دیا تھا۔ اور بے روزگاری اور غریبی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اس امر کے پیش نظر کہ ملک کی آبادی میں جس رفتار سے اضافہ عمل میں آتا ہے اُس رفتار سے خوردنی اجناس کی پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں، مالتھس کو خطرہ تھا کہ انسان کی فلاح و بہبود میں سخت مشکلات حائل ہیں۔ یہ مشکلات صرف اسی طرح رفع کی جا سکتی ہیں کہ آبادی ایک حد کے اندر رہے اور اس سے تجاوز نہ کرنے پائے۔ چنانچہ وہ شادی میں تاخیر کرنے اور عمر بھر مجرّد رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ شادی کے بعد بھی ضبطِ تولید سے کام لینے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ مالتھس نے اپنے مقالے "اصول آبادی" میں اس مسئلے کے ہر پہلو پر نہایت تفصیل اور گہرائی سے نظر ڈالی۔

مالتھس کا نظریۂ آبادی (Malthusian theory of population)

آبادی کے بارے میں مالتھس کا نظریہ یہ ہے کہ کسی ملک کی آبادی وہاں کی خوراک کے مقابلے میں بہت تیزی سے بڑھتی ہے ہر ملک

میں آبادی کا رجحان مسلسل اضافے کی طرف ہے۔ عام حالات میں آبادی جیومٹری کی تدریجی رفتار یعنی ۱، ۲، ۴، ۸، ۱۶، ۳۲، ۶۴ وغیرہ کے مطابق بڑھتی ہے، لیکن اس ملک کی پیداوار میں اس تیزی سے اضافہ نہیں کیا جاتا۔ خوراک حساب کی تدریجی رفتار یعنی ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ وغیرہ کے مطابق بڑھتی ہے خوراک اور آبادی میں اس فرق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب آبادی کی رفتار خوراک کی رسد سے سبقت لے جاتی ہے۔ انسان کے تاریک مستقبل، افلاس اور بیماری کے اسباب یہی ہیں۔

مالیاتِ عامہ (Public Finance) یعنی سرکاری مالیات۔ حکومت جن طریقوں سے اپنی آمدنی حاصل کرتی ہے اور پھر اُسے خرچ کرتی ہے، نیز مالیات کا انتظام کرنا، مثلاً میزانیہ بنانا، منظور کرنا، تنقیح حسابات، اور آمدنی کم رہ جانے کی صورت میں قرضہ حاصل کرنا، یہ سب مالیاتِ عامہ کے زُمرے میں داخل ہیں۔

مبادلاتِ خارجہ (Foreign Exchanges) کیونکہ مختلف ممالک میں مختلف نظامِ زر ہوتے ہیں، اس لیے درآمد کرنے والے ملکوں کو اپنی درآمد کے لیے برآمد کرنے والے ملکوں کی کرنسی میں ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ وہ اصول جس کے تحت یہ غیر ملکی ادائیاں ہوتی ہیں، "مبادلاتِ خارجہ" کہلاتا ہے۔

مبادلہ (Exchange) معاشیات کے چار مستقل شعبوں (صرفِ دولت، پیدائش، مبادلۂ دولت اور تقسیم دولت) میں سے تیسرا شعبہ۔ اس شعبے کے تحت اُن اصولوں کی چھان بین کی جاتی ہے جن کے ذریعے مختلف

افراد اور مختلف اقوام کے مابین اشیاء و خدمات یعنی دولت کا مبادلہ ہوتا ہے۔ چونکہ فی زمانہ دولت کا مبادلہ زر کی صورت میں کیا جاتا ہے، اس لیے اس شعبے کے تحت قدر اور قیمت کے مسائل کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

مبادلۂ پیداوار (Produce exchange) ایسا منظم بازار جس میں عموماً زرعی پیداوار کا کاروبار مستقبل کے اچھے حالات کی اُمید پر ہوتا ہے

مبادلۂ ذخائر (Stock exchange) یہ ایسا منظّم بازار ہوتا ہے جس میں ذخائر اور حصص کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

مبادلے کا ٹکسالی درجۂ مساوات (Mint par of exchange) اگر دو ملک اپنی اپنی کرنسی میں ایک ہی دھات استعمال کرتے ہوں تو ان کے درمیان شرحِ مبادلہ عام حالات میں ان کی کرنسیوں کی مقدار کے حساب سے متعین ہوگی۔ اس عمل کو مبادلے کا ٹکسالی درجۂ مساوات کہتے ہیں۔ انگلستان کے پونڈ اور امریکا کے ڈالر سونے کے ہیں۔ پونڈ اور ڈالر دونوں میں سونے کی مقدار کو ملحوظ رکھ کر شرحِ مبادلہ طے ہوتی ہے۔

مثل لگان (Quasi rent) لگان پیدا ہونے کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ زمین کی رسد ہر وقت محدود ہوتی ہے اور طلب میں اضافے کی وجہ سے اس میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا، لیکن پیدائش دولت کے کسی اور عامل کی رسد بھی وقتی طور پر محدود ہو جاتی ہے، اور جب ایسا وقوع پذیر ہو جاتا ہے تو اس صورت میں نمائندہ منافع کی نوعیت لگان کی ہوتی ہے، اسے اصطلاحاً "مثل لگان" کہتے ہیں۔

محاصلِ راست (Direct Revenues) محاصل عامہ کی ایک قسم جو زمین، معدنیات، جنگلات، ماہی گیری اور ایسے دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں جن کی ملکیت پر حکومت کا قانونی حق ہوتا ہے۔ سرکاری اِملاک، عطیات، تحائف، خراج، تاوان، سرکاری کاروبار وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

محاصلِ عامہ (Public Revenues) حکومت کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے لازماً مصارف برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آمدنی میں یوں تو زمین، معدنیات، جنگلات، ماہی گیری، عطیات، تاوان وغیرہ جیسی چیزیں بھی شامل ہیں، جن پر حکومت کا قانونی حق ہوتا ہے لیکن آمدنی کے اِن صیغوں سے اصل اخراجات کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے حکومت عوام کی آمدنی میں سے کچھ حاصل کرتی ہے۔ لوگ جو آمدنی کماتے ہیں۔ اُس کا ایک حصہ حکومت کو ادا کرتے ہیں، اسی کو "محاصلِ عامہ" کہتے ہیں۔

محاصلِ ماخوذ (Derived Revenues) محاصل عامہ کی ایک قسم جو حکومت عوام کی آمدنی سے وصول کرتی ہے۔ محصول، فیس، خاص چندہ، جرمانے، کسٹم وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

محاصلِ متوقع (Expected Revenues) محاصل عامہ کی ایک قسم۔ بعض اوقات حکومت کے اخراجات، آمدنی کی نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ قلیل اور طویل مدت کے منصوبوں پر عوام سے قرضے طلب کرتی ہیں، اسے متوقع محاصل کہتے ہیں اور اس میں عموماً صرف قرضِ عامہ

ہی شامل ہوتا ہے۔

محصولات، تامینی (Protective duties) کسی ملک کی حکومت اُن اشیا پر محصول لگاتی ہے جو بیرونی ممالک سے اس مقصد کے لیے منگوائی جاتی ہیں کہ ملکی صنعتوں کو غیر ملکی صنعتوں کے مقابلے سے بچایا جائے، ایسے محصول کو "تامینی محصول" کہتے ہیں۔

محصولات، مالیاتی (Revenue duties) جب حکومت اپنی مالیات میں اضافہ کرنے کے لیے کوئی محصول عائد کرتی ہے تو ایسے محصول کو "مالیاتی محصول" کہا جاتا ہے۔

محصولات، وراثتی (Death duties) جب ایک شخص مر جاتا ہے اور اس کی وصیت کے مطابق اُس کے کسی عزیز کو جائداد دی جاتی ہے تو اس پر بعض ممالک میں مثلاً امریکا اور انگلستان میں وراثتی محصول لگایا جاتا ہے۔

محصول (Tax) یہ ایک لازمی ادائی ہے جسے لوگ حکومت کو ادا کرتے ہیں۔ اس کے معاوضے میں حکومت کی طرف سے کسی براہِ راست فائدے کی توقع نہیں ہوتی۔ اگرچہ ہر محصول گزار بالواسطہ محصول کی مجموعی آمدنی سے فائدہ اُٹھاتا ہے، کیونکہ مجموعی آمدنی دفاع، پولیس، تعلیم اور صحت وغیرہ کے مجموعی فائدے کے کاموں پر صرف کی جاتی ہے۔ محصول آمدنی، محصول فروخت، محصول چونگی اس کی عام مثالیں ہیں۔

محصول آمدنی (Income tax) جو کسی فرد یا افراد (فرم)، کی

آمدنی پر لگایا جاتا ہے۔ اس کی شرح مقررہ ہوتی ہے۔

محصول، ایزادی منافع (Excess Profits tax) یہ محصول عام طور پر جنگ کا پیمانہ کہلاتا ہے۔ جنگ کے زمانے میں اکثر کاروباری لوگ امن کے زمانے کی نسبت زیادہ منافع کماتے ہیں، اس لیے اُن پر ایزادی محصول لگایا جاتا ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران میں (سنہ ۱۹۴۰ء) ہندوستان میں یہ محصول پچاس(۵۰) فی صد کی شرح سے لگایا گیا تھا۔

محصول بالواسطہ (Indirect tax) محصول کا بوجھ محصول گزار کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر پڑے تو اس قسم کے محصول کو 'بالواسطہ' کہا جاتا ہے۔ اشیاء پر محصول بالعموم 'بالواسطہ' ہی ہوتا ہے۔ قیمتیں بڑھا کر اُن کا بار صارفوں پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔

محصول بلاواسطہ (Direct tax) محصول کا دباؤ اس شخص پر ہوتا ہے جو محصول ادا کرتا ہے۔ یعنی محصول کی ادائیگی کا بوجھ محصول گزار ہی پر پڑے تو اس قسم کے محصول کو 'بالواسطہ' کہا جاتا ہے۔

محصول بحساب مالیّت (Ad Valorem duties) اشیاء پر دو طریقوں سے محصول لگایا جاتا ہے، اُن کی قدر و مالیت کے حساب سے یا اُن کی مقدار یا وزن کے حساب سے۔ جو محصول مالیت کے حساب سے لگایا جاتا ہے،...

....

....

.... اُسے 'محصول بحساب مالیت' کہتے ہیں اور جو محصول اشیاء کے

وزن یا مقدار یا حجم کے مطابق لگایا جاتا ہے، اُسے محصول بحساب پیمانہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں بیرونی ممالک سے جو ریڈیو سیٹ درآمد کئے جاتے ہیں، اُن پر "محصول بحساب مالیت" لگایا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف کوئلے کے ایک ٹن وزن پر یا پٹرول کے ایک گیلن پر "محصول بحساب پیمانہ" یا "مخصوص محصول" لگایا جاتا ہے۔

محصول متزائد (Progressive taxation) اگر آمدنی بڑھنے کے ساتھ ساتھ محصول کی شرح بھی بڑھتی رہے تو ایسے محصول کو "متزائد" کہا جائے گا۔ فرض کیجئے کہ ایک ہزار روپے تک کی آمدنی کے لیے شرح محصول ایک فی صد ہے، ہزار اور دو ہزار کے درمیان شرح محصول دو فی صد اور دو ہزار اور تین ہزار کے درمیان آمدنی پر شرح محصول تین فیصد ہے۔ تو آمدنی کے ہر درجے کے ساتھ شرح محصول بدلتی جاتی ہے

محصول متناسب (Proportional taxation) جس کا تناسب نہ بدلے، خواہ آمدنی میں کتنی ہی کمی بیشی ہوتی رہے۔ فرض کیجئے کہ محصول آمدنی کی شرح ایک فی صد ہے، تو سو روپے پر محصول ایک روپیہ، ایک ہزار پر محصول دس روپے، اور دس ہزار پر محصول سو روپے۔ غرض محصول متناسب ہی رہا۔

محصول، مخصوص (Specific duties) ملاحظہ ہو "محصول بحساب مالیت"۔

محصول، زائد (Super tax) یہ محصول تمام آمدنیوں پر لگایا

جاتا ہے۔ اس کی شرح عام معیاری شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ محصول ہنگامی صورت حال میں یا حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں عائد کیا جاتا ہے۔

محصول سکّہ سازی (Mintage) ملاحظہ ہو "سکّہ سازی"

محصول معکوس (Regressive taxation) اگر آمدنی بڑھنے پر شرح محصول کم ہو جاتی ہو تو ایسے محصول کو معکوس کہا جائے گا۔ فرض کیجیے کہ ہزار روپے تک کی آمدنی پر شرح محصول ایک فی صد ہے۔ اور ہزار روپے سے اوپر کی آمدنی پر شرح محصول بارہ آنے فی صد ہے، تو آمدنی زیادہ ہونے پر شرح میں کمی واقع ہوئی۔

محصول کا دباؤ (Impact of tax) محصول کے دباؤ سے مراد، اُس شخص پر بار ہے جو محصول کی ادائیگی موقع پر کرتا ہے۔

محصول کا وقوع (Incidence of tax) محصول کے وقوع سے مراد وہ بار ہے جو اس شخص پر پڑتا ہے جس کی جیب سے محصول وصول کیا گیا ہو لیکن ادائیگی کسی اور نے کی ہو۔

محنت (Labour) پیدائش دولت کا دوسرا عامل "وہ دماغی یا جسمانی مشقت جو محض تفریح طبع کے لیے نہ ہو، بلکہ جو کسی کام سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے کُلّاً یا جزواً کی جائے"، (پروفیسر جیونس)

محنت، بازار (Labour market) ایک ایسا علاقہ جس میں مالک کارکن ڈھونڈتے ہیں اور کارکن روزگار کی تلاش میں ہوتے

ہیں۔ بعض صورتوں میں اشیاء کی منڈی کی طرح بازارِ محنت میں بھی قوانینِ طلب و رسد (م) اور سرپیکار ہوتے ہیں۔ اس بازار میں اشیاء کے بازار کی طرح مختلف عناصر (معاشرتی، معاشی یا سیاسی) ہوتے ہیں جو بلالحاظ طلبِ محنت (م) کارکنوں کی فراہمی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کارکنوں کی تقسیم بندی، روزگار کی قسموں اور روزگاہ کے ساتھ ساتھ کارکنوں کی تنظیم کے باعث بازارِ محنت چھوٹے چھوٹے بازاروں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ نسبتاً کم مہارت طلب کام کے لیے یہ بازار علاقے کے لحاظ سے محدود ہو سکتا ہے۔

محنتِ بچگان (Child labour) معاشری اور قانونی طور پر ایک خاص عمر تک کے بچوں کو کارخانوں یا زراعتی فارموں میں باقاعدہ ملازم رکھنا۔ امریکا میں قانونی طور پر یہ ضروری ہے کہ ملازم ہونے کے لیے بچے کی عمر کم سے کم ۱۶ سال اور خطرناک پیشوں کے لیے ۱۸ سال ضرور ہو۔ اٹھارویں صدی میں جب سے پہلی بار پارچہ بافی کے کارخانوں میں بچوں کو ملازم رکھا گیا تھا، اب تک بچوں کی یہ کم سے کم حد بڑھتی جا رہی ہے۔

محنتِ ٹھیکہ داری (Contract labour) قیدی کی محنت کا ایسا نظام جس میں کوئی نجی ٹھیکے دار اشیاء کی پیدائش کے لیے مشینیں وغیرہ فراہم کرے اور قید خانے والے عمارت، روشنی، حرارت اور نگران مہیا کریں۔ ٹھیکے دار قید خانے کو ایک خاص مقدار پیدا کرنے کے لیے اس کا معاوضہ دیتا ہے۔ اور یوں قیدی کو پیداوار کی اپنی پیدا کردہ مقدار کی فی اکائی کے حساب سے مزدوری دی جاتی ہے۔

محنت، جبری (Forced labour) ایسی خدمات جو عام طور پر حکومت کی منظوری لے کر جبری طور پر حاصل کی جائیں اور جن کا معاوضہ نقدی یا اشیاء کی صورت میں دیا جائے۔

محنت، فاضل (Labour reserve) ان لوگوں کی تعداد جو کام کرنے کے اہل تو ہیں اور فی الحال جمعیت محنت (م) کے رکن ہیں۔ ان میں چودہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو نہ تو کام کرتے ہیں۔ اور اس کی تلاش میں ہوتے ہیں لیکن تھوڑے عرصے مثلاً ۳۰ دنوں کے لیے اگر انھیں معاوضے پر کام مل جائے تو وہ کرنا چاہیں گے۔

محنت قید خانہ (Prison labour) قید خانے کی وہ تنظیم جو قیدیوں کو ملازم رکھتی ہے۔ ہمیشہ سے یہ نظریہ پیش کیا جاتا رہا ہے کہ قیدیوں کو کام ضرور کرنا چاہیئے کیونکہ اس طرح کفالتیں بھی حاصل ہوتی ہیں اور قیدیوں میں ذہنی اور جسمانی نظم و ضبط بھی پیدا ہوتا ہے۔ محنت قید خانہ کی منصوبہ بندیوں کے خلاف اس قدر اخلاقی اور معاشی دلائل پیش کیے جاتے ہیں کہ موجودہ منصوبہ قطعی طور پر ناکارہ ہو کر رہ گیا ہے۔

محنت کی بہبودی (Labour welfare) جب آجر اپنی مرضی سے رضاکارانہ طور پر مزدوروں کے لیے اچھے اور مفید کام کرتے ہیں تو آجر کی ان کوششوں کو محنت کی بہبودی کہا جاتا ہے۔ یہ کوشش آجر یا حکومت یا ادارہ کرتا ہے۔ مزدوروں کی صحت اور تعلیم یا اُن کے بچوں کی صحت اور تعلیم کا انتظام اور اسی قسم کی دوسری مفید چیزوں کا بندوبست محنت کی

بہبودی کی مثالیں ہیں۔

محنت کی تحریک (Labour movemeat) مزدوروں کا وہ سیاسی یا معاشی عمل جو وہ اپنے معیار اور حالات کو بہتر بنانے کے لیے کرتے ہیں

محنت کی تقسیم (Division of labour) ملاحظہ ہو "تقسیم محنت"

محنت کی جمعیت (Labour force) کسی خاص عرصے کے لیے بازار محنت (م)۔ لوگوں کی کُل تعداد جو محنت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ "قوتِ محنت" کے اندازے کے لیے جب مردم شماری کی جاتی ہے تو اس وقت وہ لوگ شمار کیئے جاتے ہیں، جو کام کر رہے ہوتے ہیں، وہ لوگ بھی جو ملازم تو ہوتے ہیں لیکن عارضی طور پر جنھوں نے کام چھوڑ رکھا ہو، وہ لوگ بھی جو فوری ضرورت پڑنے پر مہیا ہو سکیں اور وہ لوگ بھی جو بڑی جد و جہد سے روزگار ڈھونڈھ رہے ہوں۔ اِس اصطلاح میں وہ لوگ شامل نہیں ہوتے جو کام کرنے کے قابل بھی ہوتے ہیں اور کرنا چاہتے بھی ہیں لیکن نہ تو کام کرتے ہیں اور نہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔

محنت کی رسد (Labour supply) کسی خاص عرصے میں بازارِ محنت میں مزدوروں کی تعداد۔ محنت کی رسد کا اندازہ کرتے ہوئے کارکنوں کی مختلف صلاحیتوں کو بھی نظر میں رکھنا پڑتا ہے۔ ان کے شمار کے وقت عمر، جنس، نسل، فنی مہارت اور دوسرے اختلافات کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے محنت کی طلب ایسے مزدوروں کی متقاضی ہوتی ہے جو اس کام کے

لیے بالکل موزوں اور مناسب ہوں۔

محنت کی طلب (**Labour demand**) ملاحظہ ہو طلب محنت،

محنت کی قانون سازی (**Lobour legislation**) کوئی کام کرنے کے لیے شرائط اور معیار، حفاظت اور صحت، ملازمت کی شرائط مثلاً معاوضوں اور اوقاتِ کار کا تعین کرنے والے قوانین۔

محنت کی نقل پذیری (**Mobility of labour**) محنت کس سہولیت اور کس طرح ایک مقام سے دوسرے مقام اور ایک پیشے سے دوسرے پیشے میں منتقل ہو سکتی ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں (ا) افقی (**Horizental**) محنت کی وہ نقل پذیری جو ایک پیشے سے دوسرے پیشے میں ہو مگر درجہ بہر صورت مساوی ہو، مثلاً ایک ٹائپسٹ کپاس کے کارخانے سے پٹ سن کے کارخانے میں تبدیل ہو جائے۔ (ب) عمودی (**Vertical**) محنت کی وہ نقل پذیری جو ایک ہی پیشے میں رہتے ہوئے ایک درجے سے دوسرے درجے میں ہو جائے، مثلاً ایک کلرک اُسی دفتر میں سپرنٹنڈنٹ ہو جائے۔ (ج) جغرافیائی (**Geographical**) محنت کی وہ نقل پذیری جو زیادہ اُجرت کمانے یا کسی اور وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ وقوع پذیر ہو، مثلاً سندھ میں کھانڈ کے کارخانے کا مزدور پنجاب کے کارخانے میں جا کر زیادہ اُجرت کمائے گا، کیونکہ وہاں کھانڈ کی صنعت سندھ سے زیادہ ہے۔

محنت کے تعلقات (Labour relations) مزدور طبقوں اور مالکوں کے مابین اختلافات یا اتفاقِ رائے، جو ان میں ہمیشہ موجود رہتا ہے

محنت کے مسائل (Labour problems) موجودہ صنعتی معاشرے میں مزدور طبقے پر اثر انداز ہونے والے حالات۔ جب یہ اصطلاح وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے تو اس میں محنت سے متعلق تمام مسائل آجاتے ہیں، مثلاً مزدور اور مالک کی گذشتہ اور موجودہ تنظیمیں، مجموعی سودا بازی، ہڑتالیں اور در بندیاں، بند اور کھلی دکان، مزدور کا قانونی طور پر معیار، معاشی اور معاشری تحفظ کے لیے قانون سازی، عورتوں، بچوں اور اقلیتوں کے مسائل، معیارِ زندگی، لازمی اور رضا کارانہ ثالثی، مزدوروں اور حکومت کا تعلق اور دوسرے بہت سے مسائل۔

مزارع غیر موروثی (Tenant-at-will) انھیں "مزارع تابع" بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ مزارع جسے مالک زمین سے جب چاہے اپنی مرضی سے بے دخل کر سکتا ہے۔ اس کا حق کاشت مستقل اور محفوظ نہیں ہوتا۔ یہ زمین کو دوسرے مزارعین کے پاس منتقل نہیں کر سکتا اور نہ وہ شکمی مزارعین ہی کو رکھ سکتا ہے۔ اس کی اولاد کو زمین کی کاشت کے حقوق ورثے میں نہیں ملتے۔ اچھی زراعت کے لیے اس قسم کی پٹہ داری موزوں نہیں سمجھی جاتی۔

مزارع موروثی (Occupancy tenant) ایسے مزارعین کو زمین ہمیشہ کے لیے کاشت کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ انھیں مالک

بے دخل نہیں کر سکتا۔ انھیں زمین رہن رکھنے کا حق بھی ہوتا ہے۔ حق وراثت بھی حاصل ہوتا ہے یعنی باپ کی جگہ بیٹا مزارع بنے۔ وہ زمین کو شکمی مزارعین کے پاس پٹے پر دے سکتا ہے۔

مزدور (Labour) وہ شخص جو اپنی محنت کسی مطلوبہ شے کی پیدائش میں صرف کرتا ہے اور جو پیدائش دولت۔ کے کام میں محنت کا عامل فراہم کرتا ہے۔

مزدور اتحادیہ (Labour Union) ثانوی نوعیت کا مزدوروں کا ایسا گروہ جو ان کے معاشی حالات اور معاشرتی مرتبے کو محفوظ کرنے بلکہ بلند کرنے کے لیے منظم ہوا ہو۔

مزدوروں کا تنازعہ (Labour dispute) اپنے مفاد کی خاطر مالکوں اور مزدوروں میں اختلافات پیدا ہو جانا۔

مشترکہ مفاد (Collective bargaining) اس اصطلاح کا اطلاق صنعت و حرفت کے جھگڑوں کے تصفیے پر ہوتا ہے۔ یہ تصفیہ مالک اور مزدوروں کے درمیان باہمی معاہدے سے طے ہو جاتا ہے، جس کی دو صورتیں ہیں، مصالحت (م) اور ثالثی (م)

مشین (Machine) "ایک ایسا خاص اوزار جو صرف ایک خاص کام سرانجام دے سکے۔ جس کام کے لیے یہ اوزار یا پرزہ بنایا گیا ہو، اُس کے علاوہ یہ اور کوئی کام انجام نہیں دے سکتا" (ڈاکٹر ایس ایم۔ اختر)

مصارفِ پیدائش (**Cost of production**) (۱) ان مصارف میں وہ تمام اشیاء شامل ہیں جو مختلف عاملینِ پیدائش (م) کو متعلقہ شے پیدا کرنے کی خاطر صرف کرنی پڑتی ہیں (۲) رسد کو متعین کرنے والی قوت۔

مصارف، ضمنی (**Supplementary Costs**) کاروبار کے وہ مصارف جو پیداوار کی تبدیلیوں کی وجہ سے گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔

مصارف عامہ (**Public expenditure**) وہ مصارف جو حکومت اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے برداشت کرتی ہے۔

مصارف، مقدم (**Prime costs**) کاروبار کے وہ مصارف جو پیداوار کی تبدیلیوں کی وجہ سے گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔

مصالحت (**Conciliation**) مالک اور مزدوروں کے نمائندوں کی وساطت سے جھگڑے کا تصفیہ کرانا جس میں ایک ایسا تیسرا آدمی بھی شامل ہوتا ہے جس پر فریقین کو اعتماد ہو۔

معاشیات (**Economics**) ۱۔ دولت کا علم ہے (فشر)، ۲۔ مادّی بہبودی کا علم ہے (کینن)، ۳۔ قدر کا علم ہے (سلگمن)، ۴۔ قیمت کا علم ہے (ڈیون پورٹ)، ۵۔ اس معاشری پہلو کا مطالعہ ہے کہ روزی کس طرح پیدا کی جائے (ہنری کلے)، ۶۔ انسانی احتیاجات کا مطالعہ کرتی ہے اور ان کی تسکین کا سامان بہم پہنچاتی ہے (رچرڈز)، ۷۔ ایسا علم ہے جو نوعِ انسانی کے عام کاروبارِ زندگی کا مطالعہ کرتا ہے

خوش حالی کے مادّی تقاضوں کے حصول اور اُن کے صحیح استعمال کے لیے جن انفرادی اور اجتماعی طریقوں کو اپنانے کی ضرورت ہے، معاشیات دراصل انھی طریقوں کا مطالعہ ہے۔ اس علم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام فرد دولت کیسے کماتا ہے اور پھر اُسے کیسے خرچ کرتا ہے۔ پس ایک طرف تو یہ دولت کا مطالعہ ہے اور دوسری طرف انسانی زندگی کے ایک نہ بردست پہلو کا مطالعہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس علم کا زیادہ تر تعلق انسان اور اُس کی معاشی خوشحالی سے ہے۔ دولت سے وابستگی محض اس لیے ہے کہ انسانی خوشحالی کے لیے اسے ایک نہایت ضروری وسیلہ خیال کیا جاتا ہے (الفریڈ مارشل) ۸۔ معاشیات انسانی کردار کی اُس اُلجھن کا مطالعہ ہے جو لامحدود مقاصد اور محدود ذرائع کی کشمکش سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ ان مقاصد اور محدود ذرائع کے استعمال کے طریقے مختلف ہوں (رابنس)

معاشیات، تشریحی (Descriptive Economics)

اس کے تحت انسان کی معاشی زندگی کے حالات و مسائل کا (اصولوں اور نظریوں کا نہیں) مطالعہ کیا جاتا ہے۔

معاشی (Economic) علم معاشیات یا پیدائش اور صرف کی سرگرمیوں سے متعلق۔

معاشی آزادی کا دَور (Age of Economic freedom)

انگلستان کے مشہور ماہرِ معاشیات الفریڈ مارشل کہتے ہیں کہ "موجودہ دَور

مقابلے کا نہیں بلکہ ایک ایسی خاص آزادی کا حامل ہے جس میں ہر شخص اپنی راہ خود منتخب و اختیار کرتا ہے، اُس کے روّیے میں خود اعتمادی ہے۔ مستقبل کے لیے پیش بینی کی عادت اپنے عروج پر ہے۔ مقابلے کی بُنیاد خود غرضی پر مبنی ہے جو معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے انتہائی مضر ہے لیکن موجودہ دَور میں نہ صرف یہ کہ خود غرضی پہلے زمانے کی نسبت بہت کم ہے، بلکہ بے غرضی نسبتہً زیادہ ہے اور یہی بے غرضی موجودہ دَور کی نمایاں خصوصیت ہے جسے معاشی آزادی کا نام دیا جا سکتا ہے "۔

معاشی اکائی (Economic Holding) کھیت کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی کی تعیین تمام معاشی حالات و اسباب کے پیشِ نظر۔ اس کا مقصد زمین، محنت اور سرمایے کے تینوں عاملین پیدائش کی تنظیم اس طرح کرنا ہے کہ اس سے ناظم کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ یہ "زیادہ سے زیادہ منافع"، کاشتکار کو بہت ہی اعلیٰ معیارِ زندگی برقرار رکھنے کے قابل بنائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کم سے کم معیارِ زندگی کو بھی برقرار نہ رکھ سکے قیام پاکستان سے قبل صوبہ پنجاب میں دس یا بارہ ایکڑ کے کھیت کو معاشی اکائی خیال کیا جاتا تھا۔

معاشی جبریت (Economic determinism) اس نظریے کے مطابق معاشرتی زندگی اور معاشری تبدیلی کی غالب قوتیں، معاشی مفادات ہوتے ہیں۔ اس نظریے کو موجودہ شکل کارل مارکس نے دی۔ اس نظریے میں پیدائش کاروں کے مفاد اور طبقوں پر زور دیا گیا ہے اور صارفوں

کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس نظریے کو پیدائش کے نقطۂ نظر سے تاریخ کی تفسیر بھی کہا جاتا ہے۔

معاشی عدم استحکام (Economic insecurity) مختلف پیشوں میں محدود مسائل، کم آمدنی، بے روزگاری، بیماری اور بڑھاپے کے باعث ذرائع روزگار میں پیدا شدہ بے یقینی۔

معاشی عدم تنظیم (Economic disorganization) کسی معاشی نظام کا دولت کی پیدائش، تقسیم یا صرف کی خاطر ختم ہو جانا۔

معاشی محتاجی (Economic dependency) ایک ایسے شخص کی حالت جو امداد کے طور پر قوم سے ایسی شے یا خدمت حصول کرتا ہو جو اس قوم کے دوسرے لوگ اپنی محنت یا جائداد کے معاوضے کے طور پر یا خاص معاشرتی مرتبے کی وجہ سے حاصل کرتے ہیں۔ اس اصطلاح کو ایسے خاندانی رشتے کو واضح کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس میں کوئی بچہ چھوٹی عمر میں یا طویل عرصے تک کوئی پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کی بنا پر اپنے والدین سے اشیاء اور خدمات وصول کرتا ہو

معاشی مرتبہ (Economic Status) دولت کی کمی یا کثرت کی بناء پر کسی کی حیثیت کا تعین۔

معاشی منصوبہ بندی (Economic planning) ملاحظہ ہو "منصوبہ بندی، معاشی"۔

معیشت خسارہ (Deficit economy) معیشت خسارہ

یا دکھی معیشت آبادی کے حوالے سے معاشری وسائل کی وہ تنظیم ہوتی ہے جس میں قدرتی وسائل مثلاً زمین، خام مواد، محنت اور آب وہوا، اور واقفیت، ہنر، ذہانت کی کمی یا معاشری تنظیم میں خامی کی وجہ سے ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے کہ تمام آبادی کو کم سے کم صحت اور آسائش بھی میسر نہ ہو۔ اسے "معیشتِ قلت" بھی کہتے ہیں۔

معیشت، خوشحال (Pleasure economy) ملاحظہ ہو "فالتو معیشت"

معیشت دستکاری (Handicraft economy) ایک ایسا معاشرہ جو اس بات کے حق میں ہو کہ انسانی طاقت مشینی طاقت کی مدد کے بغیر اشیا پیدا کرے۔

معیشت، فالتو (Surplus economy) ایک ایسی معیشت جس میں کافی قدرتی وسائل اور ثقافتی تکنیک، ترقی پذیر اور تقسیم ہونے کے لیے موجود ہوں اور ہر شخص صحت اور آسائش کے کم سے کم معیار سے بلند معیار پہ زندگی بسر کرتا ہو اور لوگوں کی اکثریت دوسروں کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر آسائش کی زندگی بسر کرتی ہو۔

معیشتِ قلت (Economy of scarcity) ملاحظہ ہو "معیشت خسارہ"

معیشتِ کثرت (Economy of abundance) ملاحظہ ہو "فالتو معیشت"

معاشرہ صنعتی (**Industrial society**) ملاحظہ ہو
"صنعتی معاشرہ"۔

معیارِ زندگی (**Standard of living**) صَرف کی ایسی مثالی یا معیاری سطح جو زندگی کے اُس نصب العین کی ترجمان ہوتی ہے جو لوگوں کی ایک جماعت حاصل کرنا چاہتی ہے، یا قائم کر چکی ہے تو معیارِ زندگی اصلی اور حقیقی صَرف کے عین مطابق ہو جاتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کی بناء پر کہ ہر قسم کا معیار بنیادی طور پر نفسیاتی یا فلسفیانہ ہوتا ہے، معیارِ زندگی بھی عموماً اصلی اور حقیقی صَرف سے ماوراء کسی اور چیز کا ترجمان ہوتا ہے۔

معیارِ طلاءٗ (**Gold Standard**) کسی ملک کا زرِ معیاری (م) صرف سونے کی مقررہ مقدار پر مشتمل ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں :۔

(ا) معیار زر طلائی (GOLD CURRENCY STANDARD) معیار طلاء کی نہایت ابتدائی شکل ہے۔ اس طریقہ کے تحت سونے کے سکوں کو واقعی ڈھالا جاتا تھا۔ اور پھر بطور زر ان کو گردش میں لایا جاتا تھا۔ سونا نہ صرف یہ کہ قدر کو ماپنے کا پیمانہ بلکہ ذریعہ مبادلہ بھی ہے۔

نظام زر کی دوسری شکلیں مثلاً کاغذی زر وغیرہ کو بذریعہ قانون سونے کے سکوں میں تبدیل کیا جاسکتا تھا۔ معیار طلاء کی اس قسم کو اصطلاحاً معیارِ زر طلائی کہتے ہیں۔

(ب) معیار مبادلہ طلائی (GOLD EXCHANGE STANDARD)
جس ملک میں معیار مبادلہ طلائی رائج پذیر ہوتا ہے، وہاں اندرونی سکے کاغذ

کے نوٹوں یا وضعی سکوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ وضعی سکے اُن ممالک کے سکوں کے ساتھ ایک مقررہ شرح مبادلہ رکھتے ہیں، جہاں سونے کا معیار ہوتا ہے اور اسی شرح مبادلہ پر دوسرے ممالک میں برآمد کرنے کے لیے سونا ہمیشہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں ۱۹۱۴ء سے پیشتر معیار مبادلۂ طلائی رائج تھا۔ اندرونی سکّے کاغذ کے نوٹوں اور چاندی کے روپیوں پر مشتمل تھے، جن کو ایک شلنگ چار پنس فی روپیہ کے حساب سے سونے میں تبدیل کر دیا جاتا تھا، تاکہ دوسرے ممالک میں ادائیگی کے کام آ سکیں۔

(ج) معیار صولجان طلائی (GOLD BULLION STANDARD)

معیار صولجان طلائی کے مطابق سونا سکوں کی حیثیت سے گردش نہیں کرتا۔ عام طور پر اندرونی سکّے کاغذ کے نوٹوں پر مشتمل ہوتے ہیں، جن کے تبادلے میں سٹیٹ بنک سے سونا حاصل کیا جا سکتا ہے، تاکہ برآمد میں کام آ سکے۔ اس عمل کے مطابق (جیسا کہ سونے کے معیار میں ہوتا ہے) سونے کی درآمد برآمد پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ یہ طریقہ زر کا بہترین طریقہ ان معنوں میں خیال کیا جاتا ہے، کہ یہ اندرونی سکوں کی خاطر سونے یا چاندی کے استعمال میں آ سکتا ہے۔ معیار صولجان طلائی انگلستان میں ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۱ء تک رائج پذیر رہا۔

معیارِ نقرہ (Silver standard) کسی ملک کا زرِ معیاری (دم) صرف چاندی کی مقررہ مقدار پر مشتمل ہو۔ موجودہ

زمانے میں کسی ملک میں بھی اِس کا رواج نہیں ہے۔

مفاہمت (Compromise) باہم بحث و تمحیص سے کیا ہوا ایک ایسا معاہدہ جس کے طے ہونے سے فریقین تھوڑے بہت مطمئن ہو جائیں

مقابلہ (Competition) ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرید یا فروخت کرنا۔ خریدار فروشندوں سے اور فروشندے خریداروں سے بڑھ چڑھ کر خرید یا فروخت کر کے نفع کمانے کی کوشش کرتے ہیں ، اور یہی کوشش اصطلاحاً "مقابلہ" کہلاتی ہے۔ خریداروں کے درمیان مقابلے کی ایک عام مثال "نیلام گھر" ہے اور فروشندوں کے درمیان مقابلے کی مثالیں تو روزانہ بازار میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

مقابلہ، مکمّل (Perfect Competition) مکمل مقابلہ اُس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب عاملین پیدائش کی حرکت پذیری پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو اور کوئی واحد ادارے قیمت پر اثر انداز نہ ہو سکتا ہو۔

مقابلہ، نامکمل (Imperfect Competition) جہاں تک خریداروں کا تعلق ہے، مقابلہ اُس وقت نامکمل ہوتا ہے جب خریدار جذباتی طور پر ناواقفیت اور توہّمات کی وجہ سے کسی شے کو خواہ مخواہ بہت زیادہ اچھی خیال کرنے لگتے ہیں۔ فروشندوں کی صورت میں مقابلہ اُس وقت نامکمل کہلاتا ہے، جب فروشندے اپنی خوش اخلاقی، خوش مزاجی، حسن سلوک، خاص نشر و اشاعت کے سہارے اور خاص سہولتیں مہیا کر کے اپنی بُری شے کو بھی بہترین شے ظاہر کر کے پیش کرتے ہیں۔

مقرّرہ امانت (Fixed deposit) ملاحظہ ہو "امانت"

مِل، جان سٹوارٹ (John Stuart Mill) ولادت ۱۸۰۶ء، وفات ۱۸۷۳ء۔ انگلستان کے فلسفی اور معاشیات دان۔ وہ جیمز مل کے بیٹے تھے جو اپنی جگہ خود بھی بڑے معروف معاشرت دان تھے۔ باپ ہی استاد تھا۔ ذہنی قابلیت کے اعتبار سے دُنیا میں بہت کم لوگ مل کی ٹکر کے پیدا ہوئے ہیں۔ تین سال کی عمر میں اُنھیں یونانی زبان پڑھانی شروع کی گئی تھی اور آٹھ سال کی عمر میں وہ یونان قدیم کا سارا عظیم اور کلاسیکی ادب پڑھ چکے تھے۔ علاوہ ازیں انگریزی کے فلسفے اور تاریخ کے شاہکاروں کا بھی اسی عمر میں مطالعہ کر چکے تھے۔ تیرہ سال کی عمر میں وہ معاشیات کے ہم عصر ادب کے محقق تسلیم کیے جا چکے تھے۔ سولہ سال سے تیس سال کی عمر تک ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم رہے۔ مل کی ساری زندگی مطالعے اور تصنیف و تالیف کے لیے وقف رہی۔ معاشی اور سیاسی معاملات سے گہرا شغف تھا۔ آخر میں فلسفے سے زیادہ رغبت ہو گئی تھی۔

مُلّر، آدم (Adam Muller) ولادت ۱۷۷۹ء، وفات ۱۸۲۹ء۔ معاشیات کے رومانی مکتبِ فکر کے بانی۔ جرمن نژاد تھے اور شہزادے کے اتالیق تھے۔ آخر عمر میں حکومتِ آسٹریا کے خاص مشیرِ مالیات بن گئے تھے۔

ملکیت (Ownership) کسی چیز پر معاشری طور پر قائم شدہ

اور تسلیم شدہ استحقاق جس کی بناء پر اسے استعمال کرنے، تباہ کرنے یا منتقل کرنے کا حق حاصل ہو۔ اس قسم کے حقوق کُلّی بھی ہو سکتے ہیں اور جزوی بھی۔ لیکن ہر صورت میں ہمیشہ معاشرتی طور پر محدود ہوتے ہیں۔

مناسب ترین آبادی کا نظریہ (Optimum theory)

یہ نظریہ لندن کے ماہر معاشیات پروفیسر کینن (م) کے نام سے منسوب ہے اس نظریے کے مطابق کسی ملک کے قدرتی وسائل سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لیے ایک خاص نقطے تک آبادی کا بڑھنا نہ صرف جائز، بلکہ نہایت ضروری ہے (یاد رہے کہ مالتھس (م) آبادی کے ہر اضافے کو بُرا اور نامناسب سمجھتا ہے۔)

منافع (Profits) (۱) تنظیم کا وہ معاوضہ ہوتا ہے جو پیدائش دولت کے کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے تنظیم کو ملتا ہے (۲) وہ فاضل پیداوار ہے جو لگان، اُجرت، سُود اور دیگر مصارف ادا کرنے کے بعد ناظم کے پاس بچ رہتی ہے۔

منافع، خالص (Gross profits) صرف خطرہ مول لینے اور ایثار کرنے کا صلہ ہوتا ہے۔

منافع، کُل (Net profits) یہ ان چیزوں کے مجموعے کا نام ہے (۱) خالص منافع (م) (۲) لگان، سُود اور اُجرتوں کی ادائیاں (۳) اتفاقیہ فائدے (۴) خسارے کی ذمہ داری کا معاوضہ

منگر، کارل (Karl Menger) ولادت ۱۸۴۰ء،

وفات ۱۹۲۱ء - آسٹریا کے معاشیات دان، جنھوں نے جرمنی کے معاشیات کے تاریخی مکتبِ فکر پر سب سے پہلے تنقید کی۔ اُنھوں نے تاریخی نقطۂ نظر کو ترک کر کے افلاس کی اہمیت پر خاص زور دیا، اور اسی بنا پر ایک نیا مکتبِ خیال وجود میں آیا جسے آسٹروی یا نفسیاتی مکتبِ خیال کہتے ہیں۔

منزلِ شکار (Hunting Stage) انسان کے معاشی نظام کے ارتقا کی پہلی منزل، جب وہ جانوروں کی طرح جنگلوں میں زندگی بسر کرتا تھا اور بھوک کے فطری تقاضے کو جانوروں کا شکار کر کے پورا کر لیتا تھا۔

منزلِ گلہ بانی (Pastoral Stage) انسان کے معاشی نظام کے ارتقا کی دوسری منزل، جب وہ پہلی منزل سے ترقی کر کے اب مویشی پالنا شروع کر دیتا ہے۔ اس منزل میں خورد و نوش کا انتظام پہلی منزل کی نسبت زیادہ قابلِ اعتماد ہو جاتا ہے۔

منزلِ زراعت (Agricultural Stage) انسان کے معاشی نظام کے ارتقا کی تیسری منزل، جس میں کاشت کا ہنر ایجاد کیا گیا، زمین کو تسخیر کیا گیا۔ اور انسان مویشیوں سے کام لینا سیکھ گیا۔ یہ منزل اب بھی دنیا کے بے شمار ملکوں میں قائم ہے اور وہاں کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت ہی پر ہے۔

منزلِ دستکاری (Handicraft Stage) انسان کے

معاشی نظام کے ارتقاء کی چوتھی منزل، جس میں انسان نے وسائل قدرت کے علم سے فائدہ اٹھایا۔ اُس نے زرعی پیداوار سے مختلف قسم کی چیزیں بنانا شروع کر دیں۔ اس منزل میں انسان زراعت کو برابر جاری رکھتا ہے، قصبے وسعت اختیار کرتے ہیں اور انسان اپنے ہاتھ سے نئی نئی چیزیں بنانا سیکھتا ہے۔

منزلِ صنعت (**Industrial Stage**) انسان کے معاشی نظام کے ارتقاء کی پانچویں اور آخری منزل، جس میں اب تقریباً تمام ترقی یافتہ ممالک ہیں اور بعض ممالک زراعت اور دستکاری کی منزلوں سے نکل کر منزلِ صنعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس منزل کا آغاز در اصل مشین کی ایجاد اور انگلستان کے صنعتی انقلاب سے ہوا۔ ۱۷۶۹ء کو اس منزل کا سالِ آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔

منصوبہ بندی، معاشی (**Economic planning**) کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے پہلے ہی سے وضع کردہ نظام کے مطابق لوگوں کی معاشی زندگی کی نگرانی اور رہنمائی۔ معاشی منصوبہ بندی جامع طور پر ۱۹۲۸ء میں روس نے اپنا پہلا پنج سالہ منصوبہ بنا کر شروع کی۔ معاشی منصوبہ بندی میں چار چیزیں درکار ہوتی ہیں (۱) مقاصد کا تعین (۲) ان مقاصد کے حصول کے لیے مطلوبہ اشیاء کی قسم اور مقدار کا تخمینہ (۳) پیدائشی قوتوں مثلاً سرمایہ، محنت اور خام مال کی رسد کا تخمینہ (۴) پیدائش اور صَرف کے لیے اس خام مال کو استعمال کرنے کے لیے ایک منظم طریقہ۔

موانعاتِ اثباتی (Positive Checks) مالتھس کے نظریۂ آبادی (م) کے مطابق یہ وہ تدابیر ہیں جو فاضل آبادی کو ختم کرنے کے لیے قدرت اختیار کرتی ہے۔ موانعاتِ اثباتی زندہ افراد کو مار کر آبادی کو محدود رکھتے ہیں۔ یہ موت کی رفتار کو بڑھا دیتے ہیں۔ جنگ، قحط، زلزلے، بیماریاں وغیرہ موانعاتِ اثباتی کی مثالیں ہیں۔

موانعاتِ امتناعی (Preventive Checks) مالتھس کے نظریۂ آبادی (م) کے مطابق یہ وہ تدابیر ہیں جو فاضل آبادی کو روکنے کے لیے خود انسان اختیار کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مالتھس تین تدابیر کا خاص طور پر ذکر کرتا ہے:۔ شادی میں تاخیر کرنا، عمر بھر مجرد رہنا اور ضبطِ تولید کے طریقے اختیار کرنا۔

مور، سر تھامس (Sir Thomas More) ولادت ۱۴۷۸ء، وفات ۱۵۳۵ء۔ ہنری ہشتم کے وزیرِ خزانہ اور مشہورِ عالم کتاب "یُوٹوپیا" کے مصنف۔ باپ کی خواہش کے مطابق قانون کی تعلیم حاصل کی، اور وکالت شروع بھی کر دی، لیکن یہ پیشہ طبیعت کو راس نہ آیا، اس لیے فلسفی اور سیاسی مصلح بن گئے۔

مہارت (Skill) جسمانی یا دستی کسب، ہُنرمندی، کاریگری، کوئی خاص کام سرانجام دینے کی صلاحیت۔ مہارت ایک فن ہے جو مشق سے حاصل کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں صلاحیت کی تربیت کو مہارت کہہ سکتے ہیں۔

میزانیۂ خاندان (**Family Budget**) خاندانوں کے ذرائع آمدنی اور اخراجات کا باقاعدہ مالیاتی اندراج، جو امورِ خانہ داری کی ترتیب و تنظیم کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایسے اندراجات فی زمانہ محض اس لیے اہم نہیں ہیں کہ یہ افراد و خاندانوں کی سرگرمیوں کی تنظیم اور منصوبہ بندی میں مفید ثابت ہوتے ہیں بلکہ یہ معاشرتی کارکنوں، ماہرینِ معاشیات، سیاسی رہبروں اور دیگر سرکاری حکام کو بھی ان کے فرائض کی انجام دہی میں مدد دیتے ہیں۔ ان حقیقی اندراجات کی مدد سے مختلف طبقات کے مختلف رتبوں اور حالات کا علم ہوتا ہے، ان کی آمدنی کے ذرائع سامنے ہوتے ہیں اور ان کے اخراجات کا اندازہ بھی بالکل صحیح ہوتا ہے۔ ان اخراجات کی وجہ سے اس خاندان کے افراد کی عادات، صحت، تعلیم، معاشرتی حقوق اور مراعات اور پیشے اور ثقافت کے رتبوں کا اندازہ ہو جاتا ہے غریب اور غیر ترقی یافتہ خاندانوں کے اخراجات زیادہ تر ضروریاتِ زندگی پر ہوتے ہیں، اس کے برعکس رئیس اور ترقی یافتہ خاندانوں کے اخراجات زیادہ تر تعلیم، سیر و تفریح اور جمالیاتی مشاغل پر مبنی ہوتے ہیں۔

ن

نظامِ ٹھیکہ داری (Convict Lease System) قیدیوں کی محنت کا ایسا نظام جس میں کوئی شخص یا یونین جیل سے ٹھیکہ کر کے قیدیوں سے محنت لیتی ہے لیکن نظام معاہدہ کے برعکس اس نظام میں قیدیوں کی خوراک، لباس اور نگرانی جیل کے ذمہ نہیں ہوتی اور یوں جیل ہر قسم کی مالی ذمہ داری سے نچنت ہو جاتی ہے۔ یہ نظام امریکا میں رائج تھا لیکن انتہائی خطرناک حالات کے باعث ختم کر دیا گیا۔

نظامِ معاہدہ (Contract System) ایک ایسا نظام جس میں مالک ایک معاہدے کے تحت قیدیوں سے جیل میں یا اس کے نزدیک کام کرواتا ہے۔ قیدیوں کو روٹی کپڑا جیل کی طرف سے ملتا ہے اور عام نگرانی بھی جیل والے ہی کرتے ہیں۔ یہ نظام اٹھارویں صدی کے اخیر میں شروع ہوا اور کافی مقبول ہوا لیکن مزدور انجمنوں کی مخالفت اور جیل کے افسروں کی دھاندلی کے باعث بہت جلد زوال پذیر ہو گیا۔

نظریۂ استحصال (Theory of Exploitation) ملاحظہ

ہو" استحصال :-

نظریۂ مقدارِ زر (Quantity theory of money)

زر کی قدر متعین کرنے کا ایک اصول جو امریکا کے مشہور ماہر معاشیات ارونگ فشر نے وضع کیا ہے، جو یہ ہے "اگر زر کی مقدار کو دو گنا کر دیا جائے اور باقی امور بدستور سابق رہیں تو قیمتیں پہلے سے دو گنی بڑھ جائیں گی اور زر کی قدر نصف کم ہو جائے گی۔ اگر اس کے برعکس زر کی مقدار کو نصف کم کر دیا جائے اور باقی امور بدستور سابق رہیں تو قیمتیں پہلے کی نسبت آدھی ہو جائیں گی اور زر کی قدر دُوگنی ہو جائے گی"

نظریۂ لگان (Theory of rent)

ریکارڈو کے نزدیک لگان اُس وقت ادا کیا جاتا ہے جب زمین پر کاشت کرنے کے مصارف پیداوار سے کم ہوں۔ نیز مختلف درجوں کی زمینوں کا لگان مختلف ہوتا ہے اعلیٰ زمینوں کا لگان زیادہ ہوگا اور بُری زمینوں کا لگان نسبتہً کم ہوگا۔ اور لگان کی اِس کمی بیشی کا معیار وہ بدترین زمین ہے جس پر کاشت کرنے کے مصارف اور پیداوار مساوی ہوں۔ ریکارڈو ایسی بدترین زمین کو "زمین مختتم" (Marginel Land) کا نام دیتا ہے۔ ریکارڈو کا نظریۂ لگان مختصراً یہ ہے کہ جوں جوں تہذیب ترقی کرتی ہے، زمین کی بار آوری میں بتدریج کمی ہو جاتی ہے۔

نفعِ صارف (Consumer's surplus)

مختتم اکائی تک کی تمام اکائیوں کے خریدنے کے لیے ایک شخص جتنی قیمتیں" ادا کرنے

کے لیے "تیار ہوا" اُن سب قیمتوں کے مجموعے اور جو قیمت "اصل میں ادا کی گئی"، اُن کا فرق اصطلاح میں نفعِ مصارف کہلاتا ہے، یعنی ایک تو وہ قیمت جو ایک شخص اپنی ضرورت کے پیشِ نظر مجبوراً ادا کرنے کے لیے آمادہ ہو، اور ایک وہ قیمت جو اُس نے درحقیقت ادا کی۔ اس کا فارمولا یہ ہے :-

نفعِ مصارف = افادۂ کل — (افادۂ مختتم × اکائیوں کی تعداد)

نقد پٹہ داری (Cash tenancy) ملاحظہ ہو "زمینداری"

نقد سرمایۂ محفوظ (Cash Reserve) بنک لوگوں کی جمع شدہ امانتوں سے کاروبار کرتا ہے۔ یہ روپیہ لوگ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ لیکن عملاً یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنا تمام روپیہ ایک ہی دفعہ برآمد نہیں کراتے بلکہ ضرورت پڑنے پر وقتاً فوقتاً نکلواتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی جمع بھی کراتے رہتے ہیں۔ اس عمل سے بنک کی امانتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ مگر بنک کو لازمی طور پر یہ احتیاط برتنی پڑتی ہے کہ جو لوگ روزانہ اپنی ضرورت کے پیشِ نظر اپنی امانتوں کا کچھ حصہ نکلوانے آتے ہیں اُن کی ادائی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اس لیے وہ سرمایۂ محفوظ اپنے پاس رکھتا ہے۔ لیکن بنک یہ نہیں کرتا کہ لوگوں کی جمع کردہ امانتوں کو پڑا رہنے دے۔ بلکہ وہ اور لوگوں کو قرض دے کر نفع کماتا ہے۔ یہ قرضہ بھی اندھادھند نہیں دیا جاتا۔ ورنہ ایک دن ہی میں بڑے بڑے بنکوں کا دیوالہ نکل جائے۔ اس لیے جمع شدہ امانتوں کا کم و بیش دس فیصدی بطور سرمایۂ محفوظ الگ رکھ لیا جاتا ہے۔ اسے بنک کا نقد

سرمایۂ محفوظ کہا جاتا ہے۔

نقل مکانی (Immigration) دو مختلف ممالک کے درمیان آبادی کا انتقال۔ ان میں سے ایک، ملک نسبتہً زیادہ قدیم اور غیر ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ وہاں آبادی زیادہ گنجان ہوتی ہے اور سیاسی، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے پست ہوتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرے ملک کی آبادی کم ہوتی ہے اور وہاں معاشی، سیاسی، مذہبی اور معاشری آزادی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔

نمائندہ فرم (Representative Firm) جس کے تعاون کے بغیر بازار کی کُل طلب کو پُورا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فرم نہ تو بہت زیادہ استعداد رکھنے والی ہوتی ہے اور نہ بالکل خراب اور ناقابل ہی ہوتی ہے۔

و

واکر، فرانسس (Francis A. Walker) ولادت ۱۸۴۰ء، وفات ۱۸۹۷ء۔ امریکا کے جان باز سپاہی اور تحقیق پسند معاشیات داں۔ بی اے کا امتحان پاس کر کے فوج میں بھرتی ہو گئے اور جنگ کے زمانے میں نمایاں کامیابی بلکہ اعزاز حاصل کیا۔ جنگ کے بعد پہلے صحافت کے میدان میں گئے، پھر امریکا کی حکومت میں ماہرِ شماریات کی حیثیت میں ملازم ہو گئے اور ۱۸۷۰ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیانی عرصے میں جو مردم شماری ہوئی، وہ اُنھی کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ عوامی مصروفیات کے باوجود معاشی موضوعات پر اہم تصانیف قلمبند کیں۔ معاشیات میں اُن کی اہمیت یہ ہے کہ اُنھوں نے نظریۂ سرمایۂ اُجرت پر کڑی نکتہ چینی کی۔

وثیقہ (Debenture) کسی کمپنی کا ایسا تمسّک جس میں ایک ایسی رقم پر اُس وقت تک سُود ادا کرنا قرار پایا ہو، جب تک اصل زر واپس ادا نہ کر دی جائے۔

ولادت (Birth) قوموں کے اعداد و شمار کی روئداد

میں ولادت سے مراد ایک بچے کے پیدا ہونے سے ہے۔ ولادت دو قسم کی ہوتی ہے اوّل جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہتا ہے اور دوسری وہ جب بچہ پیدا ہی مردہ ہوتا ہے۔

رحم میں پوری طرح نشو ونما پائے ہوئے جنین کا، جبکہ اُس میں زندگی بھی آگئی ہو، (یعنی ۲۶ سے ۲۸ ہفتوں کے بعد) معمول کے مطابق ایام حمل مکمل ہو جانے سے پہلے ہی رحم سے علیحدہ ہو جانا "قبل از وقت ولادت" کہلاتا ہے۔

ولادت کی شرح (**Birth rate**) وقت اور آبادی کی فی اکائی کے حساب سے کسی خاص آبادی میں ولادتوں کی تعداد۔

ہ

ہابس، تھامس (Thomas Hobbes) ولادت ۱۵۸۸ء، وفات ۱۶۷۹ء - انگلستان کے مشہور فلسفی اور نظریۂ معاہدہ عمرانی کو پیش کرنے والے مصنفوں میں سب سے قابل۔ معاشیات میں اُن کی اہمیت یہ ہے کہ انھوں نے خاص معاشی اصول تو وضع نہیں کیا البتہ انھوں نے معاشی آزادی کی فلسفیانہ ضرورت پر خاص زور دیا

ہڑتال (Strike) ایک جمود ہوتا ہے جو مزدور آپس میں صلح مشورہ کر کے کام میں پیدا کر دیتے ہیں۔ اس کا مقصد آجر کو اس بات کے لیے مجبور کرنا ہے کہ وہ مزدوروں کے مطالبات تسلیم کرے۔ عوام کے مفاد کے پیش نظر بغیر اطلاع کی ہڑتال کو ناجائز قرار دے دیا جاتا ہے۔

ہَٹشی سن، فرانسس (Hutcheson Francis) ولادت ۱۶۹۴ء، وفات ۱۷۴۶ء - گلاسگو یونیورسٹی میں فلسفۂ اخلاق کے پروفیسر تھے۔ معاشیات میں ان کی اہمیت یہ ہے کہ وہ بابائے معاشیات آدم سمتھ (م) کے استاد تھے۔ آدم سمتھ نے بھی گلاسگو یونیورسٹی ہی میں تعلیم پائی تھی۔ معاشی معاملات میں ہٹشی سن کو جو تدبر اور وسعتِ نظر حاصل تھی، آدم سمتھ اس سے بہت متاثر ہوئے۔

ہملٹن، الیگزنڈر (Alexander Hamilton) ولادت ۱۷۵۷ء، وفات ۱۸۰۴ء - امریکا کے محبِ وطن اور سیاسی قائد، جن کا امریکا کی

معاشی حکمت عملی پر گہرا اثر تھا۔ واشنگٹن کی کابینہ میں معتمد خزانہ کی حیثیت سے شامل تھے۔

ہُنڈی (Bill of exchange) غیر مشروط تحریری حکم نامہ جسے ایک شخص دوسرے کے نام تحریر کرتا ہے اور جس پر ہنڈی لکھنے والے (Drawer) کے دستخط ہوتے ہیں جو ہُنڈی لینے والے (Drawee) سے عند الطلب مقررہ وقت پر ایک خاص رقم ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ ہُنڈیوں کی دو قسمیں ہیں (۱) درشنی ہُنڈی کی رقم ہُنڈی کے پیش کرتے ہی ادا کی جاتی ہے، اور (ب) مدتی ہُنڈی کی رقم مدتِ معینہ کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

ہوبسن، جان اے (John A. Hobson) ولادت ۱۸۵۸ء، وفات ۱۹۴۰ء۔ انگلستان کے معاشیات داں اور معاشرتی رہنما۔ اُنھوں نے آکسفورڈ میں تعلیم پائی جہاں وہ ٹائن بی اور دوسرے آزاد خیال مفکروں کے معاشرتی فلسفے سے بہت متاثر ہوئے۔ اُنھوں نے یونیورسٹی کے استادوں اور طلباء کو فالتو اوقات میں مزدوروں اور اُن کے بیوی بچوں کو تعلیم دینے پر مجبور کیا۔

ہیلز، جان (John Hales) ولادت نامعلوم، وفات ۱۵۷۱ء۔ انگلستان کے سیاست داں اور محقق۔ اُنھیں معاشی افکار کی نسبت معاشی مسائل سے زیادہ دلچسپی تھی۔

ہیوم، ڈیوڈ (David Hume) ولادت ۱۷۱۱ء، وفات ۱۷۷۶ء۔ معاشیات داں سے زیادہ فلسفی کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ آدم سمتھ (م) ان کی تحریروں سے بہت متاثر تھے۔ بارہ سال کی عمر میں ایڈنبرا یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا تھا۔ شروع ہی سے فلسفے اور ادب کا شوق تھا۔ فلسفے میں تو اُن کی حیثیت مسلّم ہے ہی، لیکن معاشیات میں بھی اُنھیں اعلیٰ مرتبہ ہمیشہ کے لیے مقدر ہو چکا ہے کیونکہ وہ حقیقی معاشی مسائل کا تجزیہ باریک بینی اور دقتِ نظری سے کرتے ہیں۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بھی اظہار بیان کی دلکشی اور سلاست سے آسان کر دیتے ہیں

ی

یک فلزاتی نظام (**Monometallism**) کسی ملک کا ایسا مالی نظام جہاں زرِ معیاری (م) صرف ایک ہی دھات پر مشتمل ہو۔